(نقل ٹائٹل پیج بار اول)

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

نجم الہدیٰ

در مطبع ضیاء الاسلام قادیان باہتمام حکیم فضل الدین صاحب طبع شد

تعداد ۱۴۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نجم الھُدٰے

الحمد للہ الذی خلق الاشیاء کلھا فاودع من جمال خلقھا۔ و برء نفوس الناس لنفسہ فسواھا و عالج بوجھہ قلقھا۔ واتقن کل ما صنع وحسّن وابدع واحکم واضاء الشمس وانار القمر وانعم علی الانسان واعزہ واکرم۔ و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ النبیّ الامی محمد احمد الذی کان اسماہ ھٰذان اوّل اسماء عرضت علیٰ اٰدم بما کانا علۃ غائیۃ للنشأۃ

نجم الہدیٰ (اردو)

اُس خدا کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ اور ہر ایک چیز میں ایک قسم کی خوبصورتی رکھی۔ اُس نے انسانوں کے نفسوں کو اپنے لئے بنایا۔ اور اپنی ذات کے ساتھ اُنکی بے آرامی کو دُور کیا۔ اور جو کچھ بنایا نہایت استوار اور خوب اور نئی طرز کا اور محکم بنایا اور سورج کو روشن کیا اور چاند کو چمکایا۔ اور انسان کو عزت اور شرف اور مرتبہ بخشا۔ اور اُس کے رسول اُمّی پر درود اور سلام ہو جس کا نام محمد اور احمد ہے۔ یہ دونوں نام اُس کے وہ ہیں کہ جب حضرت آدم کے سامنے تمام چیزوں کے نام پیش کئے گئے تھے تو سب سے اوّل یہی دو نام پیش ہوئے تھے کیونکہ اِس دُنیا کی پیدائش

نجم الہدیٰ فارسی ۔ جملہ ستائشہا مر خدا را است کہ ہمہ چیزہا را بیافرید۔ و دراں گونہ گونہ خوبی و آرائش سپرد۔ و دراں آدمیان را محض خاطر خود از نیستی بہ ہستی کشید۔ و رنج و آزار آنہا را باذات خویش از ہم بپاشید۔ و ہر چہ را ساخت چنانچہ شاید خوب و استوارش بپرداخت نیر گیتی افروز را چہرہ بہاں پالود۔ و ماہ را بزم آرائے شب بہاں نمود۔ و انسان را بزرگی و مزیت کرامت فرمود۔ و درود بر نبیٔ اُمّی و ے کہ نام گرامی اش محمد و احمد۔ و ایں دو نام اول نامہائے است کہ بر آدم عرض شد۔ زیرا کہ علّت غائی آفرینش ہمیں دو نام و در نزد خدا بیشی و پیشی ہمیں دو نام راست۔

الاولی وکانا فی علم الله اشرف و اقدم۔ فهو اول النبیین درجة لهذین الاسمین و آخرهم بما ختم الله علیه کل ما علم النبیین وفهّم واکمل علی ما اوحی الیه والهم۔ وبما اعطاه الله آخر المعارف وجمع فیه ما اخر وقدم۔ وارسله الی کل اسود وابیض واختاره لاصلاح کل اعمٰی واصمّ وابکم۔ و ضمخه بعطر نعمه ازید مما ضمخ احدا من الانبیاء و علمه من لدنه وفهّمه من لدنه وعرّفه من لدنه

میں وہی دو نام علت غائی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے علم میں وہی اشرف اور اقدم ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ ان دونوں ناموں کے تمام انبیاء علیہم السلام سے اوّل درجہ پر ہیں اور باعث اس کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام نبوت کے علم ختم ہو گئے اور آپ پر کامل اور جامع طور وحی نازل کی گئی۔ اور آخری معارف اور وہ سب کچھ جو پہلوں اور پچھلوں کو دیا گیا تھا آپکو عطا ہوا۔ ان تمام وجوہ سے آپ خاتم الانبیاء ٹھیرے اور ہر ایک سفید اور سیاہ کی طرف آپ کو بھیجا۔ اور ہر ایک اندھے اور بہرے اور گونگے کی اصلاح کیلئے آپ کو پسند فرمایا اور خدا تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کے عطر سے اسقدر آنجناب کو معطر کیا کہ اس سے پہلے کوئی نبی اور رسول نہیں کیا گیا۔ خدا نے اپنے پاس سے آپ کو علم دیا اور اپنے پاس سے فہم عطا کیا۔ اور اپنے پاس سے معرفت بخشی۔

پس او از جہت این دو نام بر جمیع انبیاء درجۂ اولیٰ دارد۔ وحیٔ کامل وجامع براو نازل شد و دانشہائے پسین و ہمۂ آنچہ بہ پیشینیان وپسینیان دادہ شد دبوے ارزانی داشتند۔ وخدا اورا بہ ہمہ سپید وسیاہ فرستاد۔ وبرائے راہنمائی ہر نابینا وکر وگنگ برگزید و اورا بہ عطر نعمتہائے خود آنچنان خوشبو گردانید کہ پیش از وے کسے از انبیاء بایں شان نرسید۔ از قبل خودش آموخت و از خودش بفہمانید۔ و از خودش معرفت بخشید۔ و از خودش پاک ساخت۔ و از خودش آداب

وطهره من لدنه وادبه من لدنه وغسله من لدنه بماء الاصطفاء - فوجب عليه حمده. هذا الرب الذی كفل كل امره بالاستيفاء - ادخله تحت رداء الايواء - واصلح كل شانه بنفسه من غير منة الاساتذ والآباء والامراء - واتم عليه من لدنه جميع انواع الآلاء والنعماء - فحمده روح النبی بحمد لا يبلغ فكر الى اسراره - ولا تدرك ناظرة حدود انواره - وبالغ فی الحمد حتى غاب وفنا فی اذكاره - واما سبب هذا الحمد الكثير و

اور اپنے پاس سے پاک کیا۔ اور اپنے پاس سے ادب سکھلایا اور برگزیدگی کے پانی سے اپنے پاس سے نہلایا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُس خدا کی تعریف کرنا واجب ہوگیا جو اس کے ہر ایک کام کا آپ متکفل ہُوا۔ اور اپنی پناہ کی چادر کے نیچے جگہ دی۔ اور ہر ایک کام آنحضرتؐ کا اپنی توجہ خاص سے بغیر توسط استادوں اور باپوں اور امیروں کے بنایا۔ اور اپنے پاس سے اُس پر ہر ایک قسم کی نعمت پوری کی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح نے خدا تعالیٰ کی وہ تعریف کی جو کوئی فکر اُس کے بھیدوں تک نہیں پہنچ سکتا اور کوئی آنکھ اُس کے نوروں کی حدود کو پا نہیں سکتی۔ اور اس نے خدا کی تعریف کو کمال تک پہنچایا یہاں تک کہ اُس کے ذکروں میں گم اور فنا ہوگیا اور اُس کے اس قدر تعریف کرنے اور خدا تعالیٰ کو

تعلیم داد۔ و خودش از آب برگزیدگی و برچیدگی شست و شور فرمود۔ لہذا واجب آمد بر آنجناب ستائش پروردگاریکہ ساز گار و کفیل کل امر ارشد و در زیر چادر پناہ خودش جائے بداد۔ و جملۂ کار دیرا بذات خویش بے میانجی گری استادان و پدران و توانگران درست کرد۔ و تمام نعمتہا را بروی از قبل خود اتمام فرمود۔ لہذا رُوح نبی صلعم آں حمد خداوندی را بجا آورد کہ ہیچ فکر و اندیشہ بداماں کنہ وے نیارد برسد۔ و ہیچ دیدہ نتواند حدود نورش را دریابد۔ و آنجناب ستائش خداوندی را بجائے رسانید کہ در یادش از خود برمید و سر بہ صحرائے گم گشتگی و فنا کشید و سبب

سر احمادہ۔ فھو بحار فضل اللہ
و موالات امدادہ۔ وعنایۃ اللہ
التی ما وکلتہ طرفۃ عین الی
سعیہ و اجتہادہ۔ حتی شغفہ
وجہ اللہ حبّا واوحدہ فی
ودادہ۔ ففار قلبہ لتحمید
ھذا المحسن حتی صار الحمد عین
مرادہ۔ وھذہ مرتبۃ ما اعطاھا
اللہ لغیرہ من الرسل والانبیاء و
الابدال والاولیاء۔ فانھم وجدوا
بعض معارفھم وعلومھم ونعمھم
بوساطۃ العلماء والاٰباء والمحسنین
و ذوی الاٰلاء۔ واما نبیّنا صلی اللہ علیہ
وسلم فوجد کل ما وجد من حضرۃ الکبریاء۔

صاحب تعریف ٹھیرانے کا مرتبہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے متواتر
اور پیاپے اُس پر اپنے فضل نازل کئے اور وہ عنایت
اُس کے شامل حال کی جس نے ایک طرفۃ العین بھی اُسکو
اپنی کوشش اور سعی کا محتاج نہ کیا۔ یہاں تک کہ وجہ اللہ
نے اُسکے دل کو چیر کر اپنا دخل اُس میں کیا۔ اور اپنی محبت
میں اُس کو یگانہ بنایا۔ پس اُس محسن کی تعریف کے
لئے اُس کے دل نے جوش مارا اور خدا تعالیٰ کی تعریف
اُس کی دلی مراد ہوگئی۔ اور یہ وہ مرتبہ ہے کہ بجز اُس کے
کسی کو رسولوں اور نبیوں اور ابدالوں اور ولیوں
میں سے عطا نہیں ہُوا۔ کیونکہ ان لوگوں نے اپنے بعض
معارف اور علوم اور نعمتیں بتوسط عالموں اور
باپوں اور احسان کرنے والوں کے پائی تھیں۔ مگر
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ پایا
جناب الٰہی سے پایا۔ اور جو کچھ اُن کو ملا

آنکہ ستائش خداوندی را بدیں غایت ادا ساخت آں کہ خداوند تعالیٰ شانہ پیاپے بہا نہایت خود را بروی فرود آورد و عنایتے و کرمے در کار وی کرد کہ برائے چشم زدن ہم دیر نشد نیاز و احتیاج بکوشش و محنت خود بیارد تا آنکہ وجہ اللہ اندرونش را بشگافت و خودش در درون در شد او را در مہر و حبّ خود یگانہ گردانید۔ لہذا دل آنجناب در نیایش و ستایش ہمچو کارساز نیکی کن بجوش آمد۔ و ستایش خداوندی کام جان وے گردید۔ و ایں مرتبہ ایست کہ غیر آنجناب را از انبیاء و اولیاء و ابدال و رسل دست بہم نداد زیرا کہ اوشان بعضی علوم و معارف را از واسطۂ آموزگاران و پدران و تربیت کنندگان بدست آوردند۔ ولی نبی ما (صلی اللہ علیہ وسلم)

و نال ما نال من منبع الفضل والاعطاء ۔ فما فارت قلوب الآخرین للحمد کما فار قلب نبینا لحمد منعم تولی امرہ وحدہ من جمیع الانحاء ۔ فلاجل ذٰلک ما سمی احد منھم باسم احمد ۔ فانہ ما اثنی علی اللّٰہ احد منھم کمحمّد و ما وحّد ۔ وکان فی نعمھم مزج ایدی الانسان وما علمھم اللّٰہ کعلمہ و ما تولی کل امورھم و ما ایّد ۔ فلا مھدی الا محمّد و لا احمد الا محمّد علی وجہ الکمال ۔ و ھذا

اُسی چشمۂ فضل اور عطاء سے ملا ۔ پس دوسروں کے دل حمدِ الٰہی کے لئے ایسے جوش میں نہ آسکے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل جوش میں آیا ۔ کیونکہ اُن کے ہر ایک کام کا خدا ہی متولی تھا ۔ پس اسی وجہ سے کوئی نبی یا رسول پہلے نبیوں اور رسولوں میں سے احمد کے نام سے موسوم نہیں ہوا ۔ کیونکہ اُن میں سے کسی نے خدا کی توحید اور ثنا ایسی نہیں کی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ اور اُن کی نعمتوں میں انسان کے ہاتھ کی ملونی تھی ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اُن کو تمام علوم بے واسطہ نہیں دیئے گئے اور انکے تمام امور کا بلاواسطہ خدا متولی نہیں ہوا اور نہ تمام امور میں بے واسطہ اُن کی تائید کی گئی ۔ پس کامل طور پر بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی مہدی نہیں اور نہ کامل طور پر بجز آنجناب کے کوئی

آنچہ را یافت از خدا یافت و آنچہ را در دامان وے ریختند از ہماں چشمۂ جود و عطا بریختند ۔ لاجرم دلہائے دیگراں از بہر ستائش الٰہی آں گرمی و جوش بہم نرسانند کہ نبیٔ ما را در تحمید الٰہی میسر آمد ۔ زیرا کہ کارساز ہر کار او خود خداوند بزرگ بود ۔ و ازینجا است کہ غیر او از انبیاء و رسل بنام احمد نامزد نشد چہ نعمتہا کہ اوشاں یافتند آمیزش دست انسانی داشت و چوں نبیٔ ما اوشاں جملۂ علوم بے واسطہ ادراک نہ کردند و تمام کارہائے اوشاں را خدا بے واسطہ متولی نشدہ و در ہمہ آنچہ باوشاں پیش آمد بے توسطے تائید شاں نکرد ۔ لہذا از جہت کمال غیر آنجناب نبوت انتساب مہدی و احمد نبودہ ۔ و ایں سرّے است کہ ابدال بکنہ آں توانند پی برند ۔

سرّ لا یفهمه الّا قلوب الابدال
ثمّ اذا کان حمده بایثار وجه مٓ
الله والاقبال علیه بنفی اهواء
النفس والجهد الیه باخلاص
وصدق وتوحید - فرجع
الله الیه صلة منه ما ارسل
الی ربّه من تحمید - وکذالك
جرت سنته بکل صدیق وحید -
فحمّد محمدنا فی الارض والسماء
بامر ربّ مجید - وفی هٰذا
تذکرة للعابدین - وبشریٰ
لقوم حامدین - فان الله یردّ الحمد
الی الحامد ویجعله من المحمودین -
فیُحمد فی العالمین - ویوضع

احمد ہے - اور یہ وہ بھید ہے جس کو محض ابدال کے دل سمجھتے ہیں اور کوئی دوسرا سمجھ نہیں سکتا - اور پھر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفیں اس وجہ سے تھیں کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کو اختیار کر لیا تھا اور ہوا و نفس سے الگ ہو کر خدا کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اور اخلاص اور صدق اور توحید سے اُسکی طرف دوڑے تھے جو خدا نے وہ تعریفیں بطور انعام کے وہی اُنکی طرف واپس کر دیں - اور تمام یگانہ صدیقوں سے اُس کی یہی عادت ہے کہ وہ حامد کو محمود بنا دیتا ہے - پس ہمارا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم زمین و آسمان میں تعریف کیا گیا اور اِس قصے میں پرستاروں کے لئے یاد رکھنے کی بات ہے - اور خدا کے ثنا خوانوں کو اس میں بشارت ہے - کیونکہ خدا تعریف کرنے والے کی تعریف کو اُسی کی طرف ردّ کر دیتا ہے - اور اُسکو قابل تعریف ٹھیرا دیتا ہے - پس وہ دنیا میں تعریف کیا جاتا ہے اور اُسکی

ودیگرے را نرسد درگرد ایں کوئے بگردد - وچوں ستایش آنجناب ازاں جہت بود کہ خدا را برگزیدہ واز آز وہوائے خود یکی دامن کشیدہ - وہمہ تن محضاً رو بخدا گردیدہ - واز اخلاص وتوحید وصدق بسوئے او دویدہ لہٰذا خدا تشکراً وانعاماً آں ہمہ ستایش ہارا بوئے بازگردانید وعادۂ خدا با کل صدیقاں یگانہ ہمیں نہج جاری بودہ است کہ حامد را محمود سازد - پس نبیٔ ما محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) در زمین و زمان ستودہ شد - ایں قصہ نمونہ وتذکرہ ایست ازبرائے پرستاران خدا و مژدہ ایست از پئے ستایش کنندگان وے چہ خدارا عادۃ است کہ ستایش ستایش کنندگان را بدیشاں بازمیگرداند واوشاں را سزاوار ستایش خلق میسازد

له القبولية فى الارض فيثنى
عليه كل من كان من الصالحين.
وهٰذا هو كمال حقيقة العبوديّة
ومآل امر النفوس المطهرة - و
لا يعرفها الّا الذى اُعطى حظاً
من المعرفة - وهٰذا هو غاية
نوع الانسان وكماله المطلوب فى
تعبد الرحمٰن - وهٰذا هو الذى تنتهى
اليه آمال الاولياء - ويختتم عليه سلوك
الطلباء - وتستكمل بها العناية نفوس
الاصفياء - وهٰذا هو لب اعباء الشريعة
ونتيجة المجاهدات فى الملّة - وسرّ ما نزل
به الناموس من الحضرة على قلب
خير البريّة - عليه انواع السلام والصلوٰة ۳۰

قبولیت زمین پر پھیلائی جاتی ہے۔ پس ہر ایک جو
نیک طینت ہے اُس کی تعریف کرتا ہے۔ اور
یہی عبودیت کی حقیقت کا کمال اور پاک نفسوں
کا انجام کار ہے۔ اور اس مقام کو کوئی شخص
بجز صاحب معرفت کے نہیں پہچانتا۔ اور یہی
نوعِ انسان کی غایت اور عبادتوں کا کمال مطلوب
ہے۔ یہی وہ امر ہے جو اولیاء کی اُمیدوں کا
منتہٰی اور طالبوں کے سلوک کے ختم ہونے کی
جگہ ہے۔ اور اسی کے ساتھ عنایتِ الٰہی
برگزیدوں کے نفوس کو کمل کرتی ہے۔ اور یہی
شریعت کے بوجھوں کا مغز اور مجاہداتِ
دینی کا نتیجہ ہے۔ اور یہ اُن امور کا بھید
ہے جو حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لائے۔ پس اُس نبی پر سلام

۳۰ مثل این کس در گیتی ستوده و قبولی برائے او در دلہا ریختہ شود۔ پس ہر نیک نہاد اورا مے
ستاید۔ کمال حقیقۀ بندگی و سرانجام کار پاک نفساں ہمیں است۔ و غیر اہل معرفت این مقام
را نمی شناسد۔ و ہمیں غایت نوع انسان و کمال مطلوب عبادات ہمیں است۔ و انجام امیدہائے
اولیاء ہمیں و آخرین مقامے است کہ سلوک جویندگان حق بدانجا منتہی بشود۔ و ہمیں عنایت الٰہی
تکمیل نفوس برگزیدہ ہا را نماید۔ و مغز و راز تکلیفاتِ شرعیہ ہمیں و نتیجۀ مجاہداتِ دینیہ ہمیں است
و ہمیں سرّ آں ہمہ امور است کہ حضرتِ ناموسِ اکبر از حضرتِ الوہیّت در پیش برگزیدۀ آفرینش (صلی اللہ علیہ وسلم) آورد

و البرکات و التحیة - یرغب فیه المجاهدون - و لی الله متبتلون - الذین فی خیام حبه یسکنون - و به یحیون و له یموتون و علیه یتوکلون - و لحکمه بصدق القلب یطیعون - و لامره بهمل العین یتبعون - و فی مرضاته یفنون - و فی احزانه یذوبون - و بانسه یبقون - و له تتجافی جنوبهم من المضاجع و یتحنثون - و یبیتون سجدا و قیاما و لایغفلون - و یاخذهم القلق فیذکرون حبهم و یبکون - و تفیض اعینهم من الدمع و فی

اور برکتیں اور درود اور تحیت ہوں - اسی امر مذکور کیلئے مجاہدہ کرنے والے کوشش کرتے ہیں - اور نیز وہ جو خدا کی طرف منقطع ہوتے اور اُس کی محبت کے خیموں میں رہتے ہیں اور اُسی کے ساتھ زندہ اور اُسی کے لئے مرتے ہیں اور اُس پر توکل کرتے ہیں - اور دل کی سچائی سے اس کی اطاعت اختیار کرتے ہیں - اور رواں آنسو کے ساتھ اُس کے حکم کی پیروی کرتے ہیں اور اسکی رضامندی کی راہوں میں فنا ہوتے ہیں - اور اُس کے غموں میں گداز ہوتے اور اُس کے اُنس کے ساتھ بقا پاتے ہیں - اور اس کے لئے رات کو خوابگاہوں سے علیحدہ ہوتے اور اُسکی بندگی کرتے ہیں - اور قیام اور سجود میں رات کاٹتے ہیں اور غفلت نہیں کرتے - اور بے آرامی اُنکو پکڑتی ہے پس اپنے دوست کو یاد کر کے روتے ہیں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور رات کے

کوشندگان جہت آں می کوشند و ہم آنہائیکہ از ہمہ بسوئے او بپردازند - و در خیمہائے محبت وے قرار گیرند و با او بزیند و برائے او بمیرند - و بر او توکل بکنند - و از صدق دل پیروئ فرمودۂ وے بنمایند - و با دیدۂ گریان غاشیۂ اطاعت وے بر دوش جان بردارند - و خود را در راہِ رضائے او گم بکنند - و چوں موم در کورۂ غم وے بگدازند - و بقائے خود در اُنس وے بینند - و شب ہا را برائے او از خوابگاہ برکنار بشوند - و در سجود و قیام شب را بروز آرند - از غفلت دُور باشند - قلق و کرب برادشان وارد آید

أناء الليل يصرخون ديأوهون- ولا يعلم احد الى اىّ جهة يجذبون ويقلبون -يصبّ عليهم مصائب فيصبرون ويتحملون- ويدخلون فى نيران فيقال سلام فيحفظون ويُحمون - اولئك هم الحامدون حقًّا واولئك هم المقدسون والنجيّون فطوبیٰ لهم ولمن صحبهم فانهم المنفردون والشافعون المشفعون - وهٰذه مرتبة لا تعطى الّا لمحبوبى الحضرة - وانما جاء الاسلام لتبيين تلك المنزلة ليخرج الناس من وهاد المنقصة. ويوصلهم الى حظيرة القدس- و يهدى الى مقام السعادة-و

وقتوں میں فریاد کرتے اور آہیں مارتے ہیں - کوئی نہیں جانتا کہ کس طرف کھینچے جاتے اور پھیرے جاتے ہیں- اُن پر مصیبتیں پڑتی ہیں اور وہ برداشت کرتے ہیں - آگ میں داخل کئے جاتے ہیں- پس کہا جاتا ہے کہ سلام پس بچائے جاتے ہیں - وہی سچے ثنا خوان اور خدا کے مقرب اور ہمراز ہیں - اور اُن کو خوشخبری ہو - اور اُن کے ہم صحبتوں کو کیونکہ وہ شفاعت کرنے والے اور شفاعت قبول کئے گئے ہیں - اور یہ وہ مرتبہ ہے جو بجز درگاہ کے پیاروں کے اَور کسی کو نہیں ملتا اور اسی کے بیان کے لئے اسلام آیا ہے تاکہ نقصان کے گڑھے سے لوگوں کو نکالے اور تقدس کے احاطے میں پہنچا وے - اور سعادت کے مقام تک رہبری کرے - اور غافلوں

پس محبوب خود را یاد آورند- واز چشم سر اشک رواں سازند - ودر پردۂ شب نالہا کشند و آہ زنند- کسی بر سر وقت شاں آگاہ نہ کہ بکدام طرف کشیدہ شوند مصیبتہا بر سر اوشاں فرو ریزد و برمی تابند - در آتش انداختہ شوند پس گفتہ شود سلام در زمان رستگار و ایمن گردند حقیقۃً اوشاں ثناگویان خدا و نزدیک و ہمراز وینند - وایں مرتبہ ایست کہ غیر محبوبان الٰہی را دست بہم ندہد- اسلام جہت کشودن ہمیں راز آمدہ کہ از مغاک زیان مردم را بیرون کشد و در ساحت تقدس رساند و تا بمقام سعادت کشاند- و غافلاں را از راہ ایں سرزنش کوفت و آزارے رساند

ينذر الغافلين ويصدم قلوبهم بوعيد مُدى القطعية - وما تعلم ما الحمد والتحميد - وما اعلى مقامه الرب الوحيد - وكفى لك من عظمته ان الله ابتدء به كتابه الكريم - ليبيّن للناس عظمة الحمد و مقامه العظيم - وانه لا يفور من قلب الّا بعد المحوية و الذوبان - ولا يتحقق إلّا بعد الانسلاخ و دوس اهواء النفس الثعبان - ولا يجرى على لسان الّا بعد اضطرام نار المحبة فى الجنان - بل لا يتحقق الّا بعد زوال اثر الغير من الموهوم والموجود - ولا يتولد

کو اِس دھمکی سے کوفتہ کرے کہ قطع تعلق کی کاردیں تیار ہیں - اور تجھے کیا خبر ہے کہ حمد کہتے کِس کو ہیں اور کیوں اس کا بلند پایہ ہے - اور اُس کی عظمت سمجھنے کے لئے تجھے یہ کافی ہے کہ خدا نے قرآن شریف کی تعلیم کو حمد سے ہی شروع کیا ہے تا لوگوں کو حمد کے مقام کی بلندی سمجھاوے جو کسی دل میں سے بجز گداز ش اور محویت کے جوش نہیں مار سکتی - اور اُسی وقت متحقق ہوتی ہے جب کہ مار نفسِ امّارہ کُچلا جائے - اور نفسانی چولہ اُتار لیا جائے - اور یہ حمد کسی زبان پر جاری نہیں ہو سکتی بجز اس کے کہ پہلے دل میں محبّت کی آگ بھڑکے - بلکہ یہ وجود پذیر نہیں ہو سکتی جب تک کہ غیر کا نام و نشان بکلّی زائل نہ ہو جائے اور پیدا نہیں ہو سکتی

کہ نزدیک است کارد قطع تعلق پارہ پارہ شان سازد - تو چہ دانی حمد چیست واز چہ رو ایں پایۂ بلندی دیرا حاصل است - بزرگیٔ ویرا ازینجا تواں دریافت کہ خدائے تعالیٰ تعلیم قرآن را آغاز از حمد کرد تا مردم بر مقام بلندش آگاہ شوند و فوارۂ حمد از دل احدے جوشش نزند تا محویت وگدازش میسر نیاید - ودر وقتے سر برزند و متحقق شود کہ مار نفس امّارہ پامال و بکلی بدآمدن از پوست انانیت و نفسانیت دست دہد - وایں ستایش ابدا نمی شود بر زبانی رواں شود تا و قتیکہ زبانۂ محبت در دلی سر برزند بل ممکن نیست صورت وجود بپزیرد تا اسم و رسم غیر بالمرّہ ناپید نشود - و ہرگز

الّا بعد الاحتراق فی نار محبة المعبود - فمن القی نفسه فی هٰذہ النار- فهو یحمد اللّٰه بقلب موجع و سرمحو فی الحبیب المختار- وهو الذی یدعٰی فی السماء باسم احمد ویقرب ویدخل فی بیت الحرة وقصارة الدار- وهی دار العظمة والجلال یقال استعارة ان اللّٰه بناها لذاته القهار- ثم یعطیه لحمّاد وجهه فیکون له کالبیت المستعار- فیحمد هٰذا الرجل فی السماء والارض بامر اللّٰه الغفّار- و یدعٰی باسم محمّد فی الافلاک والبلاد

جب تک کہ ایک شخص آتش محبت معبود حقیقی میں جل نہ جائے - اور جو شخص اُس آگ میں اپنے تئیں ڈال دے پس وہی اپنے دردمند دل اور اس سر سے جو خدا میں محو ہے خدا کی تعریف کرے گا۔ اور وہ وہی شخص ہے جس کو آسمان میں احمد کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور قریب کیا جاتا ہے اور عزت کے گھر اور قصارۃ الدار میں داخل کیا جاتا ہے اور وہ عظمت اور جلال کا گھر ہے جو بطور استعارہ کہہ سکتے ہیں کہ خدا نے اس کو اپنی ذات کیلئے بنایا پھر اس گھر کو بطور مستعار اُس کو دے دیتا ہے جو اُس کی ذات کا ثنا خوان ہو - پس یہ شخص زمین و آسمان میں خدا تعالےٰ کے حکم کے ساتھ تعریف کیا جاتا ہے - اور آسمانوں اور زمین میں محمّد کے نام سے پکارا صلى

لباس ہستی نمی پوشد - تا خرمن بود کسے از آتش محبت معبود حقیقی پاک نسوزد - ہر کہ بر موختن در ایں آتش تن در دہد او تواند با دل دردمند و با سرّے کہ محو حبیب مختار شدہ ترا نہ ریز حمد بشود - ہماں کس است کہ بر آسمان اورا احمد گویند - او نزدیک کردہ شود و در بارگاہ عزت و ایوان مقصود بار یابد و آں مکان عزت و جلال است کہ از روئے استعارہ تواں گفت خدا آنرا بجہت ذات خویش بناساختہ - و باز خدا آں خانہ را بطور مستعار بکسے مسترد کند کہ ثنا خوان اوست پس آں کس باذنِ الٰہی در آسمان و زمین ستودہ و در آسمان و زمین بنام محمّد یاد کردہ شود-

والدیار - ومعناہ انہ حُمِّد حمدًا کثیرًا واتفق علیہ الاخیار من غیر الانکار - وان ھٰذین الاسمین قد وُضعا للنبیّ من یوم بناء ھٰذہ الدار - ثم یعطیان للذی صار لہ کالاظلال والاٰثار - ومن اُعطی من ھٰذین الاسمین بقبس فقد انیر قلبہ بانواع الانوار - وقد جرٰی علٰی شفتی الرسول المختار - ان اللہ یرزق منھما عبدًا لہ فی آخر الزمان کما جاء فی الاخبار - فاقرءوا ثم فکّروا یا اولی الابصار -

فالغرض ان الاحمدیۃ والمحمدیۃ امر جامع دُعی الموحدون الیہ -

جاتا ہے - جس کے یہ معنے ہیں کہ بہت تعریف کیا گیا - اور یہ دونوں اسم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ابتدار دنیا سے وضع کئے گئے ہیں پھر بعد اس کے اُس شخص کو بطور مستعار دیئے جاتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور اظلال و آثار ہو - اور جس شخص کو ان دونوں ناموں سے ایک چنگاری دی گئی تو اُس کا دل کئی قسم کے نوروں سے روشن کیا گیا - اور رسول مختار کے لب مبارک پر جاری ہُوا تھا کہ خدا تعالٰے آخری زمانہ میں ایک اپنے بندے میں یہ دونوں صفتیں جمع کر دیگا جیساکہ حدیثوں میں وارد ہے - پس اے دانشمند! ان حدیثوں کو پڑھو اور سوچو -

اب غرض یہ ہے کہ احدیّت اور محمدیّت ایک ایسا امر جامع ہے کہ تمام موحد اسکی طرف بلائے گئے ہیں

ومعنی ایں کلمہ است بسیار ستودہ شدہ - ایں ہردو نام برائے نبی ما (صلی اللہ علیہ وسلم) از آغاز آفرینش موضوع شدہ و باز مستعارًا ایں ہردو نام بکسے ہم کرامت می شود کہ از آں نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) بمنزلہ ظل و اثر باشد - وہر کہ او را ازیں دو نام اخگری دادہ کردند دل او گونا گوں انوار روشنی یافت - و بر زبان وحی ترجمان آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) رفتہ کہ خدا تعالٰی شانہ در زمانہ پسین بندہ را از بندگان خود بہ تخصیص ایں دو نام و تزئین ایں دو صفت ممتاز و مفتخر خواہد کرد پس ای دانشمندان احادیث بخوانید و نیکو اندیشہ بفرمائید -

خلاصہ احدیّت و محمدیّت امر جامعی مے باشد کہ ہمہ موحدین بسوی آں خواندہ شدند -

و لا يتم توحيد نفس الا بعد ان
يرى فى وجوده تحقق جنبيه۔
ولا تصير نفس مطمئنة۔ ولا تتنزل
على قلب سكينة ۔ الّا ان يكون سابحًا
فى هٰذه اللجة ۔ ولا ينجو احد من
مكائد الامّارة۔ الّا ان يحصل له حظ
من هٰذه المرتبة۔ والذين بعدوا منها
وما اخذوا منها حصة ترهقهم
ذلة فى هٰذه ويوم القيامة۔
هم الذين يمشون على الارض كغثاء
على السيل۔ كانما اغشيت وجوههم
قطعًا من الليل يتولدون محجوبين و
يعيشون محجوبين ويموتون محجوبين ۔
اولٰئك الذين اعرضت قلوبهم

اور کسی نفس میں کامل طور پر توحید پیدا نہیں ہوتی
جب تک کہ یہ دونوں پہلو اس میں متحقق نہ ہوں۔
اور کوئی نفس مطمئن نہیں ہو سکتا اور کسی دل پر سکینت
نازل نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اس دریا میں
تیرنے والا نہ ہو ۔ اور کوئی شخص نفس امّارہ کی
مکاریوں سے نجات نہیں پا سکتا جب تک کہ
اُس کو یہ مرتبہ حاصل نہ ہو ۔ اور جو لوگ اِس مرتبہ
سے دُور رہے اور کوئی حصہ اِس میں سے نہ لیا اُنکو
اِس دنیا اور قیامت میں ذلت پہنچیگی ۔ وہ وہی
ہیں جو سیلاب کے خس و خاشاک کی طرح زمین پر
چلتے ہیں ۔ اور ایسے بدرو ہیں کہ گویا ایک ٹکڑا رات
کا اُن کے مُنہ پر ہے ۔ وہ پردوں میں پیدا ہوتے ہیں
اور پردوں ہی میں جیتے ہیں اور پردوں میں ہی مرتے
ہیں ۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے دل خدا تعالیٰ کی

وہیچ نفسے از نفوس را نرسد دم از توحید کامل بزند تا وقتیکہ ایں ہر دو شق در وے متحقق نگردد و احدے اطمینان
نیابد و سکینت بروے فرود نیاید تا قدرت بر شنا کردن درایں دریا دستش ندہد۔ و نمی شود کسے ایمن
از مکاریہائے نفس امّارہ بنشیند تا بایں مرتبہ فائز نشود۔ وانہائیکہ ازیں مرتبت حرمان نصیب بماندند و
بہرۂ ازاں نگرفتند در دنیا و عقبیٰ ہمدوش ذلت و ہمکنار فضیحت خواہند بود۔ امثال ایں ناکساں در رنگ خس و ص۲
خاشاک در راہ سیل رفتار کنند و در زشت روئی بمثابہ می باشند کہ گوئی پارہ ہائے شب تار برقع وار بر
رُخ نازیبائے انہا پوشانیدہ شدہ است۔ محجوب زیند و محجوب میرند۔ اینہا کسانے می باشند کہ

من حمد ربّهم وضيعوا اعمارهم
فی حمد اشياء اخرىٰ او رجال
آخرين. فبشرى لنا معشر الاسلام.
مگ قد بعث لنا نبيّ بهذه الصّفة و
هذا الكمال التام. وسُمّی احمد ومحمدا
من الله العلّام. ليكون هذان الاسمان
بلاغًا للامّة وتذكيرا لهذا المقام.
الذی هو مقام الفناء والانقطاع و
الانعدام. لترغب الامة فی هذه
الصفات وتتبع اسمی خير الانام.
وقد ندب عليهما اذ قيل حكاية
عن الرسول "فاتبعونی يحببكم الله"
فاهتزت ارواحنا عند وعد
هذا الجزاء والانعام. وقلوبنا ملئت

تعریف سے کنارہ کرتے ہیں۔ اور دوسروں کی تعریفوں
میں انہوں نے اپنی عمریں ضائع کیں۔ پس ہم
جو اسلام کا گروہ ہیں ہمیں خوشخبری ہو کہ ہمیں
احمدیت اور محمدیت کی صفت والا نبی ملا اور
اُس کا نام خدا تعالیٰ کی طرف سے **احمد** اور **محمد**
ہُوا تا کہ اس کے دونوں نام اُمّت کے لئے ایک
تبلیغ ہو۔ اور اس مقام کیلئے یہ ایک یاد دہانی ہو۔
وہ مقام جو فنا اور غیر اللہ سے منقطع ہونے اور
معدوم ہونے کا مقام ہے تا کہ اُمت اِن صفتوں میں رغبت
کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِن دونوں ناموں کی
پیروی کرے اور پیروی کیلئے قرآن شریف میں بُلایا گیا ہے
جبکہ رسول کی زبان سے کہا گیا کہ آؤ میری پیروی کرو تا خدا تم
پیار کرے۔ پس یہ سُنکر کہ یہ انعام ملیگا ہماری روحیں
جنبش میں آئیں اور ہمارے دل شوق سے بھر گئے

دلہا شاں پشت بر حمد رب خویش کردہ و بحمد چیزہائے دیگر آوردہ عمر گرامی را درایں لعبت برباد فنا دادند۔ گروہ ما اہلِ اسلام را
مژدہ باد کہ از برائے ما نبی موصوف بہ صفت احمدیت و محمدیت مبعوث شدہ۔ و ایں دو نام از قبل خدائے بزرگ بجہت آں بود گذاشتہ
کہ از پئے امت تبلیغ و برائے ایں مقام تذکیر و یاد دہانیدنی باشد۔ مقامے کہ بجز از فنا و بریدن از ما سوائے خدا
حاصل نشود تا امت را تشویق و ترغیب برائے حصول ایں مقام در دل خیزد و ارادۂ پیروی ایں دو نام مبارک در
طبیعت شاں طرح ظہور ریزد۔ و قرآن بسوئے پیروی ایں دو نام میخواند چوں از زبان رسول ایں قول میراند کہ در پس من
بیائید تا خدا شما را دوست دارد۔ و چوں ایں ندا بگوش ما رسید کہ ہمچو انعام ما را ارزانی خواہند داشت جنبشے در

شوقا وصارت اشکالھا ککئوس المدام - وما اعظم شان رسول ماخلا اسمه من وصیّة الامّة بل ملاٰ من تعلیم الطریقة - و یھدی الی طرق المعرفة - واشیر فی اسمه الی منتھی مراحل سبل حضرة العزّة - واومی الی نقطة ختم علیھا سلوك اھل المعرفة - اللّٰھم فصل علیه وسلم واٰله المطھرین الطیبین - واصحابه الذین ھم اسود مواطن النھار ورھبان اللیالی ونجوم الدین رضی اللّٰه عنھم اجمعین -

اما بعد فھذه رسالة فیھا بیان ما استبضعت متاعًا من ربّی.

اور اُن کی شکلیں یوں ہوگئیں جیسا کہ شراب سے بھرے ہوئے کوزے ہوتے ہیں اور اُس رسول کی کیا ہی بلند شان ہے جس کا نام بھی وصیت سے خالی نہیں - بلکہ خدا جوئی کے طریقہ کی اس سے تعلیم ملتی ہے اور معرفت کی راہوں کی طرف وہ ہدایت کرتا ہے - اور اسمیں اِس نقطہ کی طرف اشارہ ہے جس پر اہل معرفت کے سلوک ختم ہوتے ہیں - اور نیز خداشناسی کے آخری مقام کی طرف اشارہ ہے - پس اے خدا! اس نبی پر سلام اور درود بھیج اور اُس کے آل پر جو مطہّر اور طیّب ہیں اور اُس کے اصحاب پر جو دن کے میدانوں کے شیر اور راتوں کے راہب ہیں اور دین کے ستارے ہیں - خدا کی خوشنودی اُن سب کے شامل حال ہو -

اِس کے بعد واضح ہو کہ یہ ایک رسالہ ہے جس میں بیان اُس متاع کا ہے جو بطور تجارتی مال کے میرے رب سے

روانہائے ما پدید آمد و دلہا از شوق لبریز و شکل آنہا بطوری شد کہ گوئی جامہائے پُر از آب آتشین می باشند مغز خدۂ مولیٰ و چہ بزرگ شان بلند وی کہ نام پاکش ہم مشتمل بر وصیّت و نصیحت امت می باشد۔ نہ تنہا ہمیں قدر بلکہ آن نام مبارک تعلیم طریقہائے حق جوئی و خدا پژوہی و ایمائی بآن نقطہ کند کہ سلوک اہل معرفت بدانجا بآخر رسد و مقام آخری خداشناسی آن باشد - پس اے خدا برآن نبیٔ کریم سلام و درود بفرست و بر آل او کہ پاکیزہ اند و بر اصحاب او کہ در میدان روز شیران بیشۂ وغا و در پس پردۂ شب تاریک بیدار دلان رہبان نما و نجوم بزم افروز ملّت بیضاء بودند - خدائے رحیم افسر خوشنودی بر فرق ہمگنان پوشاند -
پوشیدہ نماند کہ این رسالہ بیان آن بضاعت را کند کہ بطور مال تجارۃ از خدا بر من ارزانی شدہ - و

وما نبع في زمان ملاح السراب من عين في سري - باذن مولى مولىّ وشرعتها يوم الخميس وختمتها بكرة عروبة . من غير ان اصابت الصعوبة - واني الفت هذه الرسالة اتمامًا للحجة . وبادرت اليها شفقة على الغافلين من هذه الامة - ومثلت تحننا على الضعفاء من هذه العصبة - واني ارى في دعوتي صلاح الرجال منهم والنسوة - ولو كانت رابعة بنسكها والعفة - وعوضتها عما اشاع المخالفون في هذه الايام - واودعتها من نكات المعارف ودقائق

مجھ کو ملی ہے ۔ اور بیان اُس چشمہ کا ہے جو سراب کی چمک کے زمانہ میں میرے پروردگار کے اذن سے میرے دل میں سے پھوٹا اور میں نے اس کو جمعرات کے دن شروع کر کے جمعہ کی صبح پورا کر دیا بغیر اس کے جو مجھ کو کوئی تکلیف پہنچی اور میں نے اس رسالہ کو حجت کے پوری کرنے کے لئے تالیف کیا ہے ۔ اور اس امت کے غافلوں کی ہمدردی کے لئے میں نے جلدی سے یہ کام کیا ۔ اور میں خادموں کی طرح اس کام کیلئے اسلامی جماعت کے کمزوروں کیلئے کھڑا ہوا ۔ کیونکہ میری دعوت کے قبول کرنے میں ان کے زن و مرد کی بھلائی ہے ۔ اگرچہ اپنی عبادت اور زہد کے ساتھ رابعہ وقت ہوں ۔ اور یہ اُن تحریروں کا بدل ہے جو ان دنوں میں مخالفوں کی طرف سے نکلیں ۔ اور اس میں میں نے عمدہ عمدہ ملت اسلامی کے نکتے اور باریک باتیں

صحبت آں چشمہ دارد کہ معنی در لب سراب بلطف پروردگار جہاں و جہانیان از تنگ دل من بجوش آمدہ و روز پنجشنبہ شروع مش کردم ۔ و پگاہ روز آدینہ بانجام رسانیدم ۔ و در ایں کار ہیچ گونہ زحمتی پیش من نیامد ۔ و ایں رسالہ را بجہت اتمام حجت تالیف دادم و شفقت و رحمت بر نادانان ایں امت رگ جانم را بحرکت آورد تا در ایں امر باگام تندی رفتار نمودم ۔ از کمال رأفت چوں شاگردان و نوکراں بجہت ہمدردی ناتوانانِ ملت بر پا استادم چہ بہبود مردان و زنان البتہ بستہ بہ قبول دعوت من است اگرچہ کسی از قرار زہد و عبادت رابعۂ وقت ہم باشد ۔ و ایں رسالہ در تلافی آن نوشتہ ہا می باشد کہ مخالفان امروز در زیر پردہ کار آوردہ اند ۔ من در درج ایں رسالہ دُرہائے شاہوار از نکات اسلام و لآلی مکنونہ معارف و دقائق

ملّة الاسلام - وهٰذه لهم كغوات
في لسانين مني و من نور محبّتي
وزاد الانجليزية والفارسية عليها
بعض احبّتي - وما وهنوا وما
استقالوا بل حفدوا الى اسعاف
منيتي - وكل هٰذا من ربّي
كافل نحلتي - لا رادّ لارادته - ولا
صادّ لمشيته - ولا مانع لفضله -
ولا كاني لنصله - ولقد
كادت انوار الاسلام تغرب
وانواره تعزب لولا ان الله
تدارك الامّة على رأس هٰذه المائة
وتلافى المحل بمزنة الرحمة والعاطفة -
فاشكروا هٰذا المولى المحسن ان كنتم مؤمنين

درج کی ہیں اور یہ رسالہ مخالفوں کے لئے ایک
فریاد رس ہے جس کو میں نے جوشِ محبت سے دو زبانوں
میں لکھا ہے اور میرے بعض دوستوں نے فارسی انگریزی
زبان کو اُس پر زیادہ کیا - اور وہ نہ سست ہوئے اور
نہ اس کام سے معافی چاہی بلکہ میری آرزو کے پورا
کرنے کیلئے دوڑے - اور یہ سب کچھ میرے خدا کے فضل
سے ہے - اُس کے ارادے کو کوئی ردّ نہیں کرسکتا اور اُس کی
مشیت کو کوئی روک نہیں سکتا - اس کے فضل کو کوئی منع
کرنیوالا نہیں - اُسکی تلوار کو کوئی پیچھے ہٹانیوالا نہیں -
اور اگر وہ اس امت کا صدی کے سر پہ تدارک نہ کرتا اور قحط ۵۵
کے دنوں کی اپنی رحمت اور مہربانی سے تلافی نہ فرماتا
تو اسلام کے تمام نور ڈوب چکے تھے اور دینی
بارشوں کے ستارے دُور چلے گئے تھے - سو
اگر تم مومن ہو تو اُس محسن آقا کا شکر کرو -

درج کردم - فی الحقیقة این رساله مخالفان را بمنزله فریاد رسی است که از فرط جوش محبت در دو لسان عربی و اردو ترقیم
کردم و بعضے از دوستانم لسان انگلیسی و پارسی را برآں افزودند و کسل و جبن را بخود راه ندادند و نه از قبول
این فرمایش پوزش نمودند بل از برائے برآمدن کام من پاپائے سر شتافتند - و این همه از محض فضل پروردگار من است
کسے را زہرۂ آں نہ کہ سنگے در راه اراده اش گذارد و یارائی آں نہ کہ مشیت وی را دست ممانعت در پیش آرد -
فضل وی را کسے منع کند خیال محال است و تیغ بران وی را اعدے سپر دفع پیش کند کرا مجال - و اگر او
بر سر صد این امت را در نیافتی و در اوانِ قحط از رحمت و فضل تدارک مافات نہ فرمودی البتہ کشتی اسلام
در چار موجۂ فنا فرو رفتہ و تاریکی جائے نورش را گرفتہ و ستارہ ہائے باران دین بعید شدہ بود - پس اگر
بوئے از ایمان دارید باید بہزار جان شکر آں مولائے محسن بجا آرید -

وان رسالتی ھذہ قد
خصت بقومی الذین ابوا دعوتی
وقالوا افیکة افاک وحسبوھا
فریتی۔ وظنوا انھا عضیھة
وھتکوا بسوء الظن عرضی و
حرمتی۔ فالجأنی وجدی التھاب
الی النصیحة والمواسات۔ واللہ
یعلم ما فی صدور عبادہ و
ھو علیم بالنیات۔ ومطلع علی
المخفیات۔ وخبیر بما فی العالمین
وانی لا اری حاجة فی ھذہ الرسالة۔
الی ان اکتب دلائل الملة الاسلامیة
او انمق نبذا من فضائل خیر البریة۔
علیہ معطرات السلام والتحیة۔

اور یہ میرا رسالہ میری قوم سے
خاص ہے جنہوں نے میری دعوت سے انکار
کیا اور یہ کہا کہ یہ ایک کذاب کا جھوٹ ہے، اور
میری بات کو دروغ سمجھا۔ اور گمان کیا کہ یہ ایک
بہتان ہے اور بدظنی سے میری ہتک عزت کی پس
میرے غم واندوہ نے جو کمال تک پہنچا ہوا ہے نصیحت
اور غمخواری کی طرف مجھے تحریک کی۔ اور خدا تعالیٰ
اپنے بندوں کی نیتوں کو جانتا اور اُن کے پوشیدہ
بھیدوں پر اطلاع رکھتا ہے۔ اور وہ تمام
دنیا کے حالات سے آگاہ ہے۔ اور میں اِس
رسالہ میں اس بات کی طرف کچھ حاجت نہیں پاتا
کہ مذہب اسلام کی حقیقت کے دلائل لکھوں یا کچھ
فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کروں۔
کیونکہ اسلام وہ دین بزرگ اور سیدھا

واین رسالہ مخصوص بجہت قوم من است۔ اعنی بجہت اٰنہائے کہ دعوت مرا دست ردّ بر سینہ زدند و
گفتند کہ این دروغ وجعل سازی است وگمانیدند کہ آں را از قبل نفس خود تراشیدم۔ وتار ولود لاف وگزافی خیلہ
را برہم بافیدم وازشدّہ ظن بد در پوستینم افتادند و ہر طور ممکن بود داد تحقیر وہتک آبروئی من در دادند۔
لاجرم اندوہ وغم من کہ پایانی ندارد مرا بر غمگساری وہمدردی انہا آمادہ کرد۔ دانای نہان وآشکار آگاہ بر
آہنگ وبسیچ بندہ ہائے خود می باشد وہم چنیں احوال ہمہ جہان بروئے پوشیدہ نیست۔ آنچہ من می بینم
احتیاج ندارد۔ درین رسالہ دلائل حقیقت اسلام برنگارم یا اندکے از فضائل ومزایائے حضرت سرور کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم)

فان الاسلام دین عظیم وقویم ادد ع
عجائب الاٰیات - ونبیّنا نبی کریم فمہ مغ
بطیب عمیم من البرکات - وصیغ
من نور ربّ الکائنات - وجاءونا عند
شیوع الضلالات وسفر عن
مرئی وسیم وادج نسیم
لا فاضات - و شقّ علی سرب
الباطل من الغارات - وتراءیٰ فی
صدقه کاجلی البدیہیات - و
انه ھدیٰ قومًا کانوا لا یرجون
لقاء الرحمٰن - وکانوا کاموات
ما بقی فیھم روح الایمان والعمل
والعرفان - وکانوا یعیشون یائسین
نھداھم وھذّبھم ورفعھم و

ہے جو عجائب نشانوں سے بھرا ہوا ہے - اور
ہمارا نبی وہ نبی کریم ہے جو ایسی خوشبو سے معطّر کیا
گیا ہے جو تمام مستعد طبیعتوں تک پہنچنے والی اور
اپنی برکات کے ساتھ اُن پر احاطہ کرنیوالی ہے - اور وہ نبی
خدا کے نور سے بنایا گیا اور ہمارے پاس گمراہیوں کے پھیلنے کے وقت
آیا - اور اپنا خوبصورت چہرہ ہم پر ظاہر کیا - اور ہمیں فیض
پہنچانے کیلئے اپنی خوشبو کو پھیلایا اور اُسنے باطل پر
دھاوا کیا - اور اپنے تاراج سے اُسکو غارت کر دیا - اور ۵
اپنی سچائی میں اجلی بدیہیات کی طرح نمودار ہوا - اُسنے
اُس قوم کو ہدایت فرمائی جو خدا کے وصال کی اُمید
نہیں رکھتے تھے - اور مُردوں کی طرح تھے جن میں
ایمان اور نیک عملی اور معرفت کی رُوح نہ تھی -
اور نومیدی کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے -
اور ان کو ہدایت کی اور مہذب بنایا اور معرفت کے

برشمارم چہ اسلام آں دیانۂ بزرگ و راست است کہ جہاں جہاں نشان شگرف ہمراہ دارد - ونبیٔ ما آں نبی کریم
وسیم و معطر بہ عطرے است کہ بمشام جان ہر فطرۂ سلیمۂ مستعدہ رسد - وآں نبی کریم پیرایۂ وجود از نور پروردگار
پوشیدہ و در وقتے درمیانۂ ما ظہور فرمودہ کہ شب ضلالت دامن سیاہ بر عالم فرو ہشتہ بود و روئے زیبائی
خود را بر ما جلوہ بداد و بوئے خوش خود را مہر از حقہ بکشاد تا فیض ہا گیریم و فائدہ ہا برداریم - و بیکبار بر سپاہ
باطل بریخت و تار و پودش را ازاں حملہ از ہم بگسیخت و صدق و حقیت او بلند تر از ستیزہ و آویزہ منازع و
منازعات است - نیز اکہ پیدا منع و از اجلیٰ بدیہیات است - آں ہادی کامل قومی را راہ حق نمود کہ نومید از لقائی حق در دہ دار
بسر می بردند - و چوں کالبد بے جان تہی از روح معرفت و کردار نیک بودہ چشم امید بر ہم بستہ بودند - و بدیشاں راہ نمود

اوصلهم الى اعلى مدارج المعرفة۔ وكانوا من قبل يشركون ويعبدون تماثيل من الحجارة ۔ ولا يومنون بالله الاحد الصمد ولا بيوم الاٰخرة ۔ وكانوا يعكفون على الاصنام ۔ ويعزون اليها كلّما هو قدر الله الحكيم العلّام ۔ حتّٰى عزوا اليها انزال المطر من الغمام ۔ واخراج الثمار من الاكمام ۔ وخلق الاجنّة فى الارحام ۔ وكل امر الحيات والحمام ۔ وكان يعتقد كل منهم وثنه معوانا ۔ وعند النوائب مستعانا ۔ وعند الاعمال ديّانا ۔ وكان كل منهم يُهرع الى تلك الحجارة حريصا ۔ ويحفد اليها

اعلیٰ درجوں تک پہنچایا۔ اور اس سے پہلے وہ شرک کرتے اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے۔ اور خدائے واحد اور قیامت پر اُن کو ایمان نہ تھا۔ اور وہ بتوں پر گرے ہوئے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو بتوں کی طرف منسوب کرتے تھے۔ یہاں تک کہ مینہہ کا برسانا۔ اور پھلوں کا نکالنا اور بچوں کو رحموں میں پیدا کرنا اور ہر ایک امر جو موت اور زندگی کے متعلق تھا تمام یہ امور بتوں کی طرف منسوب کر رکھے تھے۔ اور ہر ایک ان میں سے اعتقاد رکھتا تھا کہ اس کا ایک بڑا بھاری مددگار بت ہے، جس کی وہ پوجا کرتا اور وہی بت مصیبتوں کے وقت اسکی مدد کرتا ہے اور عملوں کے وقت اسکو جزا دیتا ہے۔ اور ہر ایک اُن میں سے اُن ہی پتھروں کی طرف دوڑتا تھا اور

واز تہذیب بکمال مدارج معرفت رسانید۔ وپیش ازاں وقت مشرک بودند۔ وبُت ہا را می پرستیدند وباخدائے یگانہ بے نیاز وروز پسین ایمان نداشتند۔ وبرپرستش بُت ہا نگوں افتادہ بودند۔ وقدرت ہائے یزداں را نسبت بہ بُتاں میدادند۔ چنانچہ فرود آوردن باران وبرون دادن بردبار را از آستین شاخہا وآفریدن بچہ ہارا در شکم وہر امر مرگ وزیست را منسوب بہ بُتہا می کردند۔ و ہر تنے از انہابت خود را یاور در ہنگام بلاہا یاور وساز گار وپاداش دہندہ کار گمان می برد۔ نادانان بجان ودل بسوئے بتان مے دویدند وروئے فریاد ونیاز باینہا مے آوردند۔ غرض ہمچنیں از

مستغیثا۔ وکذالك ترکوا ضوء النهار واتخذوا اللیل مقاما۔ وادلجوا کل فیه واحبّوا ظلاما۔ وکانوا یهتزون بها هزة من فاز بالمرام۔ اوکمن اکتنبه قنص فاخذه من غیر رمی السهام۔ وکانوا قد علق بقلبهم انهم یعطون کل مرادهم من الاصنام۔ وحسبوا ان الله منزه عن تلك الاهتمام۔ وزعموا انه اعطی لاٰلهتهم قوة وقدرة فی عالم الارواح والاجسام۔ وکساهم رداء الوهیّته

اور اُن ہی کے آگے فریاد کرتا تھا۔ اور اسی طرح انہوں نے روشنی کو چھوڑا رات کو اپنا قیام گاہ بنایا۔ اور اندھیرے سے پیار کرکے رات میں داخل ہوئے۔ اور بتوں کے ساتھ وہ لوگ ایسے خوش ہوتے تھے جیسا کہ کوئی ایک مراد پاکر خوش ہوتا ہے یا جیسا کہ وہ شخص خوش ہوتا ہے جس کے قابو میں آسانی سے جنگلی شکار چڑھ جاتا ہے اور بغیر تیر مارنے کے پکڑا جاتا ہے۔ اور اُنکے دل میں یہ ذہن نشین تھا کہ اُنکے بت تمام مرادیں انکی دے سکتے ہیں۔ اور وہ لوگ خیال کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ ان تکالیف سے کہ کسی کو مراد دیوے اور کسی کو پکڑلے پاک اور منزہ ہے اور اس نے یہ تمام قوتیں اور قدرتیں جو عالم ارواح اور اجسام کے متعلق ہیں اُن کے بتوں کو دے رکھی ہیں۔ اور عزت بخشی کے ساتھ الوہیت کی چادر

ساحت روز روشن بدون رفتند و در کنج تنگ و تار شب جا گرفتند۔ و بابتان آنچنان خرم و شاد می زیستند کہ شخصے کہ کام جانش در کنار آمد یا مانند کسے کہ نخچیرے آسان در چنبر او افتاد و بے انداختن تیرے بر او دست یافت یقین انہا بود کہ بت ہا توانائے ہر چہ تمامتر بر آوردن ہر گونہ کام دارند و خدا را از این چپقلش و داروگیر کہ کسے را کام روا کند و کسے را بگیرد برتر و بلند می پنداشتند۔ و گمان داشتند کہ خدا ہمہ قدرت و قوت کہ تعلق بعالم اجسام و ارواح دارد بت ہا را سپردہ واز راہ آبرو افزائی و بندہ پروری دیہیم و افسر الوہیت بر فرق آنہا نہادہ۔

بالاعزاز والاکرام - وھو مستریح	اُن کو پہنا دی ہے - اور خدا عرش پر آرام کر
علی عرشه و فارغ من ھذه	رہا ہے - اور ان بکھیڑوں سے الگ ہے اور
الھام - وھم یشفعون عبدتھم	اُن کے بُت اُن کی شفاعت کرتے اور
وینجون من الآلام - ویقربون	دردوں سے نجات دیتے ہیں - اور خدا کا قرب اُن
الی اللہ زلفی ویعطون مقصد	کے ذریعہ سے میسر آتا ہے اور سرگردان لوگوں کو
المستھام - وکانوا مع تلك العقائد	اُنکے مقاصد تک پہنچاتے ہیں - اور باوجود ان عقیدوں
یعملون السیئات وبھا یتفاخرون -	کے پھر بدکاریاں کرتے تھے اور اُنکے ساتھ فخر کرتے تھے
ویزنون ویسرقون - ویاکلون	اور زنا کرتے اور چوری کرتے اور یتیموں کا
اموال الیتٰمی من غیر الحق و	ناحق مال کھاتے اور ظلم کرتے - اور
یظلمون - ویسفکون الدماء و	خون کرتے اور لوگوں کو لوٹتے - اور
ینھبون - ویقتلون نفوسًا زکیة	بچوں کو قتل کرتے اور ذرا نہ ڈرتے - اور
ولا یخافون - وما کان جریمة الا فعلوھا	کوئی گناہ نہ تھا جو انہوں نے نہ کیا - اور
وما من الھة باطلة الا عبدوھا	کوئی جھوٹا معبود نہ تھا جس کی پوجا نہ کی -
اضاعوا اٰداب الانسانیة - و	انسانیت کے ادبوں کو ضائع کیا - اور

وخودش آرام و بیکار دست بر زنخ بالائے عرش قرار گرفتہ دامن بر ایں ہمہ دردسرہا برافشاندہ - بت ہا ہرچہ خواہند کنند شفیع می شوند واز ہر رنج والم رستگاری می بخشند نزدیک خدا می سازند و آشفتہ حالان نامراد را بر مراد می رسانند - وباایں معتقدات ہر نوع کار بدے کردند وناز بران داشتند - زنا می کردند - دزدی می کردند وبیداد می کردند وبناحق مال یتیمان می خوردند وخون ناحق می ریختند وراہ ہا می بریدند - وبچہ ہا را می کشتند وہیچ باک وہراس نداشتند - گناہی نہ کہ در کردن آں بر کمال نرسیدند - ومعبودی باطل نہ کہ آنرا نہ پرستیدند - آداب انسانی از دست دادہ

زایلوا طرق اخلاق الانسیة. وصاروا کالوحوش البریّة. حتّٰی اکلوا لحم الابناء والاخوان - و خضموا کل جیفة وشربوا الدماء کالالبان - وجاوزوا الحد فی المنکرات وانواع الشقا - و فعلوا ما شاءوا کاوابد الفلا - ولم یزل شعراءهم یلوکون اعراض النساء - وامراءهم یداومون علی الخمر والقمار والجفاء - وکانوا اذا بخلوا یتلفون حقوق الاخوان و الیتٰمی والضعفاء - واذا انفقوا ینفقون اموالهم فی البطر والاسراف و الریاء واستیفاء الاھواء - وکانوا

انسانی خلقوں سے دُور جا پڑے - اور وحشی جانوروں کی طرح ہو گئے - یہاں تک کہ بیٹوں اور بھائیوں کے گوشت کھائے - اور ہر ایک مُردار کو بتمامتر حرص کھایا - اور خون کو یوں پیا جیسا کہ دودھ پیا جاتا ہے اور بدکاریوں اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں میں حد سے گذر گئے - اور جنگلی حیوانوں کی طرح جو کچھ چاہا کیا - اور ہمیشہ اُن کے شاعر دریدہ دہنی سے عورتوں کی بے عزتی کرتے اور اُن کے امراء کا شغل قماربازی اور شراب اور بدی تھی - اور جب بخل کرتے تھے تو بھائیوں اور یتیموں اور غریبوں کا حق تلف کر دیتے تھے - اور جب مالوں کو خرچ کرتے تھے تو عیاشی اور فضول خرچی اور زناکاری اور نفسانی ہوا اور ہوس کے پورا کرنے میں خرچ کرتے اور نفس پرستی

واز اخلاق نیک براحل دُور افتادہ - سراپا چوں دد ودام گردید و گوشت برادران و پسران را گوارا و نوش جان دیدہ - ہر گونہ مردارے را بآز بسیار میخوردند - وخون را چوں شیر مے آشامیدند - در بدکاریہا وسیاہ کاریہا پا از پایان بروں کشیدہ بودند - وچوں دواں بیشہ ہرچہ خواستند کردند - وشاعران اینہا از ہرزہ سرائی ودریدہ دہنی در پوستین زناں می افتادند - وتوانگران ودارندگان بر قماربازی و مےخواری و بدی وتیرہ کاری سر فرود آوردہ بودند - اگر بخل ورزیدند تلف ساختن حقوق برادران ویتیمان ومُزدوران را باکی نگرفتند - وچوں بر صرف مال دست کشادند داد تن پروری وکامرانی واسراف وریاء دادند - یکجا ہا را

یقتلون اولادھم خوفا من الاملاق
والخصاصة - ویقتلون بناتهم
عاراً من ان یکون لهم ختن من
شرکاء القبیلة - وکذالک کانوا
یجمعون فی انفسهم اخلاقاً ردیّة -
وخصائل رذیلة مهلکة - حتّٰی کثر فیهم
حزب المقرفین الزنیمین - و عاهرات
متخذات اخدانا والزانین - والذین
کانوا یخالفون اٰثار مهیعهم
فکانوا یخافون عند نصحهم
علی عرضهم ونفسهم واهل
مربعهم - فالحاصل ان العرب
کان قوم لم یواجهوا فی مدة عمرهم
تلقاء الواعظین - وکانوا لایدرون ما

کو انتہا تک پہنچاتے تھے - اور وہ لوگ اپنی اولاد کو
مفلسی اور تنگ دستی کے خوف سے قتل کر دیا کرتے تھے -
اور بیٹیوں کو اس عار سے قتل کرتے تھے کہ تا شرکاء قبیلہ میں سے انکا
کوئی داماد نہ ہو - اور اسی طرح انہوں نے اپنے اندر
اخلاق ردیہ اور رذیل خصلتیں جمع کر رکھی تھیں -
یہاں تک کہ اُن میں ایک جماعت بد اصلوں اور
ولد الحراموں کی ہو گئی تھی - اور عورتیں زانیہ آشناؤں
سے تعلق رکھنے والیں اور مرد زانی پیدا ہو گئے تھے اور
جو لوگ اُن کی راہ کے مخالف ہوتے تھے وہ نصیحت
دینے کے وقت اپنی عزت اور جان اور گھر کی نسبت
خوف کرتے تھے غرض عرب کے لوگ ایک
ایسی قوم تھی جن کو کبھی واعظوں کے
وعظ سننے کا اتفاق نہ ہوا اور نہیں جانتے
تھے کہ پرہیزگاری اور پرہیزگاروں کی

از بیم گرسنگی و ناداری می کشتند - و دختران را از ننگ آں کہ نباید از دودمان کسے بداماد ی سر بلندی
بکنند بر خاک ہلاک می انداختند - و ہمچنیں روشہائے ناپسندیدہ و خوہائے نکوہیدہ در
خود گرد آوردہ بودند - تا اینکہ در آنہا گروہے بسیار از حرام زادہ ہائے بدنژاد و زنان ولی
نہاد کہ در نہان با آشنایان در مے آمیختند پدیدار گشتند - و آنانکہ خلاف راہ آن
بد سرشتان رفتارے کردند ہموارہ وقت اندرز دہند بر جان و مال و اہل و آبرو می لرزیدند -
خلاصہ عرب گروہے بودند کہ ہرگز اتفاق نیفتادہ بود پند اندرز گوئی را گوش بکنند و بکلی بے خبر

التقی وما خصال المتقین ۔ وما کان فیھم من کان صادقا فی الکلام غیر جائر عند فصل الخصام۔ فبینما ھم فی تلک الاحوال وانواع الضلال والفساد فی الاقوال والاعمال والافعال اذ بعث فیھم رسول من انفسھم فی بطن مکۃ ۔ وکانوا لایعلمون الرسالۃ والنبوۃ وما بلغھم رس من اخبارھا ما حدروا ھذہ الحقیقۃ۔ فابوا وعصوا وکانوا علی کفرھم وفسقھم مصرّین۔ وحمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل جفاءھم وصبر علی ایذاءھم ۔ ودفع السیئات بالحسنۃ ۔ والبغض بالمحبۃ۔ وواقاھم کالمحبّین۔

خصلتیں کیا چیز ہیں اور اُن میں کوئی ایسا نہ تھا کہ جو کلام میں صادق اور فیصلہ مقدمات میں متصف ہو ۔ پس اسی زمانہ میں جب کہ وہ لوگ ان حالات اور ان فسادوں میں مبتلا تھے اور اُن کا تمام قول اور فعل فساد سے بھرا ہُوا تھا خدا تعالیٰ نے مکہ میں سے اُن کیلئے رسول پیدا کیا۔ اور وہ نہیں جانتے تھے کہ رسالت اور نبوت کیا چیز ہے اور اس حقیقت کی کچھ بھی خبر نہ تھی ۔ پس انکار اور نافرمانی کی ۔ اور اپنے کفر اور فسق پر اصرار کیا ۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ہر ایک جفا کی برداشت کی ۔ اور ایذاء پر صبر کیا ۔ اور بدی کو نیکی کے ساتھ اور بغض کو محبت کے ساتھ ٹال دیا اور غمخواروں اور محبّوں کی طرح اُن کے

ازیں کہ پرہیزگاری و خوہائے پرہیزگاراں کدام چیزے می باشد ۔ درمیانۂ اُنہا کسے راست گفتار و در وقت برپا شدن قضیہ ہا نصفت کار و نیک کردار نبود۔ دراثنائے ایں حال کہ در بدگفتاری و بدکرداری و گجروی نوبت انہا بدینجا رسیدہ بود کہ پیغمبری از ایشاں در مکۂ مکرمہ ظہور فرمودہ و ایشاں قبل ازاں از رسالت و نبوت آگاہ و گاہے پی بکنہ آں نبردہ بودند۔ پس نتیجہ آں بود کہ گردن کشیدند و برکفر و بدکاری اصرار ورزیدند۔ و رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) ہر گونہ آزار را از اُنہا برداشت و ہرگز ناشکیبائی را بخود راہ نداد و بدی را با نیکی و دشمنی را با دوستی پاداشش میفرمود و چوں یاران غمگسار با انہا رفتاری نمود ۔

المواسین ۔ وطالما سلک فی سِکک مکّۃ کوحید طرید ۔ وتصدّی بقوۃ النبوۃ لکل عذاب شدید ۔ و کان یقبل علی اللّٰہ کل لیلۃ ۔ و یسئل اللّٰہ انفتاح عیونھم و نزول فضل ورحمۃ ۔ حتّٰی استجیب الدعوات ۔ وضاع مسکھا وتوالی النفحات ۔ و نزل امر مقلب القلوب ۔ واوتوا قوۃ من معطی الحب وزارع المحبوب ۔ فبدّلت الارض غیر الارض بحکم حضرۃ الکبریاء ۔ وجُذبت النفوس الی الداعی المبارک ۔ وسمع نداءہ قلوب السعداء ۔ وانضی الی مقتلہ کل رشید

پاس آیا اور ایک مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے اور ردّ شدہ انسان کی طرح مکّہ کی گلیوں میں پھرتے رہے اور قوۃِ نبوت سے ہر ایک عذاب کا مقابلہ کیا ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ رات کو اٹھ کر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے اور خدا تعالیٰ سے انکی بینائی اور فضل اور رحمت چاہتے ۔ یہاں تک کہ دُعائیں قبول کی گئیں ۔ اور اُن کی کستوری کی خوشبو پھیلی ۔ اور خوشبوئیں پے در پے پھیلنی شروع ہوئیں اور دِلوں کے بدلنے والے کا حکم نازل ہُوا اور اُس ذات سے اُن کو قوت عطا ہوئی جو محبت کو عطا کرتا اور دانوں کو اُگاتا ہے ۔ سو حکم الٰہی سے زمین بدلائی گئی ۔ اور آواز دینے والے بابرکت کی طرف دل کھینچے گئے ۔ اور ہر ایک رشید اپنے قتل گاہ کی طرف صدق اور وفا

وتا زمانی دراز در کوچہ ہائے مکّہ چوں شخصے بے یار و یاور و راندہ شدہ گردش می کرد و با تاب و توان نبوت ہر رنجے سخت را بر خود آسان میگرفت ۔ وشب را رو بخدا می آورد و از وی بزاری و گریہ میخواست کہ دیدۂ انہا را بکشاید و در فضل و رحمت بروئے انہا باز نماید تا آنکہ نیاز و گذارش پذیرفتہ شد و بوئے مشک آسایش دمیدن و بمغز جانہا پیاپی رسیدن گرفت ۔ و از طرف گردانندۂ دلہا فرمان نازل شد و بخشندۂ مہر و محبت و فشانندۂ دانہ ہا توانائی بادشاں بخشید ۔ پس باذن الٰہی انقلاب شگرفی پیدا و آں زمین بزمینے دیگر عوض شد ۔ دلہا بسوئے آوازدہندۂ فرخندہ پے کشیدہ شد ۔ وہمہ نیک نہادان فرخ نژاد از صدق و وفا بسوئے

من الصدق والوفاء - وجاهدوا باموالهم وانفسهم لابتغاء مرضات الله الرحمٰن۔ وقضوا نحبهم لله الرحمن - وذبحوا له ككبش القربان - وشهدوا باهراق دماءهم انهم قوم صادقون - وثبتوا باعمالهم انهم لله مخلصون - وكانوا فی زمن كفرهم اسارٰی فی سجن الظلام - فنوّروا بعد اجابة دعوة الاسلام - وبدّل الله سیئاتهم بالحسنات - وشرورهم بالخیرات۔ فبدل غبوقهم بصلٰوة اٰنٰوالليل والتضرّعات - وصبوحهم بصلٰوة الصبح والتسبیحات و

نکل آیا - اور انہوں نے مالوں اور جانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے کوششیں کیں اور اپنی جان فشانی کی نذروں کو پورا کیا۔ اور اس کیلئے یوں ذبح کئے گئے جیسا کہ قربانی کا بکرا ذبح کیا جاتا ہے۔ اور انہوں نے اپنے خونوں سے گواہی دیدی کہ وہ ایک سچی قوم ہے اور اپنے اعمال سے ثابت کردیا کہ وہ لوگ خدا کی راہ میں مخلص ہیں۔ اور زمانہ کفر میں وہ لوگ تاریکی کے زندان میں قید تھے۔ سو اسلام کے قبول کرنے نے اُن کو منوّر کردیا - اور اُن کی بدیوں کو نیکی کے ساتھ اور اُنکی شرارتوں کو بھلائی کے ساتھ بدل دیا - اور اُن کی شراب شب انگاہی کو رات کی نماز اور رات کے تضرعات کے ساتھ بدل ڈالا - اور اُن کی بامدادی شراب کو صبح کی نماز اور تسبیح اور

کشتن گاہ خویش بدویدند و برائے خوشنودیٔ یزداں ہرچہ از مال و جان در دست داشتند بکوشیدند - جان را در راہ خدا دادند - وچوں گوسپند قربان سر برکارد جفا نہادند - و از ریختن خون خود و باکردارہائے پسندیدہ گواہی بر صدق و سداد ادا ساختند و مہری بر وفا و وداد کردند - حال آنکہ در ہنگام کفر در زندان تاریکی گرفتار بودند - ولے پس از گرویدن باسلام بیک ناگاہ ہمہ نور گردیدند - خدائے رحیم بدی شاں را بہ نیکی و شر را بہ خیر بدل کرد - و مےشبانگاہی شاں بہ نمازشب و صبوح ایشاں را بہ نماز صبح و استغفار

الاستغفارات۔ وبذلوا اموالهم و انفسهم بسبل الرحمٰن بطيب الجنان ۔ عند ما ثبت لهم صدق الرسول بكمال الايقان۔ فاذا رأوا الحق فاتموا جهدهم فى استيراء زند الايمان۔ و بلوا انفسهم لاستشفاف فرند الاستيقان۔ فهذا هو الامر الذى شجّعهم وحدّ مداهم۔ ثم اشاد لهم ذكرٰهم۔ واحسن عقباهم۔ وهٰذا هو السمح الذى حبّب الى الخلائق خلائقهم۔ و ارٰى كنشو المسك المفتوت حقائقهم۔ وهٰذا هو سبب اجتراء جنانهم۔

استغفار کے ساتھ مبدل کر دیا۔ اور انہوں نے یقین کامل کے بعد اپنے مالوں اور جانوں کو خدا تعالیٰ کی راہوں میں بخوشی خاطر خرچ کیا اور جب انہوں نے حق کو دیکھ لیا۔ پس اپنی کوششوں کو ایمان کے چقماق میں سے آگ نکالنے میں کمال تک پہنچایا۔ اور اپنی جانوں کو اس لئے کہ تا یقین کی تلوار کے جوہر کو خوب غور اور تامل کے ساتھ دیکھیں آزمائش میں ڈالا۔ پس یہی وہ امر ہے جس نے انکو بہادر کر دیا اور اُنکی کاردوں کو تیز کیا پھر اُنکے ذکر کو بلند کیا۔ اور اُن کا انجام بخیر کیا اور یہ وہی جوانمردی ہے جس نے لوگوں کے دلوں میں اُن کی فطرت کو محبوب بنایا۔ اور اس کستوری کی خوشبو کی طرح جو پیسی جائے انکی باطنی حقیقتوں کو دکھلایا اور یہی سبب اُن کے دلوں کی دلیری اور

عوض فرمود ۔ وچوں حق را دیدند کوشش ہرچہ تمامتر بجا آوردند تا آتش از چقماق ایمان بیروں آرند ۔ و روان خود را در کورۂ بلاہا انداختند ۔ تا جوہر تیغ یقین را چنانچہ باید وشاید ملاحظہ نمایند ۔ ہمیں امرایست کہ اوشاں را دلیر و کارد شاں را تیز گردانید ۔ و یاد و نام شاں را بر اوج چرخ بریں رسانید ۔ و امر اوشاں را بحسن خاتمت کشانید ۔ واز ہمیں مردمی است کہ طبیعتہا شاں محبوب مردم شد وماند بوئے مشک سودہ حقیقتہا شاں را بر عالم منتشر فرمود ۔ جرأت دل وروانی زبان

وانصلات لسانهم - وقوة
ايمانهم - وعلو عرفانهم - و
لاجل ذالك احرقوا نفوسهم
محبّتا و ودادًا - حتّٰى عاد جمرها
رمادًا - واتقدوا بحبّ الله
اتقادًا - واعدّ والنفوس بسبله اعدادًا
وصارت المصائب عليهم كالبرد
والسلام - ونسوا تكاليف الحرّ
والضرام - ومن نظر فى انهم
كيف تركوا مراتعهم الاولٰى - وكيف جابوا
بيدا الاهواء ووصلوا المولٰى - وكيف
بُدّلوا وغُيّروا - وطُهروا ومُحّصوا - علم
باليقين انه ما كان الّا اثر القوة القدسية
المحمّدية - وبه اصطفاهم الله

زبان کی روانگی اور ایمان کی قوت اور بلندی
معرفت کا ہے - اور اسی لئے انہوں نے
اپنی جانوں کو محبّت میں جلایا - یہاں تک
کہ اُن کا کوئلہ راکھ کی طرح ہو گیا - اور
خدائے تعالیٰ کی محبت میں افروختہ ہو گیا
اور اُس کی راہوں کے لئے خوب تیاری کی
اور مصیبتیں اُن کے لئے سلامتی اور ٹھنڈک
ہو گئیں - اور گرمی اور آگ کی تیزی کو
انہوں نے بُھلا دیا - اور جو شخص اِس بات کو
غور کی نظر سے دیکھے کہ انہوں نے اپنی پہلی چراگاہوں
کو کیونکر چھوڑ دیا اور کیونکر وہ ہوا و ہوس کے جنگل کو
کاٹ کر اپنے مولیٰ کو جا ملے تو ایسا شخص یقین سے
جان لیگا کہ وہ تمام قوتِ قدسیہ محمّدیہ کا
اثر تھا - وہ رسول جس کو خدا نے برگزیدہ کیا

و بلندیٔ معرفت و قوة ایمان را موجب ہمیں است کہ جان خود را از آتش محبت سوختند
تا آنکہ زغالش خاکستر گردید - و بہ حبّ الٰہی برافروختند و در راہ خدا جان شان را بخوبی
ساز داوند - تا مصائب برایشان خنک و سلامت گردید - و زبانۂ آتش و گرمی اش را فراموش
ساختند - ہر کہ نگاہ کند کہ چگونہ اوشان چراگاہ ہائے مالوفۂ خود را ترک گفتند - و چہ بیابانہای
ہوا و آز را پے سپار کردہ بآقائے خود رسیدند - و چہ قسم تبدل و تغیر و پاکیزگی و طہارت در ایشان
راہ یافت - او بیقین بداند کہ ایں ہمہ از اثر قوتِ قدسیہ محمّدیہ بودہ است - آں رسول کہ خدا اورا برگزید

واقبل علیهم بالتفضلات الازلیة۔
وان الصحابة اُخذوا بهذا الاثر
من تحت الثری ورُفعوا الیٰ
سماك السماء۔ ونُقلوا درجة بعد
درجة الی مقام الاجتباء والاصطفاء۔
وقد وجدهم النبی کعجاوات
لایعلمون شیئًا من تهذیب
وتقاة۔ ولا یفرقون بین صلاح
وهنات۔ فعلمهم اوّلًا
اٰداب الانسانیة بالاستیفاء۔ مک
وفصّل لهم طرق التمدن والثواء۔
والطهارة والاستنان والسواك
والخلالة بعد الضحاء والعشاء۔
والاستنثار عند البول والاستبراء

اور عنایاتِ ازلیہ کے ساتھ اُسکی طرف توجہ کی
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کو سوچ کہ
صحابہ زمین کے نیچے سے لئے گئے اور آسمان کی بلندی
تک پہنچائے گئے اور درجہ بدرجہ برگزیدگی کے
مقام تک منتقل کئے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اُنکو چارپایوں کی مانند پایا کہ وہ توحید اور پرہیزگاری
میں سے کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اور نیکی
بدی میں تمیز نہیں کر سکتے تھے۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو انسانیت کے
آداب سکھلائے۔ اور تمدن اور بود و باش
کی راہوں پر مفصل مطلع کیا۔ اور اُن کے
لئے پاکیزگی کے طریقوں اور دانتوں کو صاف کرنا اور مسواک
کرنا اور خلال بعد طعام چاشت و طعام شب کرنا
اور بول کر کے جلدی سے نہ اٹھنا بلکہ بقیہ قطرات

باران رحمت و فضل بے اندازہ بر سرش بارید۔ اثر آں قوت قدسیہ را بدقت نظر ببیں کہ صحابہ را
از زیر طبقات زمین بکشید و بر اوج فلک رسانید۔ بآخر تدریجاً خلعت برگزیدگی بر اوشاں پوشانید۔ آں نبی کریم
اوشاں را چوں مواشی دید کہ از راہ توحید و پرہیزگاری ہیچ آگاہی نداشتند۔ و نیک را از بد نمی شناختند
لہٰذا اوّلاً بایشاں آداب انسانیت چنانچہ شاید بیاموخت و طریق تمدن و معاشرت مفصلاً
تعلیم فرمود از قبیل طہارت و پاک کردن دندان و مسواک کردن و بعد طعام چاشت و شب
خلال کردن۔ و پس از بول زود بر پا نشدن بل بگذاشتن تا بقیہ قطرہ ہا بچوشند و با صفائی ہرچہ

عند الاستنجاء۔ وقوانين المحاشرة والمدنيّة و الاكل والشرب و الكسوة والمداوات والاحتماء۔ واصول رعاية الصحة والاتقاء من اسباب الوباء۔ وهداهم الى الاعتدال فى جميع الاحوال والانحاء ثم اذا مرنوا عليها فنقلهم من التطهيرات الجسمانية - الى التحلّى بالاخلاق الفاضلة الروحانية۔ والخصال المرضية المحمودة الايمانية ثم اذا رأى انهم رسخوا فى محاسن الخصال۔ وكانت لهم ملكة فى اصدار الاخلاق المرضية على وجه الكمال۔ فدعاهم الى سرادق القرب والوصال۔	کو نکالنا تا کپڑا ناپاک نہ ہو۔ اور تمامتر صفائی سے استنجاء کرنا اور معاشرت اور تمدن اور کھانے پینے اور لباس اور علاج اور پرہیز اور اصول رعایت صحت اور اسباب وبا سے پرہیز کے قوانین ظاہر فرمائے۔ اور تمام صورتوں میں اعتدال کی وصیت فرمائی۔ پھر جب جسمانی آداب سے خو پذیر ہو گئے تو جسمانی پاکیوں سے منتقل کرکے اخلاق فاضلہ روحانیہ اور خصال ایمانیہ کی طرف کھینچا تا ان کے ذریعہ سے روحانی پاکیزگی حاصل ہو۔ پھر جب دیکھا کہ وہ لوگ نیک خصلتوں میں پختہ ہو گئے اور اچھے خلقوں کے صادر کرنے کا اُن کو ملکہ ہو گیا پس اُن کو قرب اور وصال کے سرادق کی طرف بُلایا

تمام تر استنجا کردن - خلاصہ ہمہ قوانین معاشرت و تمدن را مثل خوردن و نوشیدن و چارہ و پرہیز و اصول حفظ صحت و اسباب صیانت از وباہا تشریح و تفصیل فرمود - و در ہمہ چیزہا امر بہ میانہ روی کرد - وچوں دید که اوشاں مشق رعایت آداب جسمانی بہم رسانیدند باز اوشاں را بسوئے اخلاق فاضلہ و خصال ایمانیہ رہبری کرد - وچوں دید کہ اوشاں را در خصال نیک گامے استوار و سوائے تمام دست بداد باز اوشاں را بسوئے سراپردہ ہائے قرب و وصال بخواند مٹ

وعلّمهم المعارف الالٰهيّة - و وقم اعنّتهم الى حضرة العزّة والجلال - ليترعوا من حدائق القرب لحاع الحبّ ويكون لهم عند الله زلفيٰ وصدق الحال -

اور معارفِ الٰہیہ اُن کو سکھلائے - اور حضرت عزّت اور جلال کی طرف اُن کی باگیں پھیریں - تا وہ قرب کے سبزہ گاہوں سے محبت کا سبزہ چگیں - اور خدائے تعالیٰ کے نزدیک اُنکو مقام قرب اور صدق حال میسر آوے -

فالغرض ان تعليم كتاب الله الاحكم ورسول الله صلى الله عليه وسلّم - كان منقسمًا على ثلٰثة اقسام الاوّل ان يجعل الوحوش اناسًا ويعلّمهم اٰداب الانسانية ويهب لهم مدارك وحواسًا - والثانى ان يجعلهم بعد الانسانية اكمل الناس فى محاسن الاخلاق - والثالث ان يرفعهم من مقام الاخلاق الى ذرىٰ مرتبة حبّ الخلّاق -

پس خلاصہ یہ ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت تین قسم پر منقسم تھی - پہلی یہ کہ وحشیوں کو انسان بنایا جائے - اور انسانی آداب اور حواس اُن کو عطا کئے جائیں - اور دوسری یہ کہ انسانیت سے ترقی دے کر اخلاق کاملہ کے درجے تک اُن کو پہنچایا جائے اور تیسری یہ کہ اخلاق کے مقام سے اُن کو اُٹھا کر محبت الٰہی کے مرتبہ تک پہنچایا جائے

ومعارف الٰہیہ بدیشان بیاموخت وزمام شان را بہ حضرت عزّت وجلال کشید - تا اوشان از مرغزارہائے قرب سبزۂ محبت را بچرند ودر نزدیکی خدا مقام قرب وصدق حال شان میسر آمد -

خلاصہ تعلیم قرآن حکیم و ہدایت رسول کریم سہ نوع بودہ است - اولاً آنکہ وحوش وانعام را انسان بسازد - وجمیع آداب انسانیت بیاموزد - وحواس کاملہ آدمیت عطا بفرماید - ثانیاً آنکہ بعد انسانیت اوشان را از روئے محاسن اخلاق کامل ترین مردم نماید - وثالثاً آنکہ از مقام اخلاق برگرفتہ تا کنگرۂ حبّ خلّاق برساند - و

و یوصل الی منزل القرب و الرضاء والمعیة والفناء والذوبان والمحویة اعنی الی مقام ینعدم فیه اثر الوجود والاختیار ویبقی الله وحدهٗ کما هو یبقی بعد فناء هذا العالم بذاته القهار۔ فهذه آخر المقامات للسالکین والسالکات۔ والیه تنتهی مطایا الریاضات۔ وفیه یختتم سلوك الولایات۔ و هو المراد من الاستقامة۔ فی دعاء سورة الفاتحة۔ وکلما یتضرم من اهواء النفس الامّارة۔ فتذوب فی هذا المقام بحکم الله ذی الجبروت والعزة فتفتح البلدة کلها

اور یہ کہ قرب اور رضاء اور معیّت اور فنا اور محوّیت کے مقام اُن کو عطا ہوں۔ یعنی وہ مقام جس میں وجود اور اختیار کا نشان باقی نہیں رہتا اور خدا اکیلا باقی رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ اس عالم کے فنا کے بعد اپنی ذات قہار کے ساتھ باقی رہیگا۔ پس یہ سالکوں کیلئے کیا مرد اور کیا عورت آخری مقام ہے۔ اور ریاضتوں کے تمام مرکب اسی پر جا کر ٹھیر جاتے ہیں۔ اور اسی میں اولیاء کے ولایتوں کے سلوک ختم ہوتے ہیں اور وہ استقامت جس کا ذکر سورۃ فاتحہ کی دُعا میں ہے اس سے مراد یہی مرتبہ سلوک ہے اور نفس امّارہ کی جسقدر ہوا و ہوس بھڑکتی ہے وہ اسی مقام میں خدائے ذوالجبروت والعزت کے حکم سے گداز ہوتی ہے۔ پس تمام شہر

در منزل قرب و رضا و معیت و فنا و گدازش و محویت بار بخشد۔ و آں مقامے است کہ آنجا از وجود و اختیار نامے نماند و آں خدائے یگانہ باقی می باشد ہمچناں کہ او بعد از فنائے ایں عالم باذات برتر خویش باقی باشد۔ ایں مقام برائے سالکان از مرد و زن مقام آخرین است و مرکبہائے ریاضات ہمیں جا بآخر رسد۔ و سلوک ولایت جملہ اولیاء تا بدینجا منتہی شود۔ و ہمین است غرض از استقامتے کہ در سورۂ فاتحہ مذکور و مطلوب است۔ و ہرچہ از آتش ہوائے نفس امارہ سر بالا کشد ہمیں جا بحکم خدائے بزرگ و برتر گشتہ و برباد فنا رود۔ پس شہر بکلی مفتوح شود

ولا تبقى الضوضاة لعامة الاهواء۔ ويقال لمن الملك اليوم لله ذى المجد والكبرياء۔ واما مرتبة الاخلاق الفاضلة۔ والخصال الحسنة المحمودة۔ فلا امن فيها من الاعداء عند الغفلة۔ فان لاهل الاخلاق تبقىٰ حصون يتعذر عليهم فتحها۔ ويخاف عليهم صول الامّارة اذا ضرم لتحها۔ ولا تصفوا ايام اهلها من النقع الثائر۔ ولا يومنون من السهم العائر۔

فالحاصل ان هٰذه تعاليم الفرقان۔ وبها استدارت دائرة تكميل نوع الانسان۔

فتح ہو جاتا ہے اور ہوا و ہوس کے عوام کا شور باقی نہیں رہتا۔ اور کہا جاتا ہے کہ آج کس کا ملک ہے اور یہ جواب ہوتا ہے کہ خدائے ذوالمجد والکبریا کا۔ مگر جو مرتبہ اخلاق فاضلہ اور نیک خصلتوں کا ہے اس میں غفلت کے وقت دشمنوں سے امن نہیں ہے۔ کیونکہ جن لوگوں کا سلوک اخلاق تک ہی محدود ہوتا ہے ان کیلئے ابھی ایسے قلعے باقی ہوتے ہیں جن کا فتح کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اور انکی نسبت یہ اندیشہ دامنگیر رہتا ہے کہ نفس امارہ اپنی بھوک کے بھڑکنے کے وقت حملہ نہ کرے اور جو شخص صرف اخلاق تک ہی اپنا کمال رکھتا ہے اسکی زندگی کے دن گرد و غبار سے پاک نہیں رہ سکتے اور ایسے لوگ ہوائی تیروں سے امن میں نہیں رہ سکتے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ جو ہم نے بیان کیا ہے یہ قرآن شریف کی تعلیمیں ہیں۔ اور انہی تعلیموں کے ساتھ انسان کی تکمیل علمی اور عملی کا دائرہ اپنے کمال کو پہنچایا۔

وعوام ہوا و ہوس را سر فتنہ و شورش کوفتہ گردد۔ و آں وقت گفتہ شود کہ امروز ملک کراست جواب باشد خدائے بزرگ و یگانہ بے ہمتا راست۔ اما آنچہ مرتبۂ اخلاق فاضلہ و خوہائے نیک می باشد۔ در اں مرتبہ در ہنگام غفلت ایمنی از دشمنان نتواند بود۔ چہ اہل اخلاق را ہنوز قلعہاست کہ فتح آں بر ایشاں خیلے دشوار است و اندیشہ بسیار است کہ نفس امارہ در وقت اشتعال بر ایشاں بتازد۔ بحقیقت ہر کہ تا بمنزل اخلاق رخت بیانداز د نمی شود۔ روزگار حیاتش از گرد و غبار پاک باشد و ہرگز نمی شود ہمچوں کساں از تیر ہوائی ایمن و مطمئن گردند۔

خلاصہ ایں تعلیم فرقان است و ہمیں است آنچہ دائرۂ تکمیل علمی و عملی انسان را بکمال رساند۔

و انها لمعارف ما كفلها كتاب
من الكتب السابقة - وما
احتوتها صحيفة من الصحف
المتقدمة - فهذا اعجاز بيّنا
من حيث الصورة العلمية و
والعملية ومعجزة الفرقان الكريم لكافة
البرية - ولقد انقضت وانعدمت
خوارق النبيين الذين كانوا
في الامنة السابقة - وبقي هٰذا الى يوم
القيامة - واما ما قلنا ان القرآن معجزة
علمية وعملية - فليس هٰذا الحكايا واهية -
بل عليه عندنا ادلة قاطعة -
وبراهين شافية مسكّنة - فاعلم
ان اعجازه العلمي ثابت كالبديهيات

اور یہ تعلیمیں ایسے معارف ہیں کہ پہلی کتابوں
میں سے کوئی کتاب بھی اُن کی متکفل نہیں ہوئی
اور نہ کبھی پہلے صحیفوں میں سے کوئی صحیفہ ان پر مشتمل ہوا
ہے - پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ علمی
اور عملی معجزہ ہے - اور قرآن کریم کا تمام
مخلوق کے لئے یہ ایک اعجاز ہے -
اور پہلے نبیوں کے معجزے منقضی اور معدوم
ہوگئے مگر یہ قرآنی معجزہ قیامت تک
باقی رہے گا - اور یہ جو ہم نے کہا کہ
قرآن علمی اور عملی معجزہ ہے - سو یہ
ایک بے ہودہ اور بے اصل بات نہیں ہے
بلکہ ہمارے پاس اس پر دلائل قاطعہ اور
براہین شافیہ اور تسکین بخش ہیں - پس تو جان
کہ قرآن شریف کا علمی معجزہ بدیہیات کی طرح ثابت

و این آن معارف است کہ ہیچ کتابے و صحیفہ پیشین مشتمل برآں و متکفل آں نبودہ است
فی الحقیقۃ این معجزہ نبی ماست (صلی اللہ علیہ وسلم) از حیثیت علمی و عملی و اعجاز قرآن کریم است
برائے ہمہ آفرینش - معجزات انبیائے پیشین بکلی از میاں رفتہ ولے این معجزہ قرآن تا بداماں قیامت
از یاد و از جہان نرود - آنچہ قرآن را معجزہ علمی و عملی گفتیم این نہ از
راہ لاف گزاف است بلکہ ما برایں عالم دلائل قاطعہ و براہین شافیہ
تسکین بخش در دست داریم - نیکو بدانید کہ معجزہ علمی قرآن از آشکار ترین امور است.

ص وليس عليه غبار من الشبهات
لانه كلام جامع وتعليم كامل
احاط جميع ضروريات الانسان
وسبيل الرحمٰن - وما غادر
شيئًا من دلائل الحق وابطال
الباطل ودقائق العرفان -
مع بلاغة رايعة وعبارات
ص مستعذبة وحسن البيان۔
وهٰذا امر ليس فی قدرة
الانسان - واما قولنا
انها معجزة عملية
فهی كشعبتها الاولٰی
واقعة بديهية - و
لا يسع فيها انكار و

اور اس پر کسی قسم کے شبہات کے غبار نہیں کیونکہ وہ ایک ایسا کلام ہے جو ضروری تعلیموں اور ضروری وصایا اور معارف اور دلائل کو اپنے اندر جمع رکھتا ہے - اور وہ ایک ایسی تعلیم کامل ہے جو تمام انسانی ضرورتوں کو جو خداتعالیٰ تک پہنچنے کیلئے پیش آتی ہیں پوری کرتی ہے اور جو حق کے ثبوت میں دلائل پیش کرنا چاہیے یا جس طرح باطل کا ردّ لکھنا چاہیئے اور یا جس طور اور انداز سے معرفت کی باریک باتیں بیان کرنی چاہیے ان میں سے ایک بات کو بھی اس نے نہیں چھوڑا - اور اس سے زائد یہ امر ہے کہ ان تمام تعلیموں اور احکام اور حدود کو نہایت فصیح اور بلیغ اور شیریں اور دلپسندیدہ پیرایہ میں بیان فرمایا - اور یہ ایک ایسا امر ہے جو انسان کی قدرت سے بالاتر ہے - اور ہمارا یہ قول کہ قرآن جیسا کہ علمی معجزہ ہے ایسا ہی وہ عملی معجزہ بھی، سو یہ امر بھی اُس کی پہلی شاخ کی طرح ایک بدیہی واقعہ ہے اور انکار

کہ دامان وے از غبار شبہت پاک است - زیرا کہ قرآن کلامے است کہ جمیع تعلیم ہائے ضروری و وصیتہائے ضروری و معارفہائے لابدی را کہ در راہ وصول بہ خدا چارہ ازاں نہ جامع می باشد - و از قبیلِ دلائل حق و دقائق عرفان و ابطال باطل چیزے فروگذاشت نفرمودہ - و بعلاوۂ آں آں دلائل و براہین را با عبارات بلیغہ فصیحہ طرز شیریں و دلکش و پسندیدہ در معرض بیان آوردہ و ایں امر البتہ خارج از احاطۂ قدرت بشری است - واما آنچہ گفتیم قرآن معجزۂ عملی است ایں ہم واضح و روشن و انکار را دراں مدخل نیست

خصومة - فان تعاليم القرآن
قد حيّرت العقلاء بتاثيراتها
العجيبة - وتبديلاتها الغريبة -
وتنويراته التي هي خارقة للعادة
ومزيلة للملكات الردية الراسخة
وقد تسورت اسوار الطبايع
الشديدة الزايغة - ودخلت
بيوت القلوب القاسية كالصخرة
ووصلت الى الذين كانوا يسكنون
وراء الخنادق العميقة الممتنعة
من القرائح السفلية الرذيلة -
والان الله بها الشديد - وادنى البعيد -
واخرج الصدور من القبض الى الانشراح و
ومن الضيق الى السعة - ورفع الحجاب و

اور خصومت کی گنجائش نہیں - کیونکہ قرآنی تعلیموں
نے اپنی تاثیرات عجیبہ اور تبدیلات غریبہ
اور ان روشنیوں کو دلوں پر ڈالنے سے جو
خارق عادت ہیں - اور ردّی اور مستحکم ملکوں کے
دُور کرنے سے عقلمندوں کو حیران کر دیا ہے اور
ٹیڑھی اور سخت طبیعتوں کے دیوار کے اوپر سے کود آئے
اور جو سخت دلوں کے گھر تھے اُن کے اندر
داخل ہو گیا ہے - اور ان لوگوں تک پہنچا ہے جو
بباعث سفلی طبیعتوں کے عمیق اور نا قابل گذر
خندقوں کے پرے رہتے تھے - اور خدا نے
اس کے ساتھ سخت کو نرم اور دُور کو
نزدیک کر دیا اور سینوں کو قبض سے انشراح
کی طرف اور تنگی سے فراخی کی طرف
پھیر دیا - اور حجاب کو دُور کیا - اور

چہ خردمندان از مشاہدۂ تاثیرات عجیبۂ تعلیم قرآن و تبدیلہائے غریبہ و نور افزائی
و دیدہ کشائی ہائے فوق العادۂ آں کہ عادت ہائے استوار را از بیخ برکندید خیلے در
شگفت فرو ماندہ اند و حیران اند کہ چہ طور تعلیم وے از بالائے دیوار طبائع سخت
و کژ برآمدہ در اندرون خانہ ہائے دلہائے سخت چوں سنگ در آمد - و تا بآں مردم ہم مش
برسید کہ بسبب طبیعتہائے پست و دون آنسوئے خندقہائے ژرف و ناقابل گزشتن مسکن داشتند -
و خدا بآں سخت را نرم و دور را نزدیک گردانید و سینہ ہا را از تنگی بفراخی کشید و حجاب را دور

اری الحق والصواب حتی اوصل
المومنین الی الالہامات الصریحۃ۔
والکشوف الصادقۃ الصحیحۃ۔
وذرع حب الکرامات المستمرۃ الدائمۃ فی
قاع صدور الامۃ۔ فلاجل ذالک
لا نفرّ عند طلب کرامۃ الی زمن
مضیٰ۔ بل نرسوا علیٰ مقامنا و
نری المنکر ما حضر غضًّا طریًّا
من آی المولیٰ۔ ولیس فی ایدی
عدانا الّا القصص الاولیٰ۔ ولا یثبت
دین بقصص۔ بل بانوار
لا تنقطع ولا تبلی۔ ثم
اعلم ان ھٰذہ معجزۃ
عظمت شعبتاہ۔ و

حق کو دکھلا دیا۔ یہاں تک کہ مومنوں کو
الہامات صریحہ اور مکاشفات صادقہ اور
صحیحہ تک پہنچا دیا۔ اور دائمی کرامتوں
کا دانہ اُن کے سینوں کی ہموار زمین
میں بو دیا۔ اسی وجہ سے ہم لوگ کرامتوں
کے طلب کے وقت پہلے زمانہ کی طرف نہیں
بھاگتے بلکہ ہم اپنے مقام پر استوار رہتے ہیں
اور منکر کو خدا کے تازہ بتازہ نشان دکھلاتے
ہیں۔ اور ہمارے مخالفوں کے ہاتھ میں بجز
قصوں کے اور کچھ نہیں اور صرف قصوں کے ساتھ کبھی
کوئی دین ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ اُن نوروں سے ثابت
ہوتا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتے اور نہ کبھی پرانے ہوتے ہیں
بعد اس کے جان کہ یہ وہ معجزہ ہے جس
کی دونوں شاخیں عظیم الشان ہیں اور

وحق را عیاں نمود تا اینکہ مومناں را بالہامات صریحہ ومکاشفات صادقہ صحیحہ رسانید۔ ودانۂ کراماتہائے مستمرہ
درزمین خوب سینۂ انہا نشانید۔ ازینجا است کہ ما اہالئے اسلام در وقت طلب کرامات وخوارق ہیچ
احتیاج نداریم گریز بزمانۂ پیشین نمائیم بل برجائے خود چوں کوہ استوار می باشیم و در پیش دیدۂ منکراں
نشانہائے تازہ جلوہ میدہیم ولے مخالفان ما غیر از افسانہ ہائے باستانیان در دست نداشتہ اند وہرگز نمی شود ہیچ دینے
بدستیاریٔ افسانہ ہائے از کار رفتہ برکرسیٔ درستی وراستی بنشیند۔ بل سرمایہ اثبات آں نورہائے است
کہ ہرگز انقطاع نیابند۔ وزنہار کہنہ نشوند۔ باز بداں کہ ایں معجزہ ایست کہ ہر دو شاخ آں بزرگ

ضاعت ریاه - و قد جمعت
لتصدیقها طوائف الانام۔
کما یجمعون لحجّة الاسلام۔ و انا
نری ان احدًا من اجلّ الحکماء۔
ان توجه الی تقویم اود سفیه من
السفهاء۔ او الی انابة فاسق اسیر
فی الفسق والفحشاء۔ فیشق علیه
قلع عاداته۔ ولا یمکن له تبدیل
خیالاته - فما شان رجل اصلح
فی زمان یسیر الوفًا من العباد۔
و نقلهم الی الصلاح من الفساد۔
حتی انحل ترکیب الکفر واجتمع
شمل الصدق والسداد۔ و
تلألأت فی نفوسهم انوار

جس کی خوشبو پھیل رہی ہے ۔ اور اس کی
تصدیق پر طوائف مخلوقات جمع ہیں ۔ جیسا
کہ حج خانہ کعبہ پر جمع ہوتے ہیں ۔ اور ہم دیکھتے ہیں
کہ اگر کوئی شخص جلیل الشان حکیموں میں سے اس بات کی طرف
توجہ کرے ۔ کہ کسی سفیہ نادان کی طبیعت کی کجی
کو دور کردے یا کسی فاسق بدکاری کے عادی کو
اس کی اس بدخصلت سے چھڑا دے پس ایسا کرنا اس
حکیم پر مشکل ہو جائیگا ۔ اور اس فاسق کے خیالات کو بدلا
دینا اس کیلئے غیر ممکن ہوگا ۔ اب دیکھو کہ اس مرد کی کیسی
بلند شان ہے جس نے تھوڑے سے عرصہ میں ہزاروں انسانوں
کی اصلاح کی اور فساد سے صلاحیت کی طرف ان کو
منتقل کیا یہاں تک کہ ان کا کفر پاش پاش ہو
گیا اور صدق اور راستی کے تمام اجزاء ہیئت اجتماعی
انکے وجود میں جمع ہوگئے ۔ اور ان کے دلوں میں پرہیزگاری

دبوئے خوشش بعالم رسیده و بر تصدیق وے گروه ہائے مردم جمع آمده اند چنانکہ
برائے حج بیت اللہ گرد می آیند - می بینیم اگر کسے از دانایان بزرگ بخواہد کجی نادانے
را درست بکند یا بدکارے بہ بدکاری خو کرده را بخواہد ازاں خوئے بد رستگاری بخشد
البتہ بر اوگراں و دشوار آید - پس چہ شان بزرگ آں مرد است کہ در اندک زمانے
ہزاراں تن را از ناراستی براستی و از بدی بہ نیکی بکشید تا آنکہ کفر شاں از ہم
بپاشید - و راستی و درستی در نہاد اوشاں فراہم آمد - و در روان شان روشنی ہائے

التقی - ولمعت فی اساریرھم سرائر حب المولیٰ - و علت ھممھم للخدمات الدینیۃ۔ فشرّقوا و غرّبوا للدعوۃ الاسلامیۃ - وایمنوا واشأموا لاشاعۃ الملۃ المحمدیۃ - وانارت عقولھم فی العلوم الالھیۃ ودقت احلامھم لفھم الاسرار الربانیۃ - وحُبّب علیھم الصالحات وکرّہ المعاصی والسیئات- وانزلوا فی خیام الرشد والسعادۃ - بعد ماکانوا یعکفون علی الاصنام للعبادۃ - وما الوا فی جھدھم وما ترکوا جدھم

کے نور چمک اُٹھے - اور اُن کے پیشانی کے نقشوں میں محبت مولیٰ کے بھید ایک چمکیلی صورت میں نمودار ہو گئے - اور اُن کی ہمتیں دینی خدمات کیلئے بلند ہو گئیں اور وہ دعوت اسلام کے لئے ممالک شرقیہ اور غربیہ تک پہنچے اور ملّتِ محمدیہ کی اشاعت کیلئے بلاد جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف انہوں نے سفر کیا اور اُن کی عقلیں علوم الٰہیہ میں منور ہوئیں اور اُن کے قوائے فکریہ اسرار ربّانیہ کے سمجھنے کیلئے باریک ہو گئیں - اور نیک باتیں بالطبع انکو پیاری لگنے لگیں - اور بدباتوں اور گناہوں سے بالطبع انکو نفرت پیدا ہوئی - اور رشد اور سعادت کے خیموں میں وہ اتارے گئے بعد اس کے جو بتوں پر پرستش کیلئے سرنگوں تھے - اور انہوں نے اپنی کوششوں اور تگ و دو میں کوئی دقیقہ اسلام کے لئے

پرہیزگاری درخشید - و از نقشہائے پیشانی شاں را ز محبت مولیٰ بخوبی آشکار گردید وہمت شاں برائے خدمت دین بلند شد - پس جہت دعوت اسلام شرق و غرب و جنوب و شمال ہمہ اطراف را پے سپار کردند - عقل شاں در فہم علوم الٰہیہ روشن گردید - و قوت فکری در شناخت راز خدائی باریک شد - نیکیہا بایشاں دوست داشتند و بدی ہا در نزد شاں زشت و بدداشتہ شد - و در خیمہ ہائے رشد و سعادت فرود کش کردہ شدند بعد از آنکہ بر پرستش بتاں سرنگوں افتادہ بودند - و برائے اسلام دقیقہ

للاسلام - حتی بلغوا دین الله الیٰ فارس والصین والروم و الشام - ووصلوا الیٰ کلما بسط الکفر جناحه - ووافوا کلما شهر الشرك سلاحه - وما ردّوا وجوههم عن مراجهة الردیٰ - وما تأخّروا شبرًا و ان قطعوا بالمدیٰ - وکانوا عند الحرب لمواضعهم ملازمون - والی الموت لله حافدون - انهم قوم ما تخلفوا فی مواطن المبارات - وبدروا ضاربین فی الارض الیٰ منتهی العمارات - وقد عُجم عود فراستهم - وبُلی عصا سیاستهم - فوجدوا فی

اٹھا نہ رکھا - یہاں تک کہ دین کو فارس اور چین اور روم اور شام تک پہنچا دیا اور جہاں جہاں کفر نے اپنا بازو پھیلا رکھا تھا اور شرک نے اپنی تلوار کھینچ رکھی تھی وہیں پہنچے - انہوں نے موت کے سامنے سے مُنہ نہ پھیرا - اور ایک بالشت بھی پیچھے نہ ہٹے اگرچہ کاردوں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے وہ لوگ جنگ کے وقتوں میں اپنی قدم گاہوں پر استوار اور قائم رہتے تھے اور خدا کیلئے موت کی طرف دوڑتے تھے - وہ ایک قوم ہے جنہوں نے کبھی جنگ کے میدانوں سے تخلّف نہ کیا اور زمین کی انتہائی آبادی تک زمین پر قدم مارتے ہوئے پہنچے - اُنکی عقلیں آزمائی گئیں - اور ملک داری کی لیاقتیں جانچی گئیں - سو وہ ہر ایک امر میں

از کوششہائے خود فرونگذاشتند تا آنکہ اسلام را در بلاد فارس و چین و روم و شام برسانیدند - و ہر جا کفر پر و بال گسترده و شرک تیغ آہیختہ بود برسیدند - در برابری مرگ ابدًا پشت بر نگردانیدند - و یک بالشت ہم پس نگرویدند - اگرچہ بہ کاردہا پارہ پارہ شدند - در ہنگام جنگ بر پاہا استوار می بودند - و خدا را بسوئے مرگ میدویدند - مردمانیکہ ہرگز در میدانِ جنگ پشت ندادند - و تا بہ پایان آبادانیٔ زمین در راہ خدا پائے خاکی کردند - خرد و بینش شاں در کورۂ امتحان انداختہ و دانش سیاست ملکی شاں آزمودہ شد - ولے از ہر باب

م۹ کل امر فائقین - و فی العلم و العمل سابقین - وان ھذا الا معجزة خاتم النبیین - وانه علی حقیقة الاسلام لدلیل مبین -
م۹ وان کنتم فی شك فاروني کمثلھم احدا من اصحاب موسیٰ او من انصار عیسیٰ او من صحبة رسل اٰخرین - وقد جاءتکم انباءھم وسمعتم ما قال فیھم انبیاءھم - وما ارجفت السنھم وما کانوا کاذبین - فانھم نطقوا بانطاق الروح وما تکلموا کالمغضبین -

فائق نکلے - اور علم و عمل میں سبقت کرنے والے ثابت ہوئے - اور یہ معجزہ ہمارے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے - اور حقیقتِ اسلام پر ایک صریح دلیل ہے - اور اگر تمہیں شک ہے تو مجھے ان کی مانند حضرت موسیٰؑ کے اصحاب میں سے یا حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں میں سے یا کسی اور نبی کے صحابہ میں سے ایک انسان بھی دکھلاؤ اور اُنکی خبریں تم سُن چکے ہو اور جو کچھ اُن کے بارے میں نبیوں نے کہا تمہیں معلوم ہے - اور اُن نبیوں کی زبانوں پر خلاف واقعہ باتیں جاری نہیں ہوسکتی تھیں اور نہ وہ جھوٹے تھے - کیونکہ وہ رُوح القدس کے بلانے سے بولتے تھے اور غضبناک انسانوں کی طرح اُن کا کلام نہ تھا -

برتر برآمدند - ودر گفتار و کردار از ہمگناں گام فراپیش نہادند - بحقیقت این معجزۂ نبیٔ ما (صلی اللہ علیہ وسلم) و دلیل روشن بر حقیقت اسلام است - واگر باور ندارید مثل ایشاں از اصحاب موسیٰ یا حواریان عیسیٰ یا از پیروان انبیائے دیگر یک تنے را بمن باز نمائید - خبر اوشاں بشما رسیده وآنچہ انبیائے شاں دربارۂ شاں فرموده ازاں آگاه استید وآں انبیاء دروغ و خلاف واقعہ بیان نہ فرموده اند - زیراکہ اوشاں باشارۂ رُوح القدس زبان می جنبانیدند - وچوں خشمگینان سخن نے گفتند -

ومن دلائل نبوته صلی الله علیه وسلم انه جاء فی وقت الضرورة وما رحل من هذه الدنیا الّا بعد تکمیل امر الملة - واما معجزاته الاخریٰ - فو الله انها لا تعد ولا تحصی - والکتب من بعضها مملوة وهی متظاهرة وانها فی القوم مشهورة متواترة ثم معجزاته صلی الله علیه وسلم کما ظهرت فی اول الزمان - کذالك تظهر فی هٰذا الآوان - وهٰذا امر ثابت لیست فیها ثلمة - ولا فی صحتها منقصة - والله ان نبوته لمن اجلی البدیهیات۔	اور منجملہ دلائل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہ ہے، کہ وہ عین ضرورت کے وقت میں آئے۔ اور اس دنیا سے کوچ نہ کیا جبتک کہ دینی امر کو کمال تک نہ پہنچا دیا - اور اگر دوسرے معجزات کا حال پوچھو - تو بخدا کہ وہ اس قدر ہیں کہ ہم گن نہیں سکتے - اور اسلامی کتابیں ان میں سے بہت معجزات سے بھری پڑی ہیں - اور قوم میں مشہور اور متواتر ہیں - پھر یہ بھی بات ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات جیسا کہ اول زمانہ میں ظاہر ہوئے تھے - ایسا ہی وہ اس زمانہ میں بھی ظاہر ہو رہے ہیں - اور یہ امر ایک ایسا ثابت ہے جس میں کوئی رخنہ نہیں - اور نہ اس کی صحت میں کچھ نقص ہے - اور بخدا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اجلیٰ بدیہیات ہے۔

و از دلائل نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم، آنکہ در وقت ضرورت تشریف آورد و از دنیا رحلت نکرد تا امر دین را بکمال مطلوب نرسانید۔ و معجزات دیگر کہ از اں جناب نبوت انتساب بظہور آمدہ از حد شمار بیرون است۔ و بعضے از انہا در کتب مذکور و در قوم مشہور است۔ بعلاوہ معجزات آنحضرت چنانکہ در زمانہ اول بظہور آمد۔ ہمچناں دریں زمانہ بظہور مے آید۔ وآنچہ گفتم راست و شک را دراں مدخل نہ۔ بخدا نبوت آنحضرت از روشن ترین بدیہیات است۔ و در

و لا یفارقها فی زمن انوار الأیات ولا ینکرها الّا الذی ربّی فے قشر حجرٍ۔ ونشاء فی اخبث نشاءٍ۔ و انه جاء بدین لو نزعنا عنه کل برهانٍ و نریٰ نفس تعلیمه بعین الامعان۔ لنظرنا تلألؤ الحق فی صورته الساذجة المنیرة۔ من غیر احتیاج الی حلل الحجج والادلة۔ و واللّٰهِ ما منع الناس ان یقبلوا الاسلامؔ الّاداء دخیل من الکبر والتعصب والاود والفساد وغلبة البخل والحقد وحب القوم والعناد۔ وما بعّدهم

اور کسی زمانہ میں نشانوں کے نور اُس سے علیحدہ نہیں ہوتے۔ اور اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا بجز اُس شخص کے کہ جس نے بدی کی گود میں پرورش پائی ہو اور نہایت خبیث کیفیت کے نشوونما میں بڑھا ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا دین لائے کہ اگر ہم تمام براہین اور دلائل اس سے الگ کر دیں اور اُس کی نفس تعلیم کو غور کی نظر سے دیکھیں تو اس کی سادہ اور روشن صورت میں سچائی کو چمکتے ہوئے دیکھیں گے۔ بجز اس حاجت کے کہ دلائل اور براہین کا اس کو لباس پہنا دیں۔ اور بخدا لوگوں کو اسلام کے قبول کرنے سے کسی چیز نے بجز اس کے منع نہیں کیا کہ ان کے اندر ایک چھپی ہوئی بیماری تکبر اور تعصب اور بخل اور قومی حب اور عناد کی تھی اور ہے جس کو وہ چھپاتے ہیں۔ اور خدا کی اُن

۹ ہیچ زمانے از نور نشانہا خالی نماندہ۔ و برایں امر انکار نتواند بیارد الا کسے کہ در کنار بدی پروردہ و در ناپاکی شگرف بالیدگی یافتہ باشد۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) دینے آوردہ کہ صرف نظر از ہمہ دلائل و براہین اگر نگاہے در نفس تعلیمش بکنیم درچہرۂ سادہ و روشنش راستی را درخشاں می بینیم و ہیچ حاجت نداریم روے دلآرام وی را از دلائل شاطگی نمائیم۔ خدا آگاہ است کہ از قبول اسلام مردم را باز نداشتہ است الّا مرض تکبر و تعصب و عناد و حب قوم کہ در نہاد شاں جا گرفتہ کہ آں را پنہاں می کنند۔

من نعمه الانعامات ضیّقت صدورهم - وملئت من الظلمات قبورهم - فما کانوا مبصرین - هٰذا ما اردنا شیئًا من ذکر دلائل الاسلام والآن نرجع الی المرام فاسمعوا متوجّهین -

ایّها الاخوان اقص علیکم نبذا من قصتی - وماکتب من فضل الله فی حصتی - وادخل فی دعوتی - فانی امرت ان ابلغها الیکم یامعشر الطلباء - واؤدیها کدین لازم لایسقطبدون الاداء فاعلموا انی امرء من بیت العزة والریاسة

نعمتوں سے وہ محض اس لئے دور ڈالے گئے کہ وہ حد سے زیادہ گناہوں کے مرتکب ہو چکے تھے جنہوں نے اُن کے سینوں کو تنگ کردیا اور انکی قبروں کو اندھیرے سے بھر دیا اور وہ دیکھنے سے محروم رہ گئے۔ یہ تھوڑے سے دلائل اسلام کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اور اب ہم اصل مقصود کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

اے بھائیو! میں اپنا کچھ قصہ آپکے پاس بیان کرتا ہوں۔ اور وہ جو خدا تعالیٰ کے فضل میں سے میرے حصے میں لکھا گیا۔ اور میری دعوت میں داخل کیا گیا کسی قدر اسکو لکھتا ہوں کیونکہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ وہ دعوت تم تک پہنچاؤں اور قرض کی طرح اُس کو ادا کروں - سو واضح ہو کہ میں خاندان عزت اور ریاست سے ایک آدمی ہوں۔

خدا از نعمتہائے خودشاں دور انداخت بہ سبب اینکہ در سیاہ کاری و ناہنجاری پا از پایان بیروں گذاشتند ازینجا است کہ سینہ ہا شاں تنگ وگورہا پر از دود وتاریکی گردید۔ لاجرم از بینائی محروم ماندند۔ ایں نبذے از دلائل اسلام است اکنوں باصل مطلب مے گرائیم۔

برادران! اکنوں مے خواہم پارہ از احوال خود شرح بدہم وشمۂ ازاں را در معرض بیان بیاورم کہ از فضل خدا برمن ارزانی شدہ و در دعوت من داخل است۔ چہ من ماموم بایں کہ آں دعوت را پیش شما رسانم وچوں وام ادا سازم۔ پوشیدہ نماند کہ من از دودمان عزت وامارت می باشم۔

وکانت اٰبائیَ من اولی الامر والسیاستہ۔ واُخبرتُ انھم نزلوا بھذہ الدیار دیار الھند من سمرقند۔ وقلّدھم ملک الوقت الحکومۃ والامرۃ واعطی لھم الفوج والفرند۔ فاتفق حین غلبۃ الخالصۃ فی ھٰذہ البلاد۔ وعتوا عتوًّا شدیدًا وافرطوا فی الفساد۔ ان غصبوا مُلکنا ومِلکنا و صفّدونا کالعباد۔ واخرجنا من دار ریاستنا بظلم منھم والعناد۔ وکانت تلک ایام البرد۔ وآوان شدّۃ الصرد۔ فخرج اٰباءنا لیلاً من البرد مقفقفین۔ ومن	اور میرے بزرگ امیر اور صاحب ملک تھے۔ اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ وہ سمرقند سے اس ملک میں آگئے تھے۔ اور وقت کے بادشاہ نے اُنکو حکومت اور امارۃ کی خدمت سپرد کی تھی۔ اور فوج اور تلوار انکو دی گئی تھی۔ پس جبکہ اس ملک پر سکھوں کا زور اور تسلّط ہُوا۔ اور فساد انگیزی میں انہوں نے حد سے تجاوز کیا تو اُس وقت یہ اتفاق ہُوا کہ سکھوں نے ہمارا ملک اور تمام املاک چھین لیں اور ہمیں قید کر دیا۔ پھر ہم محض اُنکے ظلم کی وجہ سے اپنے دار الریاست سے نکالے گئے اور وہ دن سردی کے دن تھے اور سخت سردی پڑتی تھی پس ہمارے بزرگ رات کے وقت سردی سے کانپتے ہوئے اپنے دار الریاست سے نکلے۔ اور

و پدرانم دارائی ریاست و تمول بودند واز قرار آنچہ بمن رسیدہ از سمرقند دریں بلاد آمدند۔ و بادشاہِ وقت زمام حکومت و امارت در دست شان سپرد۔ و با سپاہ و تیغ ممتاز شدند۔ خلاصہ ہرگاہ گروہ سکھاں بریں اطراف دست یافتند و در شر و شور و بدکاری و ناہنجاری سر بالا کشیدند مُلک و مِلک ما را ہم از زیر تصرف ما کشیدند۔ پدرانِ ما را اسیر کردند۔ و از بے داد و جور انہا را از دار ریاست اخراج دادند۔ آں ایام ایام سرمائے سخت بود۔ بزرگانِ ما از شدّۃ سردی چوں بید لرزاں و دندان برہم زنان از جائے مالوف بیروں شدند۔ و از

الهمّ کمحقوقفین - والقوا عصا
تسیارهم بدار ریاسة
غمرتهم بنوال - من غیر
سوال - و رحمت اذا رأت
أثار خصاصة - و لو
بقصاصة - ثم اذا جاء عهد
الدولة البرطانیة - و مضٰی
وقت الغارات الشیطانیة -
فامنا بها و نجّینا من الفتن
الخالصة - و یمّم أباؤنا
تربة وطنهم مع رفقة
من المهاجرین - شاکرین لله
ربّ العٰلمین - ورُدّ الینا بعض اموالنا
وقرانا - والبخت الغار اتانا - وحفت

مارے غم کے ایسے تھے جیسا کہ کوئی گھٹنوں پر
گرا جاتا ہے - تب انہوں نے ایک اور ریاست میں
ایک عارضی رہائش اختیار کی اور اس ریاست نے کسی قدر
نیک سلوک اُن کے ساتھ کیا اور بغیر کسی سوال کے اُن کی
ہمدردی کی - اور اُن کی تنگدستی کے کچھ نشان دیکھکر
اُنپر رحم کیا اگرچہ اُن کا سلوک بہت کم اور ناکافی سلوک ص۱۰
تھا - پھر جب زمانہ دولت برطانیہ کا آیا - اور
شیطانی غارتوں کا وقت گذر گیا - تو ہم اُس
سلطنت کے ذریعہ سے امن میں آگئے - اور ہمارے
بزرگوں نے پھر اپنے وطن کی طرف مع رفیقان سفر
کے مراجعت کی اور خدا تعالٰے کا شکر کرتے
تھے - اور بعض دیہات ہمارے اور بعض مال
ہمارے ہمیں واپس دیئے گئے اور ہمارا بخت برگردیدہ
پھر ہماری طرف آیا - اور وہ خوشیاں

غم واندوہ چوں شخصے بودند کہ نزدیک است بزانو بر زمین افتد - آخر برائے چندے در ریاستے دیگر رخت
اقامت بیانداختند - صاحب ریاست باوشاں بانیکی پیش آمد ولے مسلت براہ ہمدردی رفتار کرد
ونشانِ تنگی وخواری بر پیشانی اینہا خواندہ برحال زار شاں ترحم آورد - اگرچہ ہم سلوک ورفتارش
فراخور حال و شان شاں نبود - وباز چوں عہد میمنت مہد سلطنت برطانیہ سایہ ہما پایہ گسترد و ہنگام
تاخت وتاراج غولانِ ناہنجار سپری شد این دولۂ علیہ باعث برامن وآرام شدہ - پدراں ما با رفیقان
عودت بر قرارگاہ خویش فرمودند ولب بہ سپاس ایزدی کشودند - بعضے از قریہ ہا واملاک بما بازپس گردید - و

بنا فرحتان كزهر البساتين. فرحة الامن وفرحة الحرّية فى الدين. وما كان لى حظ من رياسة اٰبائى العبقريين. فصرتُ بعد موت ابى كالمحرومين. وقد اتى علىّ حين من الدهر لم اكن شيئًا مذكورًا وكنت اعيش خفيًا ومستورًا لا يعرفنى احد الا قليل من اهل القرية. او نفر من القرى القريبة. فكنتُ ان قدمتُ من سفر ما سئلنى احد من اين اقبلت. وان نزلتُ بمكان فما سئل سائل باىّ مكان حللتَ. وكنتُ احبّ هذا الخمول وهٰذا الحال. واجتنب الشهرة والعزة ث

باغوں کے پھولوں کی طرح ہمارے وجود میں پھوٹ نکلیں ایک امن کی خوشی اور دوسری دینی آزادی کی خوشی۔ اور مجھے اپنے معظم و مکرم بزرگوں کی ریاست سے کچھ حصہ نہیں ملا۔ اور میں اپنے باپ کی موت کے بعد محروموں کی طرح ہو گیا۔ اور میرے پر ایک ایسا زمانہ گذرا ہے کہ بجز چند گاؤں کے لوگوں کے اور کوئی مجھ کو نہیں جانتا تھا یا کچھ ارد گرد کے دیہات کے لوگ تھے کہ روشناس تھے اور میری یہ حالت تھی کہ اگر میں کبھی سفر سے اپنے گاؤں میں آتا تو کوئی مجھے نہ پوچھتا کہ تو کہاں سے آیا ہے۔ اور اگر میں کسی مکان میں اُترتا تو کوئی سوال نہ کرتا کہ تو کہاں اُترا ہے۔ اور میں اس گمنامی اور اس حال کو بہت اچھا جانتا تھا۔ اور شہرت اور عزت اور اقبال سے

آب رفتہ در جوئے ما باز آمد و دو شادی و خورمی چوں شگفتن غنچہ ہا از نہاد ما سر برزد۔ یکے خورمیٔ امن جان و دیگرے آزادیٔ دین و ایمان ۔ من از امارت بزرگان خود بہرہ نیافتم۔ و بعد از مرگ پدر چوں محروماں گردیدم۔ و روزگارے بر سر من گذشتہ کہ غیر از تنے چند از اہلیٔ دہ یا متعددے از نواح مرا نمی شناخت۔ و ہرگاہ چنانچہ از سفر باز آمدن اتفاق مے افتاد کسے از اہل دہ نمی پرسید از کجا می آئی۔ و اگر جائے فرود می کشیدم کسے لب نمی کشود کجا فرود آمدی۔ اما من ایں گمنامی و کس مپرسی را از جان دوست داشتم و نہاد من بہ طورے افتادہ بود کہ پوشیدگی و بریدن از مردم را

والاقبال۔ وکانت جبلتی خلقت علیٰ حبّ الاستتار۔ وکنت مزوداً عن الزوار۔ حتی ییٔس ابی منی و حسبنی کالطارق الممتار۔ وقال رجل مغوی بالخلوۃ ولیس مخالط الناس رحب الدار۔ فکان یلومنی علیہ کمؤدب مغضب مرھف الشفار۔ وکان یوصینی لدنیای سرّاً وجھراً وفی اللیل والنھار۔ وکان یجذبنی الیٰ زخارفھا وقلبی یجذب الی اللہ القھار۔ وکذالک تلقانی اخی وکان یضاھی الیٰ ھذہ الاطوار۔ فتوفاھما اللہ

پرہیز کرتا تھا۔ اور میری طبیعت کچھ ایسی واقع تھی کہ مَیں پوشیدہ رہنے کو بہت چاہتا تھا۔ اور مَیں ملنے والوں سے تنگ آجاتا تھا اور کوفتہ خاطر ہوتا تھا یہاں تک کہ میرا باپ مجھ سے نومید ہو گیا اور سمجھا کہ یہ ہم میں ایک شب باش مہمان کی طرح ہے۔ جو صرف روٹی کھانے کا شریک ہوتا ہے اور گمان کیا کہ یہ شخص خلوت کا عادی ہے اور لوگوں سے وسیع گھر کے ساتھ میل جول رکھنے والا نہیں۔ سو وہ ہمیشہ مجھے اس عادت پر غضب سے اور تیز کاردوں سے ملامت کرتا اور مجھے دن رات اور ظاہر اور درپردہ دنیا کی ترقی کے لئے نصیحت کیا کرتا تھا۔ اور دنیا کی آرائشوں کی طرف رغبت دیتا تھا۔ اور میرا دل خدا کی طرف کھنچا جا رہا تھا۔ اور ایسا ہی میرا بھائی مجھے پیش آیا۔ اور وہ ان باتوں میں میرے باپ سے مشابہ تھا۔ پس خدا نے ان دونوں کو

از بس خواہان بودم۔ واز بیندہ ہا خیلے ملالت می کشیدم تا آنکہ پدرم از من نومید شد۔ ومرا از طفیلیان مفت خور می پنداشت۔ و دید کہ ایں کس خوگرفتۂ تنہائی است و با مردم خانہ آمیزگاری نداردو ناچار براں دتیرہ مرا چوں آموزگار خشم ناک نکوہش میفرمود و کارد زبان را برمن تیز مے کرد۔ و روز وشب ونہاں وآشکار برائے حصول دنیا پند و اندرز می داد۔ وبسوئے آرائش وپیرائش دنیا مرا بزور مے کشید۔ ولے دلِ من بر کشش تمام میل بسوئے خدائے یگانہ مے آورد۔ وہمچنیں برادر بزرگ بامن رفتاری نمود داد دراں شیوہ ہا برپئے پدر قدم مے زد۔ آخر خدا ہر دو را در جوارِ رحمت خود جائے بداد۔ صلہ

ولم يترك كالميغار - وقال
كذالك لئلا يبقى منازع فيك
ولا يضرك الحاح الاغيار۔
ثم اقتادني الى بيت العزة
والاختيار - وما كان لي علم
بانه يجعلني المسيح الموعود۔
ويتم في نفسي العهود - و
كنت احب ان اترك في زاوية
الخمول - وكانت لذتي كلها في
الاختفاء والافول - لا ابغي شهرة
الدنيا والدين - ولم ازل انقل
عنسي الى مكاتمة كالفانين۔
فغلب عليّ امر الله العلام -
ورفع مكانتي - وامرني أن

وفات دی اور زیادہ دیر تک زندہ نہ رکھا اور
اُس نے مجھے کہا کہ ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا۔ تا تجھ میں
خصومت کرنے والے باقی نہ رہیں اور انکا الحاح تجھ کو ضرر
نہ کرے۔ پھر میرے رب نے مجھے عزت اور برگزیدگی
کے گھر کی طرف کھینچا اور مجھے اس بات کا علم
نہ تھا کہ وہ مجھے مسیح موعود بنا دے گا اور
اپنے عہد مجھ میں پورے کرے گا۔ اور میں اس
بات کو دوست رکھتا تھا کہ گمنامی کے گوشہ
میں چھوڑا جاؤں۔ اور میری تمام لذت پوشیدہ
اور گم رہنے میں تھی۔ میں دنیا اور دین کی
شہرت کو نہیں چاہتا تھا۔ اور میں ہمیشہ اپنی
کوشش کی اونٹنی اسی طرف چلاتا گیا کہ میں فانیوں کی طرح پوشیدہ
رہوں۔ پس خدا کے حکم نے میرے پر غلبہ کیا اور
میرے مرتبہ کو بلند کیا۔ اور مجھے دعوتِ مخلوق

و تا دیر باز زنده شان نگذاشت - و فرمود چنیں می باید تا با تو نزاع کنندۂ نماند - و خصومت شان
ترا آزارے نہ رساند - باز خدا مرا بسوئے خانۂ عزت و برگزیدگی بکشید و من ہرگز گمان نداشتم کہ
مرا مسیح موعود بگرداند - و عہد خود را در نفس من بہ انجام برساند - و من کنج گمنامی و تنہائی را
بسیار دوست میداشتم - و ازیں تنہائی و پنہانی لذتے می یافتم - شہرت دین و دنیا را
ہرگز خواستاری نمیکردم - و ہرچہ می توانستم خود را چوں فانیان پوشیدہ از مردم میداشتم -
پس امر خدا برمن غالب آمد و مرتبۂ مرا بلند کرد - و فرمود تا برائے دعوت خلق برخیزم و

اقوم لدعوة الانام ـ وفعل ماشاء و
هو احکم الحاکمین ـ والله یعلم ما فی قلبی
ولا یعلم احد من العالمین ـ ۵

حبٌ لنا فبحبه نتحجبُ
وعن المنازل والمراتب نرغبُ
انّی اری الدنیا وبلدة اهلها
جدبت وارض ودادنا لاتجدبُ
یتمایلون علی النعیم وانّنا
ملنا الی وجه یسر ویطربُ
انا تعلقنا بنور حبیبنا
حتّی استنار لنا الذی لایخشبُ
انّ العدا صاروا خنازیر الفلا
ونساءهم من دونهنّ الاکلبُ

کے لئے حکم کیا ـ اور جو چاہا کیا ـ اور
وہ احکم الحاکمین ہے ـ

۵

ہمارا ایک دوست ہے، اور ہم اُس کی محبت سے پُر ہیں
اور مراتب اور منازل سے ہمیں بے رغبتی اور نفرت ہے ـ
میں دیکھتا ہوں کہ دنیا اور اُس کے طالبوں کی زمین قحط زدہ
ہوگئی ہے یعنی جلدی تباہ ہوجائیگی اور ہماری محبت کی زمین کبھی
قحط زدہ نہیں ہوگی ـ
لوگ دنیا کی نعمت پر جھکتے ہیں ـ مگر ہم اس مُنہ کی طرف
جُھک گئے ہیں جو خوشی پہنچانے والا اور طرب انگیز ہے ـ
ہم اپنے پیارے کے دامن سے آویختہ ہیں ایسے کہ جو صاف اور
شفاف نہیں ہو سکتا وہ بھی ہمارے لئے منوّر ہوگیا
دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے ـ اور اُن کی
عورتیں کتّیوں سے بڑھ گئی ہیں ـ

آنچه را خواست کرد که او احکم الحاکمین است و خدا می داند آنچه در دل من است وغیر او از آں آگاہ نہ ـ

اشعار

ما را محبوبے است که از حبّ او پر می باشیم ـ و از مراتب و مناصب بکلّی فارغ داریم ـ
می بینیم دنیا و زمین طالبانش را قحط بر آں چیرہ شدہ ولے زمین دوستی ما ہموارہ سرسبز خواہد بود ـ
مردم بر نعمتہائے دنیا سر فرود آوردہ اند ولیکن ما میل سوئے روئے آوردہ ایم کہ شادی و خورمی بخشد ـ
ما دست بدامان دوست خود زدہ ایم از ہمیں سبب است کہ آنچہ صاف بود نش و شفاف بود جہت ما روشن گردیدہ است ـ
دشمنان ما خنزیرہائے بیابان شدہ اند و زنان آنہا سگ مادہ ہا را در پس انداختہ اند ـ

سبّوا و ما ادری لایّ جریمة
سبّوا انحصی الحِبَّ او نتجنّبُ
قسمتُ انّی لن افارقهٗ ولو
مزّقتْ اُسُودُ جثّتی اَوْ اذءبٗ
ذھبت ریاسات الاناس بموتھم
ولنا ریاست خلّة لا تذھب
وکذالک کنتُ قد انقطعتُ
من الناس۔ وعکفت علی اللہ
فارغًا من الصلح والعماس ۔ و
کنت اعلم واناحدث ان اللہ
ماخلقنی الّا لامر عظیم۔ وکانت
قریحتی تبغی الارتقاء وقرب ربّ کریم۔
وکان تبر جوھری یبرق فی
عرق الثری ۔من غیران یستثار

اور انہوں نے گالیاں دیں اور مَیں نہیں جانتا کیوں دیں
کیا ہم اُس دوست کی مخالفت کریں یا اس سے کنارہ کریں۔
مَیں نے قسم کھائی ہے کہ مَیں اُس سے علیحدہ نہیں ہونگا اگرچہ
شیر یا بھیڑیا مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں ۔
لوگوں کی ریاستیں اُن کے مرنے کے ساتھ جاتی رہیں اور
ہمارے لئے دوستی کی وہ ریاست ہے جو قابلِ زوال نہیں
اور اسی طرح میں لوگوں سے منقطع ہو چکا
تھا ۔ اور دنیوی صلح اور جنگ سے فارغ ہو کر
خدا تعالیٰ کی طرف جُھکا ۔ گیا تھا ۔ اور مَیں ابھی
نوجوان تھا کہ اس بات کو جانتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے
مجھے ایک امرِ عظیم کے لئے پیدا کیا ہے ۔ اور میری
طبیعت ترقی اور قرب رب العالمین کو چاہتی تھی
اور میری طبیعت کا سونا خاک کی جڑ میں چمک
رہا تھا بغیر اس کے کہ وہ کھود کر نکالا جائے

دشنام دادند حیرانم کہ جرم من چیست آیا خلاف آں دوست بکنیم یا از وے رو بگردانیم ۔
سوگند خوردہ ام کہ ہرگز از وے جدا نخواہم شد اگرچہ شیر و گرگ مرا پارہ پارہ بکنند ۔
ریاست مردم بعد از مرگ فنا می پزیرد لے ریاست دوستی مارا ابدًا زوال نیست ۔
ہمچنیں از مردم بریدہ و از آشتی و استیز کنارہ جستہ ہمگی رو بخدا آوردہ بودم ۔ و ہنوز جوان بودم
کہ مے فہمیدم خدا مرا برائے کارے بزرگ خلق فرمودہ است ۔ نہاد من نزدیکی پروردگار جہان و ترقی را
آرزو داشت ۔ و زر جوہر من در تہ خاک مے درخشید بغیر آنکہ کندیدہ و بروں دادہ شود ۔ و

بالنبش ويبدئي - وكان ابي متلاحق الافكار في امري - و دائم الفكر من سيرة هوني وعدم شمري - وكان يسعى لنوفي[له] على ذروة شاهق الاقبال. ونصل الدولة كآبائنا الامراء و الاجيال. فالحاصل ان قصد ابي كان ان نصل في الدنيا الى مراتب عظمى - وكان الله اراد لي مرتبة اخرى - فما ظهر الا ما اراد ربي الاعلى. فوهب لي نورًا في ليلة داجية الظلم فاحمته اللمم - واضاء قلبي لاضاءة القوم والامم - ومنّ عليّ وجعلني المسيح الموعود.

اور ظاہر کیا جائے - اور میرا باپ میرے معاملہ میں ہمیشہ غمگین رہتا تھا - اور میری آہستگی کی خصلت اور دنیا کے کاموں میں شوخ اور چالاک نہ ہونا اس کو فکر اور غم میں رکھتا - اور وہ اس کوشش میں تھا کہ تا ہم اقبال کے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جائیں - اور اپنے بزرگوں کی طرح دولت اور امیری کو پائیں - حاصل کلام یہ کہ میرے باپ کا ارادہ تھا کہ ہم دنیا کے اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب پر پہنچ جاویں - لیکن خدا نے میرے لئے ایک اور رتبہ کا ارادہ کر رکھا تھا - پس جو خدا نے چاہا وہی ہوا - اور اس نے مجھے سخت سیاہ رات میں جس کے سیاہ اور لمبے بال تھے نور عطا فرمایا اور میرے دل کو امتوں اور قوموں کے روشن کرنے کیلئے روشن کیا - اور میرے پر احسان کیا - اور مجھے مسیح موعود بنایا -

پدرمن ہموارہ از بابت من اندوہگین می بود وخوار داشتن من دنیارا وچست نبودن من در کار آں دائما اورا در اندیشہ داشت - وکوشش آں میکرد کہ ما بر قلۂ کوہ اقبال وجاہ بالا رویم - وبر روش بزرگان وپدران خویش دولت ومکنت را در دست آریم - خلاصہ پدرم ازیں میخواست کہ دریں دنیا بر مرتبہ ہائے بزرگ برسیم - ولیکن خدا برائے من مرتبہ دیگر ارادہ کردہ بود - بالآخر ہماں شد کہ پروردگار من خواستہ بود - پس او مرا در شب تار سیاہ کہ در کشش ذغال دراغ بود روشنی بخشید - ومرا نوری در دست داد کہ قوم ہا را روشن سازم واز کمال عزت برحسب وعدہ قدیم مرا مسیح موعود گردانید

له - سہو کتابت ہے واصل لفظ لنرقی چاہئیے - (مصحح)

کما قدم فی ھٰذا الامر العھود۔ ثم ایدنی بتائیدات ۔ و اظھر صدقی بآیات ۔ و جعل من شھداء امری کسوف الشمس و القمر۔ لیبرق محجة الدعوی ولا یکون کاراجیف السمر۔ و لما اخبرت عما امرت صعب ذالک علی العلماء۔ و کفروا و کذبوا و کادوا یقتلوننی لولا خوف الحکام و مخافة سوء الجزاء۔ و کانوا یحتجون بان المسیح ینزل من السماء کما جاء فی الکتب و اتفق علیه الاکابر من الفضلاء۔ و کانوا علیه مصرین۔ و اسمعناھم فما سمعوا۔ و فھمناھم فما فھموا۔

جیسا کہ قدیم سے اُس کا وعدہ تھا ۔ اور پھر طرح طرح کی مددوں کے ساتھ میری تائید کی اور اپنے نشان دکھلائے اور میرے لئے آسمان پر کسوف و خسوف ظاہر کیا ۔ تا کہ دعوے کی راہ چمکے اور کہانیوں کی راہوں کی طرح نہ ہو ۔ اور جب مَیں نے اپنے مسیح موعود ہونے کی لوگوں کو خبر دی تو یہ بات اس ملک کے لوگوں پر بہت شاق گذری اور مجھے انہوں نے کافر ٹھہرایا اور میری تکذیب کی ۔ اور قریب تھا کہ وہ مجھے قتل کرتے اگر حکّام کا خوف نہ ہوتا ۔ اور وہ یہ حجّت پیش کرتے تھے کہ مسیح آسمان سے اُتریگا ۔ جیسا کہ کتابوں میں لکھا ہے ۔ اور اسپر اکابر فضلاء کا اتفاق ہے ۔ اور وہ اسی پر اصرار کرتے تھے ۔ اور ہم نے اُن کو سُنایا مگر انہوں نے نہ سُنا اور ہم نے سمجھایا مگر انہوں نے نہ سمجھا

باز بگوناگوں تائید ہا دست مرا بگرفت و نشانہا از برائے راستیٔ من پدیدار کرد ۔ و آفتاب و ماہتاب را برائے من بالائے آسمان لباس سیاہ در بر کرد ۔ تا طریق دعویٔ من آشکار و روشن گردد۔ و آں دعوی مجرد افسانہ وار نباشد۔ و ہرگاہ ماموریت خود را بر مردم عرض دادم بر مولویان ایں دیار خیلے گراں آمد کمر بر تکفیر و تکذیب من چست بستند و نزدیک بود بر من بریختند اگر ہراس حاکمان وقت و بیم پاداش نبود۔ و مایۂ حجت انہا غیر آں کہ مسیح باید کہ از آسمان فرود آید بموجب آنچہ در کتب مذکور و در میانۂ فضلاء مشہور است ۔ و بر ایں عقیدہ اصرار ورزیدند۔ ہر چہ ممکن بود شنوانیدیم ولے نشنیدند و فہمانیدیم ولے نہ فہمیدند ۔

فاردنا ان نبلغ هـذه الدعوة الیٰ اقوام اٰخرین - ونجعلهم شهداء علی قوم اوّلین- ونتم الحجة مرة ثانیة علی المنکرین۔ و الله هو المستعان و هو نعم المولیٰ ونعم المعین -

---

پس ہم نے ارادہ کیا کہ اس دعوت کو دوسری قوموں تک پہنچادیں - اور اُن کو پہلوں پر گواہ بنادیں - اور منکروں پر دوبارہ حجت قائم کردیں - اور خدا سے ہم مدد چاہتے ہیں - اور وہی بہتر آقا اور وہی بہتر مددگار ہے -

---

لہذا خواستیم ایں مائدہ الہٰی را درپیش قوم دیگر بگستریم و آں پسینیان را برپیشینیان گواہ بسازیم ویک بار دیگر بر منکران اتمام حجت بکنیم ودر ہر کار یاری از خدا میخواہیم کہ اویار خوبے ویاوری شگرفے است -

---

یٰۤاَرْضُ اسْمَعِیْ مَآاَقُوْلُ وَ یَا سَمَآءُ اشْهَدِیْ

هٰذا مکتوب الی خواص الناس ونخب الاقوام من عبد اللّٰہ احمد✣ الذی نُصّل له اسهم الملام ۔ وارجوا اَنْ لا یعجل بذم ۔ ولاینبذ عودی قبل عجم ۔ بل یُسمع قولی بالوقار و التؤدة ۔ ثم یُتبع ما یلقی اللّٰہ فی الافئدة ۔ وادعواللّٰہ ان یلهم القلوب ما هواصوب واولٰی ۔ وهونعم الهادی و نعم المولٰی ۔

اے زمین سُن جو مَیں کہتا ہوں

اور اے آسمان گواہ رہ

یہ ایک خط ہے جو خواص لوگوں اور قوموں کے برگزیدوں کی طرف لکھا گیا ہے ۔ اور یہ خدا کے بندے احمدؐ کی طرف سے ہے جس کیلئے ملامت کے تیروں پر پیکان رکھے گئے ہیں اور مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ بُرا کہنے کیلئے جلدی نہ کی جائے اور میری لکڑی آزمانے سے پہلے پھینک نہ دی جائے بلکہ میری بات کو آہستگی سے سُنا جائے پھر اس بات کی پیروی کی جائے کہ جو خدا تعالیٰ دلوں میں ڈالے ۔ اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ وہ امر دلوں میں ڈالے جو نہایت سیدھا اور بہتر ہے ۔ اور وہی اچھا ہادی اور اچھا آقا ہے ۔

زمین بشنو آنچہ می گویم

و آسمان گواہ باش

ایں نامہ ایست کہ بسوئے مردم چیدہ و کلانان ملتہا نوشتہ شدہ از قبل بندۂ خدا احمد آنکہ از برائے او بر تیرہا پیکان نکوہش در پیوستہ اند ۔ امید دارم کہ در نکوہیدن شتاب کاری روا نداشتہ و پیش از آزمودن سرگی و نارگی نقد مرا از دست انداختہ نشود ۔ بلکہ مناسب است گفتار مرا بآہستگی و آرامی گوش کردہ باز پیروی آنچہ خدا در دل بریزد نمودہ شد ۔ از خدا میخواہم دلہا را رہنمونی بفرماید بآنچہ راست و بہتر است ۔

✣ انا شهیر باسم میرزا غلام احمد بن میرزا غلام مرتضٰی القادیانی والقادیان قریة مشهورة من ملک الهند من فنجاب تریب من لاهور فی ضلع گورداسپور وهٰذه علامة تکفی لمن اراد ان یکتب الیّ مکتوبًا ۔ منه

ایھا الاخوان! انی الھمت
من حضرة العزة - واعطیت علماً
من علوم الولایة - ثم بعثت
علی رأس المائة - لاجدد دین
ھذہ الامة - ولا قضی لحکم فیما
اختلف فیه من العقائد المتفرقة -
ولاکسر الصلیب بآیات السماء - و
ابدل الارض بقوة حضرة الکبریاء -
والله سمّانی المسیح الموعود و
المهدی الموعود بالهام صریح -
ووحی بیّن صحیح - وماکنت من المخادعین
وماکنت ان افوہ بزور - وادّعی
بغرور - وتعلمون عواقب الکاذبین
بل ھو کلام من ربّ العالمین -

اے بھائیو! میں اللہ جلّ شانہ سے الہام
دیا گیا ہوں اور علوم ولایت میں سے مجھے
علم عطا ہوا ہے - پھر میں صدی کے سر پر
مبعوث کیا گیا تا اس امت کے دین کی
تجدید کروں اور ایک حکم بن کر اُن کے
اختلافات کو درمیان سے اٹھاؤں - اور
صلیب کو آسمانی نشانوں کے ساتھ توڑوں
اور قوتِ الٰہی سے زمین میں تبدیلی پیدا کروں -
اور اللہ تعالیٰ نے الہام صریح اور وحی صحیح
سے مجھے مسیح موعود اور مہدی موعود کے
نام سے پکارا اور میں فریبیوں میں سے نہیں اور
نہ میں ایسا ہوں کہ میری زبان پر جھوٹ جاری ہوتا
اور میں لوگوں کو بدی میں ڈالتا اور جھوٹوں کے انجام کو آپ
لوگ جانتے ہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہے

برادران من! از حضرت عزت ملہم استم - ومرا از علوم ولایت بہرۂ وافی بخشیدہ
بر سر صد برانگیختہ اند کہ دین ایں ملت را تجدید کنم وبطور حکم نصفت کیش ہمہ اختلافات را از میانہ
بردارم - وبا نشانہائے آسمانی صلیب را بشکنم - وبہ قوۃ الہیہ زمین را برگردانم - وخدا مرا بنام مسیح موعود
یاد فرمودست بالہام صریح ووحی صحیح - ومن از فریب دہندگان نبودہ ام - وہرگز دروغ
برزبان من نرفتہ - وچناں نیم کہ مردم را براہ کج رہنمونی بکنم - وشما انجام دروغ زنان
رانیکو می دانید - بل ایں الہام از طرف پروردگار جہان است - ومع ایں ہمہ

ومع ذالك كنتُ حرّجت على نفسي ان لا اتبع الهاما - او كرزًا من الله اعلاما - و يوافق القرآن والحديث مراما - وينطبق انطباقًا تماما - ثم كان شرط منى لهذا الايجاز - ان لا اقبله من غير ان انظر الى الاحياز - ومن غير ان اشاهد بدائع الاعجاز - فوالله رأيتُ فى الهامى جميع هٰذه الاشراط - و وجدته حديقة الحق لاكالحماط - ثم كان هٰذا بعد ما استطارت صدوع كبدى - من الحنين الى ربّى و صمدى - ومُتُّ ميتة العشاق - واُحرِقتُ بانواع الاحراق - و صُدِمت بالاهوال -

اور باوجود اس کے میں نے اپنے نفس پر یہ تنگی کر رکھی تھی کہ میں کسی الہام کی پیروی نہ کروں مگر بعد اس کے کہ بار بار خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا اعلام ہو اور قرآن اور حدیث سے بکلّی موافق ہو اور پوری پوری مطابقت ہو - پھر اس کارروائی کیلئے ایک یہ شرط بھی میری طرف سے تھی کہ میں الہام کے بارے میں اس کے کناروں تک نظر ڈالوں اور بغیر مشاہدہ خوارق کے قبول نہ کروں - پس بخدا کہ میں نے اپنے الہام میں ان تمام شرطوں کو پایا اور میں نے اس کو سچائی کا باغ دیکھا - نہ اس خشک گھاس کی طرح جس میں سانپ ہو - پھر یہ الہام اس وقت مجھے ملا جبکہ میرے جگر کے ٹکڑے خدا تعالیٰ کے شوق میں اڑے اور عشاق الٰہی کی موت میرے پر آئی - اور کئی قسم کے جلانے سے میں جلایا گیا - اور کئی قسم کے خوفوں سے میں کوٹا گیا -

نفس خود را تنگ گرفته و پابند آں بودم که در پے ہیچ الہامے نروم تا آنکه مکررًا از جانب خدا عزاسمهٗ آگاہی داده شوم و باوجود آں با قرآن و حدیث موافقت کلّی و مطابقت تامه داشته باشد - و علاوه برخود لازم کرده بودم که نگاہے دقیقے در ہمه اطراف الہام میندازم و زنہار آنرا قبول نکنم تا آنکه خوارق عجیبه و اعجاز کامل ہمراه آں نیابم - اکنوں سوگند بخدائے بزرگ یاد مے کنم مے گویم که ایں شرائط را بتمامها در الہام خود موجود می بینم - و آنرا باغے سرسبز و آراسته می بینم نه چوں آں گیاہے که مار در زیر آں پنہاں باشد - و قطع نظر از ایں ہمه ایں الہام وقتے نصیب من شد که از شوقِ الٰہی جگر من پاره پاره شد و موت عشاق برمن وارد آمد و از گوناگوں آتشہا بسوختم - و از اقسام خوفہا کوفته گردیدم - و

وصُرم قلبي من الاهل والعيال۔ حتّٰى تمّ فعل الله وشرح صدري۔ واودع انوار بدري۔ ففزت منه بسهمين۔ نور الالهام ونور العينين۔ وهٰذا فضل الله لا راد لفضله۔ وانه ذو فضل مستبين۔

وقد ذكرت ان الهاماتي مملوة من انباء الغيب۔ والغيب البحت تدخص بذات الله من غير الشك والريب۔ ولا يمكن ان يظهر الله على غيبه رجلا فاسد الرؤية وخاطب الدنيا الدنيّة۔ ايحب الله امرءًا بسط مكيدة شباك الردا۔ و

اور اہل وعیال سے میرا دل کاٹا گیا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کا فعل پورا ہوگیا اور میرا راستہ کھولا گیا اور میرے چاند کا نور مجھ میں بھرا گیا۔ پس اس سے مجھے دو حصے ملے۔ الہام کا نور اور عقل کا نور۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے اور کوئی اُس کے فضل کو ردّ نہیں کر سکتا۔

پھر میرے الہام غیب کی پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور غیب اللہ جلّ شانہ کی ذات سے خاص ہے۔ اور ممکن نہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے غیب پر اس شخص کو پورا غلبہ بخشے جو فاسد الخیال اور دنیا کا چاہنے والا ہے۔ کیا خدا ایسے آدمی کو دوست پکڑ سکتا ہے جس نے ہلاکت کی دام محض فریب کی راہ سے بچھائی

از ہمہ عیال واموال بیکبار ببریدم تا آنکہ فعل خدا از توہ بفعل آمد۔ وسینۂ مرا کشادی وبدر مرا نور کامل درکار کردند۔ پس دو بہرۂ ازاں بدست آوردم نورِ الہام ونورِ عقل۔ واین ہمہ از فضل خدا است وکس را یارائۂ آں نہ کہ فضل ویرا منع بکند۔

والہامات من ہمہ پُر از اخبار غیب مے باشد۔ وغیب بحت البتہ خاصۂ خدا است ونمے شود خدا بر غیب غلبۂ تامہ شخصے را کہ دارندۂ خیالات بد وخواہندۂ دنیا باشد۔ آیا ممکن است خدا شخصے را دوست گیرد کہ دام ہلاک مردم از راہ مکر و زور گستردہ

اضلّ الناس ما هدٰی - و اضرّ
الملّة كالعدا - و ماجلّی مطلعها
بنور صدقه و ماراح بهمّها
وماغدا - بل زاد بكذبه
صداء الاذهان - و نشر
بمفترياته هباء الافتنان.
كلا بل انه يخزی المفترين -
ويقطع دابر الدجّالين - و
يلحقهم بالملعونين السابقين -
ثم اعلموا انی قد كنتُ الهمت
من امد طويل - وعلمتُ ماعلمتُ من
ربّ جليل - ولكنی استترت عن الخلق حينا -
ويحضون لی عرينا - وما اختفت منهم نجيّا
ذهبنا فلمّا اُمرتُ للاظهار - وتَبِعتُ سلسلة

اور لوگوں کو گمراہ کیا اور ہدایت نہ کی اور دین اسلام
کو دشمنوں کی طرح ضرر پہنچایا اور نور صدق سے اس کے
مطلع کو روشن نہ کیا اور اُس کی غمخواری میں نہ کبھی
صبح کی اور نہ شام - اور اس کی اصلاح کیلئے کچھ تگ ودو
نہ کی - بلکہ اپنے جھوٹ کے ساتھ ذہنوں کا زنگ بڑھایا اور
اپنے افتراء کی باتوں کے ساتھ امت میں فتنہ کی گرد و غبار پیدا کردی
نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ مفتریوں کو رسوا
کرتا اور اُن کی جڑ کاٹ کر اُنکے ساتھ اُنکو ملا دیتا ہے
جو اُن سے پہلے لعنت کئے گئے ہیں -
اور پھر یہ بات یاد رکھو کہ ایک مدت سے
مجھے الہام ہو رہا تھا جس کو میں نے لوگوں سے
ایک عرصہ تک چھپایا اور اپنے تئیں ظاہر
نہ کیا - پھر میں ظاہر کرنے کے لئے مامور ہوا
تب میں نے حکم کی تعمیل کی - اور تمہیں

و مردم را در مغاک گمرہی سرنگوں انداختہ و چوں دشمناں در پئے آزار اسلام برآمدہ - واز صدق مطلع اش را روشن
نساختہ و بامداد و شامگاہان ہرگز از بہر بہبود آں کوشش نکردہ و از پئے اصلاح مردم اندکے تگ ودو ہم
روا نداشتہ - بل مزیدے برآں از دروغ و جعل خویش زنگ بر ذہنہا افزودہ - واز افترای خود درمیانہ اُمت
گرد و غبار فتنہ برانگیختہ - نی نی بلکہ خدا مفتری را رسوا کند و بیخ دجالان را برکندہ انہا را
با ملعونان پیشین پیوند می بخشد -
پوشیدہ نماند کہ دیر بازاست ایں الہام بمن شد - ولے از مردم پوشیدہ داشتم - بلہ چوں مامور بہ اظہار شدم

الاعتذار۔ فلبیت الصائت کطائعین ۔ وقد بلغکم الاحادیث من المحدثین ۔ وسمعتم ان المسیح الموعود والمھدی الموعود یخرج عند غلبۃ الصلیب ۔ ویتلافی ما سلف من الاضلال والتخریب ۔ ویھدی قومًا مھتدین ۔ والذین منعتھم الحمیۃ والنفس الابیۃ من القبول ۔ فیصیرون بحربۃ الافحام کالمقتول ۔ واما نزولہ الی الاعداء ۔ فاشیر فیہ الی انہ رجل من الفقراء ۔ لا یکون لہ دروع و اسلحۃ ۔ ولا عساکر و مملکۃ ۔ ولا تبدی لہ ملحمۃ ۔ بل تکون لہ سلطنۃ فی السماء ۔ وحربۃ من الدعاء ۔ فقد رأیتم باعینکم ان دین الصلیب قد علا ۔

حدیثیں پہنچ چکی ہیں ۔ اور تم سُن چکے ہو کہ مسیح موعود اور مہدیٔ موعود صلیب کے غلبہ کے وقت ظاہر ہو گا اور صلیبی خرابیوں اور گمراہیوں کی تلافی کرے گا ۔ اور مستعد لوگوں کو ہدایت دیگا ۔ اور جن کو ان کی نفسانی ننگ اور سرکشی قبول کرنے سے روکے گی ۔
ص۳۲ وہ اتمام حجت کے حربہ سے مقتول کی طرح ہو جائیں گے ۔ اور مسیح میں نزول کا لفظ اسلئے استعمال کیا گیا تا کہ اس بات کی طرف اشارہ ہو
ص۳۲ کہ مسیح زرہ اور ہتھیاروں کے ساتھ ظاہر نہیں ہو گا اور کوئی لڑائی اس کو پیش نہیں آئیگی بلکہ اس کی بادشاہت آسمان میں ہو گی ۔ اور اُس کا حربہ اس کی دُعا ہو گی ۔ سو آپ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ دین صلیبی اونچا ہو گیا

وچارۂ از قبول آواز حق نداشتم لذا بر خلق عرضہ دادم و بر شما آشکار است چنانچہ مدعائے آثار و اخبار است کہ مسیح موعود در وقت غلبۂ صلیب بروز کند و جبر کسر فتنہ ہا و گمراہی ہائے صلیب کار او باشد ۔ و دلہائی مستعد را ہدایت بخشد و آنہائے کہ ننگ و عار شاں از قبول دعوتش باز دارد البتہ با حربۂ اتمام حجت کشتہ وارے شوند ۔ لفظ نزول برائے او اشارت بداں است کہ او شخصے فقیر و ناتواں و
ص۳۲ سلاح و زرہ و سلطنت و سپاہ و حشمت او را نباشد ۔ و مقدم و پیکار او را در پیش نیاید ۔ بل بادشاہی او در آسمان و سلاح و زرہ او دعائے او باشد ۔ اکنوں شما بچشم سر دیدید کہ دیانۂ صلیبی بلند شدہ

وكل احد من القسوس طعن في دينناً وما الا - وسبّ نبيّنا وشتم وقذف وقلا - وتجدونهم في عقيدتهم متصلبين - ومن التعصب متلهبين - وعلى جهلاتهم متفقين - وقد صنّفوا في اقرب مدة كتبا زهاء مائة الف نسخة - وما تجدون فيها الّا توهين الاسلام وبهتانًا وتهمة - ومُلئت كلها من عذرة لا نستطيع ان ننظر اليها نظرة - وترون ان اكثرهم اناس مكائدهم كالهوجاء الشديدة جارية - وقلوبهم من كسوة الحياء عارية - وتشاهدون انهم على رؤس العامة كداعي

اور پادریوں نے ہمارے دین کی نسبت کوئی دقیقہ طعن کا اُٹھا نہیں رکھا - اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور بہتان لگائے اور دشمنی کی اور تم دیکھتے ہو کہ وہ اپنے عقیدے میں کیسے سخت ہو گئے ہیں اور کیسے تعصب سے افروختہ ہیں اور اپنی باطل باتوں پر کیسے اتفاق کئے بیٹھے ہیں - اور تھوڑی مدت سے ایک لاکھ کتاب انہوں نے ایسی تالیف کی ہے جس میں ہمارے دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بجز گالیوں اور بہتان اور تہمت کے اور کچھ نہیں - اور ایسی پلیدی سے وہ تمام کتابیں پُر ہیں کہ ہم ایک نظر بھی انکو دیکھ نہیں سکتے - اور تم دیکھتے ہو کہ اُن کے فریب ایک سخت آندھی کی طرح چل رہے ہیں - اور ان کے دل حیا سے خالی ہیں - اور تم مشاہدہ کرتے ہو کہ اُن کا وجود تمام مسلمانوں پر ایک موت

وکشیشان زبان ملام ونکوہش بر دین ما دراز کردہ ہیچ دقیقہ از دقائق دشنام وبدگوئی نسبت بہ سید المعصومین خیر المرسلین فخر اولاد آدم ہادی امم سید و مولائی ما محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) فرو نگذاشتہ اند وپوشیدہ نیست کہ در این عقیدہ چقدر تصلّب پیدا کردہ واز آتش عصبیت سراپا افروختہ و براین دروغ بے فروغ چساں سر فرود آوردہ اند - وقریب بہ یک لک کتاب نوشتہ اند کہ ہمہ بجز از ہتک عرض اسلام و دشنام حضرت خیر الانام می باشد - وآن کتاب ہا بطوری نجاست روئے بلدہ اندودہ داشتہ است کہ خیلے دشوار است مسلمے غیور نگاہے در آن تواند بکند - وشما می بینید فریب و دغای اُنہا مانند گرد باد تند فعال و دلہای آنہا پُر از وقاحت و تہی از حیا وایمان است - و وجود منحوس اُنہا برائے عامۂ مسلمین

الثبور والویل۔ وتُدفع الیهم زمع الناس کغثاء السیل۔ و ما اقول انهم یُنصرون من السلطنة او یواسون من ایادی الدولة۔ بل الدولة البرطانیة سوّت رعایاها فی الحریّة وما غادرت دقیقة من دقائق النصفة۔ وکل فرقة نالت غایة رجائها فی امور الملّة۔ وما ضُیّق علی احد کایّام الخالصة۔ واسترحنا مذ علقنا باهدابها۔ فندعوا لها ولارکانها ولاربابها۔ واما القسوس فلا یاتیهم من هذه الدولة شیء یُعتدّ به من مال الامدادات۔ بل اجتمع شملهم بما انّهم قبضوا من قومهم کثیرًا من الصلاة ونضوا الاحالات۔ وما برحوا

کھڑی ہے اور کمینہ طبع آدمی خس وخاشاک کی طرح اُنہی کی طرف کھینچے جا رہے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سلطنت برطانیہ کی طرف سے اُن کو مدد ملتی ہے۔ یا یہ سلطنت مال کے ساتھ اُن کی غمخواری کرتی ہے بلکہ دولت برطانیہ نے اپنی تمام رعیت کو آزادی میں برابر رکھا ہے۔ اور کوئی دقیقہ انصاف کا اٹھا نہیں رکھا اور ہر ایک فرقہ امور مذہب میں اپنی انتہائی مراد کو پہنچ گیا ہے اور سکھوں کے ایام کی طرح کوئی تنگی نہیں۔ اور ہم اُس وقت سے کہ اُس کا دامن پکڑا آرام میں ہیں اور اُس کے لئے اور اس کے ارکان کے لئے دُعا کرتے ہیں۔ مگر پادری لوگ اس دولت سے کوئی خاص امداد نہیں پاتے اور ان کی مالی جمعیت کا سبب یہ ہے کہ قوم کے چندہ میں سے بہت سا روپیہ ان کے پاس جمع ہے اور ہر ایک وعدہ ایفا ہو کر نقدی انکے پاس اکٹھی ہوتی

وبائی جان ستان است وسفیهان پست نژاد چوں خس وخاشاک بسوئے اینها کشاں میروند۔ نمی گویم سلطنهٔ برطانیه پشت وپناه اینها بوده یا از عطائے مال ونوال چارهٔ کار اینها را می نماید۔ حاشا وکلّا بل دولت برطانیه جمیع رعایا را از جهت حریت وآزادی بادیدهٔ مساوات می بیند۔ دریں باب کمال نصفت ودادگری را مرعی داشته است۔ چنانچه همه ملل در زیر ظل رافت وے بر منتهائے آرزوئے خویش رسیده اند۔ وچوں عهد نحوست عهد خالصه سکهها هیچ نفسے عرضهٔ بلا ومزاحمت نیست۔ واز وقتے که دست بدامانش زده ایم براحت بسر می بریم۔ وجهت وے و ارکان وے دعا می کنیم۔ اما کشیشاں مخصوصًا اعانه از دوله برطانیه بایشاں نرسد۔ وسبب فراهم آمدن ایں مبالغ گزاف آنکه جمیع ملت توزیعات بدیشاں میدهند وهر کسے هر چه وعدهٔ باینها کند ایفائی آنرا برخود لازم دانند۔

يجمعون القناطير المقنطرة من عين
الاعانات - واموال الصدقات من النقود و
الغلات - فكل من دخل دينهم رتبوا له
وظائف وملأتنا وزودوا بتاتا - وجعوا له شتاتا.
وكذالك قوى امر قسيسين مالهم - وزاد
منه احتيالهم - واستحضروا على آلات
الاصطياد والاسار - واستعملوا من
المجانيق الصغار والكبار - وانهض
الى كل بلدة جماعة من
المتنصرين - فعمروا بيعا وسكنوا
فيها كالقاطنين - وجروا
كالسيول فى سكك المسلمين -
وجعلوا يخادعون اهلها بانواع
الافتراء - ثم بارسال النساء الى

جاتی ہے اور لوگوں کی امداد سے ہمیشہ بیشمار روپیہ
اُن کے پاس آتا رہتا ہے - پس ہرایک شخص جو
اُن کے دین میں داخل ہوتا ہے اسکے لئے وظیفہ مقرر
کیا جاتا ہے اور اُس کا تفرقہ اور پراگندگی دُور کی جاتی،
اور پادریوں کے مال نے ان کی بات کو قوی کر دیا ہے
اور اُنکی حیلہ سازی اس سے بڑھ گئی ہے - شکار کرنے اور
قید کرنے کے تمام ہتھیار اُن کو مل گئے ہیں - اور چھوٹی
بڑی فلاخنیں تمام استعمال میں لا رہے ہیں - اور
ہرایک شہر کی طرف ایک جماعت نو عیسائیوں
کی بھیجی گئی ہے - اور انہوں نے ہرایک شہر میں اپنے
گرجے بنائے اور مقیموں کی طرح وہاں رہنے لگے -
اور سیلاب کی طرح مسلمانوں کے کوچوں میں بہنے
لگے اور طرح طرح کے افتراؤں سے اس شہر کے
باشندوں کو دھوکے دینے لگے - پھر اپنی عورتیں

لاجرم ہر سال مبلغے گراں بیشمار در دست انہا جمع میشود لہذا ہر چہ از اغیار و بیانہ عیسویہ را بپذیرد مدد معاش بجہت او
معین مانند واز ذلت افلاس و ننگ فقر و فاقہ اش بیرون آرند - ایں مال و نوال بازار کشیشاں را رواجے بخشیدہ حیلہ گری انہا را
بالا کشیدہ ہر گونہ آلات نخچیر افگنی و صید اندازی در دست انہا آمدہ - و ہر نوع فلاخنہائے کوچک و بزرگ در کار آوردہ اند -
و در ہر بلدۂ پارۂ از متنصراں را فرستادہ و کنشتی برپا کردہ وانہا را در قرب و جوار مسلمین سکنی دادہ - و سیل فتنہ ہا و اغوا در
کوچہ ہائے اہالئ اسلام رواں ساختہ اند - ہر قدر از افترا و دروغ ممکن باشد مردم سادہ را از جا بر کنند و از راہ برند و
و مزید برآں زنان خود را در خانہ ہائے شرفا مے فرستند - خدا ضد ایں دجالان ہر چہ

بیوت الشرفاء - فالغرض انهم زرعوا
المکائد من جمیع الانحاء - وانتشروا
کالجراد فی هٰذه الاکناف والارجاء -
وقتلوا کل من احیا معالم الهدٰی -
وجعلوا بلادنا دار البلاء والردٰی
وملتهم الباطلة احرقت مجالس دیارنا
واکلتها - وما بقی دار الا دخلتها -
ولم یجد اهلها العوام للدفاع
استطاعة - ولا للفرار حیلة -
فصُبّت مصائب علی الاسلام - ما
مضٰی مثلها فی سابق الایّام - فنراه
کبلدة خاویة علی العروش - وفلاة
مملوة من الوحوش - وان بلادنا
الاٰن بلاد انزعج اهلها - و

اسی غرض کیلئے شریفوں کے گھروں میں گھسیں پس حاصل کلام
یہ کہ انہوں نے ہر ایک طور سے مکر کا بیج بویا - اور ٹڈی
کی طرح اُن اطراف میں منتشر ہو گئے - اور ہر ایک
کو جو ہدایت کے نشانوں کو زندہ کرتا تھا دشمن پکڑا
اور ہمارے ملک کو بلا اور موت کی جگہ بنا دیا اور
اُن کے مذہب باطل نے ہمارے ملک کی نیکیوں کو دور
کر دیا اور کوئی گھر ایسا نہ رہا جس میں یہ مذہب باطل
داخل نہ ہو اور اس ملک کے باشندے جو اکثر عوام میں
ہیں مقابلہ کی تاب نہ لا سکے اور نہ گریز کیلئے کوئی حیلہ ملا
پس اسلام پر وہ مصیبتیں پڑیں جن کی
نظیر پہلے زمانوں میں نہیں ہے - پس وہ اُس شہر
کی طرح ہو گیا جو مسمار ہو جائے اور اس جنگل کی
طرح جو وحشیوں سے بھر جائے - اور اب ہمارا
ملک وہ ملک ہے جس کے باشندے جڑ سے اکھاڑے گئے

از انہائی مکیدت وخدیعت در خرمن وارند انباشته اند وچوں مور وملخ در ہر چہار سوئے بلاد ما پراگنده
شده اند - وخیلے دشمن دارند شخصے راکہ دین حق را زنده کند - وشہرہائے ما را ماوائ بلا و آفات ساختہ اند -
دیانۂ باطلہ انہا بنیاد ہر گونہ نیکی را از پا در آورده وخانۂ نمانده کہ ایں ندہب شرور در آں داخل نشده -
اہالئ ایں بلاد کہ از عامہ ناس می باشند در خود ہا تاب وتوان مقاومہ با انہا ندیدند ونہ راه گریز وخلاص فہمیدند -
لاجرم بر اسلام مصیبت ہا نزول آورد کہ زمانہ ہائے پیشین نظیر آں موجود نداشتہ اند - واسلام چوں شہرے گردید کہ زیر وزبر و
یکلی مسمار شود یا چوں صحرائے شده کہ مسکن دد ودام بگردد - اکنوں ساکنان بلاد ما کسانے می باشند کہ از بیخ بر کنده

تشتّت شملها - فليبك عليها من كان من الباكين - ولقد كثر اسفي على الاٰثار الاولیٰ كيف زالت - وعلى ايام الهدیٰ كيف احالت - والناس تركوا المحجة ومالوا الى اودية وشعاب ومنافذ صعاب - ومضائق غير رحاب - وكم من اناس كانوا يزجون الزمان ببوس فى الاسلام. وينفدون العمر بالاكتياب والاغتمام. ثم رأوا فى الملة النصرانية مرتعا - ووجدوا فى اهلها مطمعًا - فالجأهم شوائب المجاعة - الى ان يلحقوا تلك الجماعة - فرفضوا مذهب الاسلام - وتنصروا من برحاء

اور اُن کی تمام جمعیت متفرق ہو گئی - اب جس نے رونا ہو اس ملک پر رو دے - اور مجھے اسلام کے پہلے آثار پر بہت غم ہوا کہ وہ کیونکر دُور ہو گئے - اور نیز دِنوں پر بھی افسوس ہوا کہ وہ کیسے بدل گئے اور لوگوں نے سیدھی راہ کو چھوڑ دیا اور وادیوں اور ٹیڑھی راہوں اور دشوار گذار اور تنگ طریقوں کی طرف جُھک گئے کئی ایسے آدمی تھے کہ جو اسلام میں بڑی سختی سے اوقات بسری کرتے تھے - اور غموں میں عمر کاٹتے تھے - پھر عیسائی مذہب میں انہوں نے ایک چراگاہ دیکھا - اور عیسائیوں کو اپنی دنیوی لالچوں کا محل پایا سو بھوک کی تکالیف نے اُنکو اس بات کی طرف مضطر کیا کہ وہ عیسائیوں میں جا ملیں - لہٰذا انہوں نے اسلام کو ترک کر کے سختی کی وجہ سے اور نیز عیاشی

شدہ وجمعیت اوشاں از ہم پاشیدہ است - اکنوں باید براین بلاد سرشک خون بریزد ہر کہ گریستن می خواہد ومن اندوہ ہا مے خورم بر آثار اولین اسلام کہ چگونہ ناپدید گردیدہ وآں روزہائے راستی وروشنی بہ تاریکی وسیاہی عوض شدہ - مردم راہ راست را گذاشتہ سر بہ وادیہائے جانفرسائے مردم آزما و راہ ہائے پیچا پیچ دادہ اند - بسا آدم کہ در اسلام بہ تنگی بسر مے بردند - و روزگار بہ اندوہ می گزرانیدند در دیانۂ نصاریٰ چراگاہے دیدند ونصرانیاں را محل ہوا وآز خود یافتند - لہٰذا زحمت گرسنگی انہارا برآں آورد کہ با نصاریٰ در آمیختند واز بیم سختی وتنگی وہم آرزوئے تن پروری

الوجد وتبارنح الشوق الى الرفقة و
شرب المدام - ثم مع ذالك كانوا
من السفهاء والجهلاء - وما كان
لهم نصيب من العلم والدهاء - و
لا حظ من العفة والاتقاء - لاجرم انهم
اثروا اهواء النفس الامّارة - والوت بهم
شقوتهم الى الخسارة - وكذالك كثير
من ذرّيّة الاماثل والافاضل والسادات
اجمعوا على الجنوح اليهم وسقوا كاس
الضلالات - بما انسوا النصرانية
تفتح على المتنصرين ابواب اباحة و
تخرجهم من مضائق حرمة وعدم
حلة - ثم يواسيهم القسوس فى
مطرف ايامهم بمال ودولة -

ص ۱۳ اور شراب نوشی کے شوق سے عیسائیت کو اختیار کیا
اور پھر باوجود ان حاجتوں کے وہ لوگ سفیہہ
اور جاہل تھے - اور نہ علم اور عقل سے کچھ حصہ
تھا - اور نہ پرہیزگاری اور عفت سے کچھ
بہرہ - اسی لئے انہوں نے نفس امارہ کی
خواہشوں کو اختیار کیا - اور ان کی بدبختی نے
ہلاکت اور گمراہی کی طرف ان کا منہ پھیر دیا - اسی طرح
بہت سے بزرگوں اور سادات اور شریفوں کی اولاد
عیسائیوں کی طرف جھک گئی - اور گمراہی کے پیالے
پئے کیونکہ انہوں نے عیسائی مذہب کو دیکھا کہ عیسائی
ہونے والوں پر اباحت کے دروازے کھولے ہوئے
ہیں اور حرمت اور عدم حلت کی تنگیوں سے ان کو باہر
نکال دیا ہے - پھر پادری لوگ ان کی ابتدائی زمانہ
میں مال اور دولت سے ان کی مدد کرتے ہیں

ص ۱۳ و مے نوشی جامہ تنصر در بر کردند - بعلاوہ ہمچو کساں از نادانان و پست فطرتان و از زینت علم عاری
و از لباس عفت و تقویٰ بکلی محروم بودند - از ہمیں سبب دنبال ہوائے نفس امارہ افتادہ
بودند - و شومئے بخت روئے توجہ انہا را بسوئے زیاں کاری و تباہی بگردانید - ہمچنیں بسیارے
از اولاد بزرگان و شرفاء و سادات میل بہ عیسویت کردند - و کاسہ ہائے گمراہی را لبالب نوشیدند
زیرا کہ دیدند عیسویت بر متنصران درہائے اباحت را کشادہ و از تمیز درمیانہ حرام و حلال انہا را
بکلی معاف داشتہ است - و مع ایں ہمہ کشیشان در آغاز حال با مال و منال دست انہا را میگیرند و

ولایهددون ولا یتوعدون علی
معصیة - ولایبالغون فی ملامة
عندارتکاب کبیرة - بما تفیّاؤا
ظلّ کفارة مطهرة - و
کذالك یزیدون هم جرءة علی
جرءة - حتّی تکون الاباحة لاکثرهم
دربة - ویحسبون سهوکة ریاها
طیبا وطیبة - ویتبرّءون من
الاسلام - ویسبّون نبیّنا
خیرالانام - ویقذفون معادین -
بعدما کانوا مسلمین فی حین - الاقلیلا
من المستحیین - وکذالك یفعلون
لیرضوا القسوس ویستوعبوا الفلوس
ویکونوا من المتمولین - فیحصل

اور کسی معصیت پر کچھ زجر اور توبیخ نہیں کرتے
اور کسی بڑے گناہ پر کچھ بہت ملامت
نہیں کرتے کیونکہ نوعیسائی پاک کرنے والے
کفارہ کے سایہ کے نیچے آجاتے ہیں - اسی
طرح نوعیسائیوں کی جرأت بڑھتی جاتی
ہے - یہاں تک کہ اُن میں سے اکثر کی
اباحت عادت ہوجاتی ہے - اور اُس کی بدبو کو
خوشبو اور پاک خیال کرتے ہیں اور اسلام
سے سخت بیزار ہوجاتے ہیں اور ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں بعد اس کے جو کسی
وقت مسلمان تھے - اور تھوڑے ایسے بھی ہیں جو
شرم رکھتے ہیں - اور اسی طرح کرتے رہتے ہیں
تاکہ پادریوں کو راضی کریں اور آن پیسہ اکٹھا
کریں اور مالدار ہوجائیں - سو اُن کو

برارتکاب ہیچ گونہ کار تباہ و امر منکر زبان ملام نمی کشایند - و ہرچہ گناہے بزرگ سربرزند
چنداں مبالغہ در نکوہش نمی نمایند - بجہت اینکہ متنصّران در زیر سایہ کفارہ پاک کنندہ جائے
میگیرند - خلاصہ بدیں نہج ہر روز جرأت و دلیری در اینہا افزاید تا آنکہ باباحت خوگرفتہ
شوند و بوئے بدش را بوئے خوش پندارند - و از اسلام بیزار و نبی کریم مارا (صلی اللہ
علیہ وسلم) ناگفتنیہا گویند بعد از آنکہ وقتے مسلمان بودند - و ہمچنیں رفتار دارند
تا کشیشان را بدام آرند و از اینہا وجہ نقدی بستانند و صاحب مال و دولت گردند - خلاصہ

لهم نضرة بنضارهم۔ و زهرة
بازهارهم۔حتى يكونوا في رفههم
كحديقة اخذت زخرفها وازينت۔
وتنوعت ازاهيرها وتلونت ۔ و
كذالك قسوسهم يحبونهم
بتلك الخصائل والسبّ والهذيان۔
والجلاوزات وهذر اللسان ۔ ويظنون
انهم التصقوا بهم بخلوص الجنان۔
فيعتمدون عليهم في كل مورد
يردونه ۔ ومعرّس يتوسدونه
وتستهويهم خضرة دمنتهم
للمنادمة ۔ وخدعة سمتهم
بالمناسمة ۔ ويقبلون عليهم
بالمن والاحسان ۔ والجود و

پادریوں کے روپیہ سے تازگی حاصل ہو جاتی ہے
اور اُنکے پھولوں سے وہ تازہ حال رہتے ہیں یہانتک کہ
وہ اپنی خوشحالی اور آسودگی میں ایسے ہو جاتے ہیں
کہ گویا وہ ایک باغ ہیں مزین اور آراستہ جس کے پھول
گوناگوں اور رنگا رنگ ہیں اور اسی طرح اُنکے پادری ان
خصلتوں اور بدگوئی اور بد زبانی اور کج بحثی اور بیہودگی
کی وجہ سے انسے پیار کرتے ہیں ۔ اور گمان کرتے ہیں کہ
وہ دلی خلوص سے اُن کے دامن سے وابستہ ہو گئے ۔
پس ہر ایک جگہ جو وہ وارد ہوں اور ہر ایک
فرودگاہ میں جو وہ اُتریں اُن پر اعتماد کرتے ہیں اور
ان لوگوں کی ظاہری صفائی اور نیک بختی کا سامنہ
بنایا ہُوا پادریوں کو اس دھوکا میں ڈالتا ہے کہ وہ
اپنے ہم نوالہ و ہم پیالہ ہونے اور ہمراز ہونے کیلئے ان لوگوں
کو پسند کر لیتے ہیں اور احسان اور مروت کے ساتھ پیش آتے

مال کشیشاں برخورمی وتازگی اینها می افزاید وگلهائی اسقفان حال اینها را شاداں می نماید۔ تا آنکه از خوشحالی
گوئی باغے ہستند از بس آراستہ و پیراستہ وگلہائی گوناگوں وشگوفہائے بوقلموں بر آوردہ۔
وہمچنیں کشیشاں آں سقط گفتن وزبان بہ ناواجب کشودن وکج بحثی وبے راہ روی اینہا را بجان دوست
دارند وپندارند کہ اینہا باخلاص ہرچہ تمامتر خود را بدامن ایشاں بستہ اند۔ لاجرم در ہر مقام و ہر موقع
اعتماد بر اینہا کنند۔ صفائی ظاہری و پارسایانۂ اینہا کشیشاں را فریب دہد تا اینہا را شریک نوالہ و پیالہ
سازند وانباز و دمساز راز نمایند و ہر گونہ منت واحسان بر اینہا کنند ۔ پس ایں متنصّران

الامتنان ۔ فیسحبون مطارف
الثراء ۔ و یزینون معارف
السراء ۔ ثم یمرّون بصحب
لهم کانوا بهم من قبل کاسنان
المشط فی استواء الحادات ۔ و
المیل الی السیّئات ۔ وکانوا
یکابدون انواع الفقر و
البوس والحاجات ۔ فیقصون
علیهم قصص رخائهم بعد بأسائهم و
نوائهم ۔ ویذکرون عندهم مبرة القسوس
وجرایاتهم ۔ وما اترعوا الکیس من الفلوس
بعنایاتهم ۔ وکذالك لم یزالوا
یحثونهم ۔ وفی الاموال یرغبونهم ۔
والی وسائل الشهوات یحرّکونهم ۔

ہیں ۔ پس یہ لوگ دولتمندی کی چادریں ناز سے کھینچنے
لگتے ہیں اور اپنے چہروں کو جو فراخی کی حالت میں ہوتے ہیں
زینت دیتے ہیں ۔ پھر اُن دوستوں کو ملتے ہیں جو شانہ
کے دندانوں کی طرح اُن سے بدی میں برابر اور ہمخیال
تھے ۔ اور طرح طرح کی فقر و فاقہ کی
سختی میں پڑے ہوئے تھے ۔ اور اُن
سے اپنے قصے بیان کرتے ہیں کہ وہ
کیسی تنگی اور تکلیف سے فراخی میں
آگئے ۔ اور اُن کے پاس پادریوں کے
نیک سلوک کا ذکر کرتے ہیں اور وہ سب کچھ بیان
کرتے ہیں جو اُن کے دائمی وظیفے ہوئے اور جو کچھ انہوں
نے مال سے جیب پر کئے ۔ اسی طرح انکو ہمیشہ رغبت
دیتے رہتے ہیں اور مالوں اور طرح طرح کے وسائل
شہوات کی طرف اُن کو ترغیب دیتے ہیں

باحلہ تمول دامن کشاں گردند و چہرہ ہائے خود را کہ بہرہ مند از شادکامی باشند زیب و زینت بخشند ۔ باز باں دوستاں آمیزگاری کنند کہ مثل دندان شانہ در بدکرداری و ناہنجاری باینہا برابر و ہمنوا و چوں اینہا بے برگ و بے نوا بودند ۔ و با اینہا صحبت دارند و از فراخ حالی و شادکامی کہ اکنوں باینہا حاصل است و از حسن سلوک کشیشاں ذکری درمیان آورند ۔ و ہمہ آنچہ بطور جاگی و مدد معاش از اینہا گرفتہ و کیسہ ہا را از نقد پر کردہ اند مذکور سازند ۔ خلاصہ ہمچنیں اینہا را برمی انگیزند و برائے ثروت و مال و اسباب شہوات اینہا را تشویق دہند تا آنکہ

الی ان یرین هوی التنصر علٰے
قلوبهم - ویسفی هواء الطمع
نور لبوبهم - فیوطنون نفوسهم
علی الارتداد - ویضربون علیه
جذوتهم لخبث المواد - ثم یرتدون
قائلین بانّهم کانوا طلاب
الحق والسداد - والاصل فی ذالك
ان اکثر الناس فی هذا الزمان -
قد تمایلوا علی الدنیا وقلّت
معرفة الله الدیان - وقل خوفه
ولم تبق محبته فی الجنان فلما
رؤا زخرف الدنیا فی ایدی القسوس -
مالوا الیهم برغبة النفوس - فلاجل
ذالك یدخلون فی ظلماتهم افواجا -

یہاں تک کہ اُن پر بھی نصرانیت کی خواہش
غالب آجاتی ہے اور طمع کی ہوا اُنکے دلوں کے
نور کو اُڑا کر لے جاتی ہے - پس مرتد ہونا دل میں
ٹھان لیتے ہیں - اور دل کو اس پر بوجہ خباثت
مواد پختہ کر لیتے ہیں - پھر یہ کہتے ہوئے مرتد ہو
جاتے ہیں کہ وہ سچائی کے متلاشی تھے - اور اس
بدمذہبی کی گرم بازاری کا اصل سبب یہ
ہے کہ اکثر لوگ اس زمانہ میں دنیا کی طرف
جھک گئے ہیں - اور خدا تعالےٰ کا خوف
کم ہو گیا - اور دل میں اُس کی محبت باقی
نہ رہی - پس جب کہ ان لوگوں نے
دنیا کی زینت کو پادریوں کے ہاتھ میں دیکھا
تو اپنے دلوں کی رغبت سے ان کی طرف مائل ہو گئے
سو اسی لئے ہزارہا لوگ انکی تاریکی میں داخل ہوتے ہیں

ہوائے تنصر در دل انہا جاگیرد و باد از نور خرد انہا را رباید - آخر بر ارتداد آمادہ شوند
و بسبب خبث مادہ دل را بران نیت استوار کنند - و باز چوں مرتد شوند - گویند
ما طالبان راستی بودیم - اصل این فساد آنکہ اکثرے درایں زمانہ ہمہ تن روی بدنیا
شدہ و خوف خدا و شناخت وے نماندہ - و محبت وے از دلہا دور شدہ پس ہرگاہ
امثال این کسان زینت دنیا در دست کشیشان دیدند با ہزار جان بسوئے انہا دویدند - ازیں
جہت است کہ فوج فوج مردم در اندرون تاریکی انہا جائے مے جویند - و پشت

ويتركون سراجا وهاجا - ولاتنفع
المباحثة الخالية عن الخوارق
عند هٰذه الأفات - فان الدنيا
صارت لهم منتهى المارب وملاء
الفساد فى النّيّات - فحينئذٍ
اشتدت الحاجة الى تجديد الايمان
بالأيات - وطالما ايقظهم العالمون
فتناعسوا - وجذبهم الواعظون
فتقاعسوا - وما نفعتهم
البراهين العقلية - ولا
النصوص النقلية - و زادوا
طغيانًا واعتسافًا - وتركوا عدلا و
انصافًا - فالسّرّ فيه ان القلوب قدّ ۱۴
عمت - والعقول قد كدرت -

اور چراغ روشن کو چھوڑتے جاتے ہیں - سو ان
آفتوں کے وقت میں صرف مباحثہ جو خوارق سے خالی ہو کچھ
فائدہ نہیں دیتا کیونکہ ایسے لوگوں کا اصل مقصود
دنیا ہے - اور نیتوں میں فساد بھرا ہوا ہے
اور اس وقت ایمان کے تازہ کرنے کے
لئے نشانوں کی حاجت ہے - اور بہت
مدت تک عالموں نے ان کو جگایا پس وہ
بے تکلف سوئے رہے اور وعظ کرنیوالوں نے ان کو
اپنی طرف کھینچا پس وہ پیچھے ہٹ گئے - اور انکو
نہ براہین عقلیہ نے نفع دیا - اور نہ
نصوص نقلیہ نے - اور تجاوز اور
تعصّب میں بڑھ گئے اور عدل اور انصاف
کو چھوڑ دیا - اور اس میں بھید یہ ہے کہ
دل اندھے ہو گئے اور عقلیں مکدّر ہو گئیں -

برچراغ روشن مے کنند - درہنگام چنیں آفات مباحثاتے کہ از خوارق عادات ونشانہائے آسمانی
مجرد باشد سودے نمی بخشد - چہ اصل غرض ہمچو مردم دنیائے دنی وفساد در دل انہا مخفی است
ہذا امروز برائے تجدید ایمان احتیاج بہ نشانہائے آسمانی است - علماء تا زمانے دراز
درپئے بیدار کردن انہا بودند مگر از خواب برنیامدند - و واعظان بسوئے خودشان کشیدند
ولے پس نشستند - براہین عقلیہ با انہا سودے نہ بخشید - ونصوص نقلیہ پنبۂ غفلت
از گوش انہا بیرون نہ کشید بل بر تعصب واصرار وعند وانکار انہا بیفزود - بسبب این کہ

والنفوس قد فارت - واهواء الدنيا علیها غلبت - وکثرت الحجب وتوالت - فیرون ثم لا یرون - ویسمعون ثم یتناسون - فلیس علاج ھذا الداء الا نور یتنزل من السماء - وآیات تتوالی من حضرة الکبریاء - فان الایمان ضعف وکثرت وساوس الخناس - وبلغ الامر الی الیاس - وغلبت علی اکثر القلوب محبة الدنیا الدنیة - واینما وجدوھا فیسعون الی تلک الناحیة - ومابقی تعلق بالایمان والملة - فھھنا لیس رزء واحد بل یوجد رزآن - رزء التنصر

اور نفسوں نے جوش مارا - اور دنیا کی خواہشیں غالب آگئیں - اور پردے بڑھ گئے - سو وہ دیکھ کر پھر نہیں دیکھتے - اور سنتے ہیں اور پھر بھلا دیتے ہیں - پس اس بیماری کا بجز اس کے اور کوئی علاج نہیں کہ آسمان سے نور نازل ہو اور پے درپے نشان ظاہر ہوں - کیونکہ ایمان ضعیف ہو گیا - اور شیطانی وسوسے بڑھ گئے ہیں - اور نومیدی تک نوبت پہنچ گئی ہے - اور اکثر دلوں پر دنیا کی محبت غالب آگئی ہے اور جہاں دنیا کو پاویں پس اسی طرف دوڑتے ہیں - اور ایمان اور ملت سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا - پس اس جگہ ایک مصیبت نہیں ہے بلکہ دو مصیبتیں ہیں - ایک مصیبت عیسائی ہونے

دلہا کور و دانشہا تاریک شد وآز وہوا در جوش وحب دنیا در خروش آمد پردہ بر پردہ افزودنے گرفت تا نور دیدۂ
تاریک شد - می شنوند و از دل بروں کنند - لہذا چارۂ جہت ایں مرض نیست بجز اینکہ نورے از آسمان ۱۲۷
نازل شود و پیاپے نشانہا پدیدار شوند چہ ایمان ناتوان گردیدہ و وسوسہ ہائے
شیطانی رو بہ ترقی و نوبت بہ یاس رسیدہ است وبسیارے از دلہا مغلوب حب دنیا
شدہ ہر جا آنرا بیابند در زمان بسوئے آں شتابند - میل خاطر بہ ایمان و دین نماندہ است
درحقیقت اینجا نہ یک مصیبت بلکہ دو تا مصیبت است - یعنی مصیبت تنصر د

و رزء ضعف الایمان۔ و اری اکثر المسلمین کانما اخرج الایمان من قلوبھم۔ و احرقت العمل المبرور نار ذنوبھم - و ھذا ھو سبب الارتداد - فان اللّٰہ راھم مفسدین مکارین کالصیاد - فقذف بھم الی جموع یحبون طرق الفساد۔ و ھذا ھو سرّ کثرۃ المرتدّین - و علی الصلیب عاکفین - و من اللّٰہ فارین۔ ما ینفعھم وعظ الواعظین ولا نصح الناصحین - و لم

کی - اور دوسری مصیبت ضعف ایمان کی۔ اور میں اکثر مسلمانوں کو دیکھتا ہوں کہ گویا ایمان اُن کے دل میں سے نکالا گیا ہے اور گناہوں کی آگ نے اُن کے نیک عمل کو جلا دیا ہے - اور یہی مرتد ہونے کا سبب ہے - کیونکہ خدا نے اُن کو مفسد پایا - اور شکاری کی طرح مکار دیکھا - اس لئے انہیں اُن لوگوں کی طرف پھینک دیا جو فساد کو دوست رکھتے ہیں۔ اور مرتدوں کے زیادہ ہونے کا یہی بھید ہےاور ان لوگوں کی کثرت کا یہی سبب ہے، جو صلیب پر جھکتے اور خدا سے بھاگتے ہیں۔ انکو نہ کسی واعظ کا وعظ نفع دیتا ہے اور نہ کسی ناصح کی نصیحت کارگر ہوتی ہے اور

ومصیبت ضعف ایمان - من بسیارے از مسلمان را مے بینم کہ گویا ایمان از دل انہا بالمرہ بروں رفتہ و آتش گناہاں رخت کردار نیک را پاک سوختہ است - وبحقیقت اصل سبب ارتداد ہمیں است چہ خدا انہا را بدکردار و مثل صیاد مکار و حیلہ گر دید - لہذا گروہے را بر اُنہا مسلط گردانید کہ بدکرداری و بدروشی را دوست دارند - وہمیں است سبب کثرت مرتدان و ہم سبب کثرت انہائے کہ سر بہ صلیب فرود آوردہ واز خدا گریز را اختیار کردہ اند - وپند واعظے واندرز ناصحے گرہ از کار انہا نمی کشاید۔

يكونوا منفكين حتى تاتيهم البيّنة وتتجلى الأيات المبصرة۔ فبعث الله رجلاً على اسم المسيح في الملة۔ تكرمة لهذه الامة۔ بعد ما عمل الفساد۔ وكثر الارتداد۔ وعاثت الذياب۔ ونبحت الكلاب۔ وألّفوا كتباً كثيرة محتوية على السبّ والشتم والتوهين۔ وجلبوا على المسلمين بخيلهم ورجلهم وجاؤا بالافك المبين وزلزلت الارض زلزالها۔ وارى الضلالة كمالها۔ وطال الامد على الظالمين وقد كان وعد الله عزّ وجلّ

وہ باز آنے والے نہیں تھے جبتک کہ اُن کے پاس کھلا کھلا نشان نہ آوے اور جبتک کہ روشن خوارق ظاہر نہ ہوں پس خدا تعالیٰ نے ایک انسان کو مسیح کے نام پر ملّت اسلامیہ میں بھیجا تا اس اُمّت کی بزرگی ظاہر ہو۔ اور یہ بھیجنا اُسوقت ہُوا کہ جب فساد کمال کو پہنچ گیا اور لوگ کثرت سے مرتد ہو گئے اور ذیاب نے تباہی ڈالی اور کلاب نے آوازیں بلند کیں اور بہت سی کتابیں گالیوں سے بھری ہوئی تالیف کی گئیں۔ اور جھوٹ کی فوجوں اور ان کے سواروں اور پیادوں نے اسلام پر چڑھائی کی۔ اور زمین پر ایک زلزلہ آیا۔ اور گمراہی کمال کو پہنچ گئی۔ اور ظالموں کی کارروائی لمبی ہو گئی۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ

دشوار است کہ ایشاں براہ راست بیایند تا بوقتے کہ نشانہائے واضح ظاہر نہ شوند و خوارق عجیبہ بظہور نیایند پس خدا شخصے را بنام مسیح دریں ملت مبعوث گردانید۔ تا بزرگی و فخر ایں امت عیاں شود۔ وایں بعثت در وقتے روئے کار آمدہ است کہ فساد بحد کمال رسیدہ و ارتداد از پایان درگزشتہ گرگاں در زیان و تباہی دویدن گرفتند۔ و سگان عوعو کردن۔ و بسیارے از کتابہا پُر از دشنام و بہتان چاپ شدند۔ و سوارہ و پیادۂ دروغ بر اسلام تاختند۔ و زمین را تب لرزہ گرفت و گمراہی بغایت رسید و کارروائی ستمگاراں درازی یافت۔ و خدا وعدہ فرمودہ بود

انه يكسر الصليب بالمسيح الموعود۔
ويتم ما سبق من العهود۔
وان الله لا يخلف الميعاد۔

+ قد جرت عادت الله بانه يستانف للتجديد عزيمة جديدة عند تطرق الفساد الى قلوب العباد۔ فلاجل ذالك تجلى علىّ لينفخ الروح فى الاجساد۔ و جعلنى مسيحا و مهديا وارشدنى بكمال الرشاد۔ ووصانى بقول ليّن و ترك الشدة والانتقاد۔ واما كسر الصليب فقد استعمل هذا اللفظ فى الاحاديث والآثار۔ تجوزًا من الله القهار۔ وما يُعنى به حرب و غزاة وكسر الصلبان فى الحقيقة۔ و من زعم كذالك فقد ضل و بعد من الطريقة۔ بل المراد منه اتمام الحجة على الملة النصرانية۔ و كسر شان الصليب وتكذيب امره بالادلة

کہ مسیح موعود کے ساتھ صلیب کو توڑے گا
اور اپنے عہدوں کو پورا کرے گا۔
اور خدا تعالےٰ تخلف وعدہ نہیں کرتا

+ خدا تعالےٰ کی عادت یوں جاری ہوئی ہے کہ وہ بروقت کسی فساد کے تجدید دین کے لئے از سرنو توجہ فرماتا ہے۔ پس اسی لئے اُس نے میرے پر تجلی کی۔ تاکہ اجساد میں رُوح پھونکے۔ اور مجھے مسیح اور مہدی بنایا۔ اور تمام سامان رشد کا مجھے عطا فرمایا۔ اور مجھے وصیت کی کہ میں نرم زبانی اختیار کروں اور سختی اور افروختہ ہونے کو چھوڑ دوں مگر کسر صلیب کا جو لفظ حدیثوں میں آیا ہے وہ بطور مجاز کے استعمال کیا گیا ہے۔ اور اس سے مراد کوئی جنگ یا دینی لڑائی اور درحقیقت صلیب کا توڑنا نہیں ہے اور جس شخص نے ایسا خیال کیا اُس نے غلطی کی ہے بلکہ اس لفظ سے مراد عیسائی مذہب پر حجت پوری کرنا اور دلائل واضحہ کے ساتھ صلیب کی شان کو توڑنا ہے

کہ از واسطۂ مسیح موعود صلیب را خواہد شکست۔ وخدا ہرگز خلاف وعدہ خود نکند۔

+ عادۃ اللہ بایں طور جاری است کہ در ہنگام فساد دلہا از سرنو روے بہ تجدید دین آرد۔ لہذا برمن تجلی فرمود تا رُوح در کالبدہا بدمد۔ ومرا مسیح و مہدی کرد وہمہ سازو برگ رشد برمن ارزانی داشت وبرائے گفتار نرم وترک سختی واشتعال امر نمود۔ و لفظ کسر صلیب در احادیث و آثار مجازًا اطلاق شدہ۔ ومراد ازاں جنگ وپیکار دینی و حقیقۃً شکستن صلیب نیست۔ ہرکہ حمل بر ظاہرش کند از راہ راست دُور است۔ بلکہ مراد ازاں اتمام حجت بر ملۂ نصاریٰ

ويفعل ما اراد - فكان من
مقتضى الوعد ان يرسل مسيحه
لكسر صليب علا - والكريم اذا وعد وفا -

اور جو کچھ چاہتا ہے ظہور میں لاتا ہے پس یہ
وعدہ کا مقتضا تھا کہ وہ کسر صلیب کیلئے اپنے مسیح
کو بھیجے - اور کریم جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے -

الواضحة والحجج البينة - وانا اُمرنا
ان نتم الحجة بالرفق والحلم
والتؤدة - ولا ندفع السيئة
بالسيئة الا اذا كثر سبّ رسول
الله وبلغ الامر الى القذف و
كمال الاهانة فلا نسب احدًا
من النصارىٰ - ولا نتصدى لهم
بالشتم والقذف وهتك الاعراض
وانما نقصد شطر الذين سبوا نبيّنا
صلى الله عليه وسلم وبالخوافيه
بالتصريح او الايماض - ونكرم قسوسًا
لا يسبون ولا يقذفون رسولنا
كالاراذل والعامة - ونعظم القلوب
النزهة عن هذه القذرة - و
نذكرهم بالاكرام والتكرمة -
فليس في بيان منا حرف ولا نقطة

اور ہمیں حکم ہے کہ ہم نرمی اور حلم کے
ساتھ حجت پوری کریں - اور بدی
کے عوض میں بدی نہ کریں مگر اس صورت
میں جب کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو گالیاں دینے اور اہانت کرنے
اور فحش گوئی میں حد سے بڑھ جائے - پس ہم
عیسائیوں کو گالی نہیں دیتے - اور دشنام
اور فحش گوئی اور ہتک عزت سے پیش نہیں آتے
اور ہم صرف ان لوگوں کی طرف توجہ کرتے ہیں جو
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بصراحت یا اشارات
سے گالیاں دیتے ہیں - اور ہم ان پادری صاحبوں
ص۱۵ کی عزت کرتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو گالیاں نہیں دیتے اور ایسے دلوں کو جو اس
پلیدی سے پاک ہیں ہم قابل تعظیم سمجھتے ہیں اور
تعظیم و تکریم کے ساتھ ان کا نام لیتے ہیں - اور
ہمارے کسی بیان میں کوئی ایسا حرف اور نقطہ

و ہرچہ خواہد بظہور آرد - و مقتضائے وعدہ آں بود کہ مسیح خود را جہت شکستن صلیب بفرستد - و کریم را عادت است

و کسر شاں صلیب و تکذیب امرش با دلائل روشن است - و ما ماموریم بایں کہ با نرمی و بردباری اتمام حجت
بکنیم و در جائے بد بد روئے کار نیاریم - بلے ہرگاہ کسے رسول کریم را بد بگوید البتہ او را پاسخ درشت می دہیم
ما نصاریٰ را دشنام نمی دہیم و زنہار در پوستین شان در نمے افتیم و روئے ہمت ما مخصوصاً متوجہ بانہا است کہ
باشارہ و صراحت سید و آقائے ما را (صلی اللہ علیہ وسلم) دشنام دہند - ما کشیشانے را کہ عادت سقط گفتن ندارند
ص۱۵ بزرگ داریم - و دلہائے را کہ ازیں گندگی و ناپاکی پاک اند احترام واجب دانیم و نام شان بنیکی بزبان آریم -

و انّ نقض العهود من سير
الكاذبين. فكيف يصدر هذا من
اصدق الصادقين. و هو ملك
قدوس نور السمٰوٰت والارضين.
لا يعزى اليه كذب ولا تخلف
وعدٍ كالمخلوقين. و قد تنزه
شانه عن صفات المزورين.
انظر الى وعده ثم انظر كيف
بلغت دعوة الصليب ذرى كمالها
وقطعت الاطماع عن زوالها. ۱۵
و ترون ان خيامها كيف رست

* يكسر شان هٰذه السادات. وانما نرد سب السابين على وجوههم جزاء للمفتريات. منه

کیونکہ نقضِ عہد جھوٹوں کی خصلتوں میں سے
ہے۔ سو یہ امر اصدق الصادقین سے کیونکر
صادر ہو سکے۔ اور وہ قدوس آسمانوں اور
زمین کا نور ہے اُس کی طرف جھوٹ
اور تخلفِ وعدہ مخلوق کی طرح منسوب
نہیں ہو سکتا۔ اور اُس کی شان دروغگو لوگوں
کی صفات سے منزہ ہے۔ اس کے وعدہ
کو دیکھ۔ پھر دیکھ کہ صلیبی دعوت کس
کمال تک پہنچ گئی ہے۔ اور اس کے
۱۵ زوال کی اُمید قطع ہو چکی ہے۔ اور
تم دیکھتے ہو کہ اُس کے خیمے رسّوں کے ذریعہ

* نہیں ہے جو اُن بزرگوں کی کسرشان کرتا ہو۔ اور صرف ہم گالی دینے والوں کی گالی اُن کے مُنہ کی طرف واپس کرتے ہیں تا اُنکے افترا کی پاداش ہو۔ منہ

کہ ہرگاہ وعدہ کند ایفا کند۔ چہ شکستن عہد شیمۂ دروغ زنان است چہ جائے آنکہ از راست ترین راستان
سر بر زند۔ و آں پاک برتر نور آسمان و زمین است۔ و چوں آفریدہ ہا دروغ و خلاف وعدہ
باو منسوب نمی شود۔ و شان وے بالاتر از دروغ زنان است۔ اوّلاً نظر بر وعدہ اش بکن باز نگاہے
بینداز کہ دعوت صلیبی تا چہ پایاں رسیدہ و امید زوال آں بنومیدی بدل شدہ۔ خیمہ اش باطناب ہا ۱۵

* درمیان ما حرفے نخواہد بود کہ کسرشان ہمچو بزرگان ازآں پیدا شود کار ما جز ایں نہ کہ دشنام دشنام دہندگان را بر روئے شان باز پس میزنیم تا اینہا بہ پاداش افترائے خود برسند۔ منہ

بحبالها۔ واستحکم مریر اقبالها۔ و دخل فی دینهم افواج من المسلمین۔ وملئت دیارنا من المرتدین۔ و ای شئ اشد مضاضة من هذا علی المؤمنین الغیورین۔ وقد کذبوا وما نفعتهم الذکری و ما کانوا منتهین۔ وکنا نرجوا ان ندخل النصاری فی اجیالنا۔ والاٰن یخلس من راس مالنا۔ ویطمع فی اضلالنا۔ وقد فرّقوا الابناء من الاباء۔ والاصادق من الاصدقاء۔ والامهات من الاولاد۔ والعجائز من فلذ الاکباد۔ فانظروا الم یان

کیسے مضبوط ہوگئے ہیں۔ اوران کا لبارسہ اقبال کا نہایت پختہ ہوگیاہے۔ اوران کے دین میں ایک فوج کثیر مسلمانوں کی داخل ہوچکی ہے اورہمارا ملک مرتدوں سے بھرگیاہے۔ اوراس سے زیادہ مومنوں پراورکونسی جان کاہ سختی ہوگی۔ اور انہوں نے اسلام کی تکذیب کی۔ اورنصیحت نے کچھ بھی فائدہ نہ دیا۔ اور نہ باز آئے۔ اورہم یہ اُمید رکھتے تھے کہ عیسائیوں کو اپنے گروہ میں شامل کریں گے اوراب ہمارا ہی راٗس المال چھینا گیا اورہمارے گمراہ کرنے کے پیچھے پڑے ہیں۔ اور انہوں نے بیٹوں کو باپوں سے اور دوستوں کو دوستوں سے اور ماؤں کو بچوں سے اور بوڑھی عورتوں کو انکے جگرگوشوں سے جُداکردیا ہے۔ اب دیکھو کہ کیا اسلام

چہ قدر استوار گردیدہ۔ ورسن دراز اقبالش ہرچہ تمامتر محکم گشتہ۔ گروہے بسیارے از اہالئے اسلام دردین انہا درآمدہ و ملک ما از مرتدان پُرشدہ۔ نزد مومن باغیرت بلائے جان کاہ تر ازیں چہ خواہد بود کہ ہرسوز پے تکذیب اسلام برآمدہ اند واز پند واعظان طرفے بر نہ بستند۔ ما دربندآں بودیم کہ گروہ نصاریٰ را درگروہ خود درآریم۔ ولے اکنوں خود سرمایۂ ما ازدست ما میرود۔ و از بہر گمراہ کردن ما کوشش ہا مے کنند۔ پسران را از پدران ودوستان را از دوستان و مادران را از فرزندان وپیرہ زنان را ازجگرگوشہ ہا جُدا کردہ اند۔ آیا ہنوز وقت آں

للاسلام الغريب ان ينصر بكسر الصليب† - اما حان ان تظهر مواعيد الحضرة الاحدية - وقد ديس الدين تحت اقدام النصرانية وفكّروا الم تقتض مصلحة حفظ الدين والملّة - ان يبعث الله مجددًا على رأس هذه المأة بالأيات والادلة ليكسر مابنٰى اهل الصلبان - ويظهر الدين على سائر الملل والاديان۔

† قد سبق منا البيان فی تاویل کسر الصلیب - فليرجع اليه القاری وليعلم انّ المعنی المشهوّ فی العلماء من الاکاذیب - منہ

غریب کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ کسر صلیب† کے لئے مدد دیا جائے - کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ خدا تعالیٰ کے وعدے پورے ہوں حالانکہ دین اسلام نصرانیت کے قدموں کے نیچے کچلا گیا ہے اور ذرا فکر کرو کہ آیا یہ مصلحت کہ دین کو بچایا جاوے تقاضا نہیں کرتی تھی کہ اِس صدی کے سر پر کوئی مجدد نشانوں اور دلائل کے ساتھ مبعوث کیا جائے تاکہ وہ اِس بنیاد کو توڑے کہ جو اہل صلیب نے بنائی - اور تمام دینوں پر دین اسلام کو غلبہ دیوے -

† ہم کسرِ صلیب کے معنے بیان کر چکے ہیں۔ پس چاہیئے کہ پڑھنے والا ان معنوں کی طرف رجوع کرے - اور یاد رکھے کہ جو علماء میں معنے مشہور ہیں وہ غلط ہیں -

نرسیده که از پاره پاره کردن صلیب† دستگیری اسلام کرده شود - وجان تازه در قالبش دمیده آید - و آیا ہنوز آں زمانے نیامده که وعدۂ حق تعالےٰ شانہ ایفا شود - حال آنکه اسلام لگدکوب نصرانیت گردیده است - تکرے بکنید که آیا صیانت دین نمی خواہد که برسرِ ایں صد مجدّدے بانشانہا و دلائل حقہ مبعوث شود - تا بنائے اہل صلیب را از پائے درآرد و ملّہ اسلام را بر ملل و دیانہا سربلندی بخشد -

† سابقاً درباره تاویل کسرِ صلیب تشریح کرده ایم خوانندگان آں را در خاطر بدارند و نیکو بدانند که آنچه درمیانہ علماء مشہور است از غلط کاری و کج فہمی ایشاں است - منہ

ایھا الاخوان قوموا فرادیٰ فرادیٰ۔ ثم فکّروا بنصفۃٍ و لا تکونوا کمن عادیٰ۔ ایفتی قلبکم ان تبلغ المصائب الی ھٰذہ الحالات۔ وتضیق الارض علی المسلمین والمسلمات۔ وتکثر الفتن حتی ترتعد منھا القلوب۔ وتزداد الکروب۔ ثم مع ذالک لا تنزل نصرۃ اللہ من السماء۔ ولا یتم الوعد الحق من حضرۃ الکبریاء وتمضی راس المائۃ کجھام۔ ولا یُریٰ فیہ وجہ مجدّد و امام۔ و لا تغلی مرجل غیرۃ علّام۔ مع توالی الفتن واحاطتھا کغمام۔

اے بھائیو! اکیلے اکیلے ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور پھر انصاف کے روسے فکر کرو اور دشمنوں کی طرح مت ہو۔ کیا تمہارا دل یہ فتویٰ دیتا ہے کہ مصیبتیں اس حد تک پہنچیں اور مسلمانوں پر زمین تنگ ہو جائے۔ اور فتنے بکثرت پیدا ہو جائیں یہاں تک کہ ان سے دلوں پر لرزہ پڑے اور بے قراریاں بڑھ جائیں۔ پھر باوجود ان تمام آفتوں کے خدا تعالیٰ کی مدد آسمان سے نازل نہ ہو۔ اور خدا تعالےٰ کا وعدہ پورا نہ ہو۔ اور صدی کا سر اس بادل کی طرح گذر جائے جس میں پانی نہ ہو۔ اور کسی مجدد اور امام کا مونہہ اُس میں ظاہر نہ ہو اور خدا تعالیٰ کی غیرت کی دیگ جوش میں نہ آئے باوجودیکہ فتنے ابر کی طرح محیط ہو جائیں۔

برادران! خدارا یکان یکان اندیشہ بفرمائید و از دشمنی بر کنار باشید۔ آیا دل شما روا دارد کہ مصیبت ہا بایں پایان برسد۔ و زمین بر اہالئے اسلام تنگ بشود۔ و فتنہ ہا افزونی یابد تا بحدے کہ دلہا ازاں بلرزد و آب تپش ہا از سر بگذرد ولے باایں ہمہ مدد خدا از آسمان نرسد۔ و وعدہ اش بر روئے کار نیاید۔ و سر صد چوں ابر بے باران رائیگان سپری شود و امامے و مجددے برقع از رخ برندارد و باوجود آنکہ فتنہ ہا چوں ابر جہان را فراگرفتہ اند۔ ہیچ غیرتِ الٰہیہ در حرکت نیاید۔

أهٰذا امر تقبله الفراسة الايمانية. او تشهد عليه الصحف الربّانية. اليس هٰذا وقت فتنة وبلاء. وساعة حكم وقضاء. وفصل وامضاء. وزمان ازالة التهم وابراء. او هٰذه ثلمة ما اراد الله ان يسد. وقضاء ما شاء الرحمٰن ان يرد. كلّا بل سبقت من الله من قبل بشارة عند هٰذه الآفات. وملئت الكتب من التبشيرات. فمن الغباوة ان تنسى البشارات. ولا يرى الأثار والامارات. اليس حقا ان غلبة الصليب وشيوع

کیا یہ وہ بات ہے جس کو ایمانی فراست قبول کر سکتی ہے یا جس پر ربّانی صحیفے گواہی دیتے ہیں۔ کیا یہ فتنہ اور بلا کا وقت نہیں۔ اور خدا کے حکم اور فیصلہ کی گھڑی نہیں۔ اور کیا اسلام کو بری کرنے اور تہمتوں کے دُور کرنے کا زمانہ نہیں۔ یا کیا یہ ایسا رخنہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے ارادہ نہیں فرمایا کہ بند کیا جائے یا ایسی تقدیر ہے کہ اس رحمٰن نے نہیں چاہا کہ ردّ کی جائے۔ ہرگز نہیں بلکہ اس سے پہلے قوم کو بشارتیں مل چکی ہیں اور بشارتوں سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ پس یہ ناسمجھی اور غباوت ہے کہ ان بشارتوں کو بھلایا جائے اور نشانوں اور علامتوں کو نہ دیکھا جائے۔ کیا یہ بات سچ نہیں ہے کہ صلیب کا غلبہ اور اس

آیا فراست ایمانی تو ..... این را باور می کند یا ..... نوشتہ ہائے ایزدی شہادت این امر می دہند۔ آیا این زمان فتنہ و بلا ..... ساعت حکومت و فصل از قبل خدا نیست۔ وقت آں نیست کہ چہرۂ اسلام را از آلائش افترا و بہتان پاک نمودہ شود۔ یا این رخنہ ایست کہ خدا نمی خواہد کہ آں را بر بندد۔ یا تقدیرے کہ آں رحمٰن نمی خواہد کہ ردّ بشود۔ نے نے بل قوم را پیش زیں در بارہ ہمچو ایام مژدہ ہا دادہ اند و کتابہا ازیں بشارات لبریز اند از کودنی و نادانی است کہ آں بشارات را از یاد بدر کردن و نظر بر آثار و علامات نینداختن ..... آیا راست نیست کہ غلبۂ صلیب و شائع شدن این

هٰذا الدين القبيح۔ من اوّل
علامات ظهور المسيح۔ وعليها
اتفق اهل السنة بالاقرار الصريح۔
ولم يبق فرد منهم مخالفا لهٰذا
الحديث الصحيح۔ ولا يقبل
عقل سليم وطبع مستقيم ان
تظهر العلامات بهٰذه الشوكة
والشان۔ وتبلغ الى حدّ الكمال
طرق الدجل والافتتان۔ وتنقضي
على شدتها برهة من الزمان۔
ثم لا يظهر المسيح الموعود الى هٰذا الاوان
مع ان ظهوره على رأس المأة من المسلّمات
وقد مضت المأة قريبًا من
خمسها وانتهى الامر الى الغايات+۔

+ لا يخفى ان المجدد لا ياتي الّا لاصلاح

بد دین کا پھیلنا ظہور مسیح کی پہلی علامت ہے۔
اور اس پر اہل سنت نے اقرار صریح کے
ساتھ اتفاق کیا ہے اور کوئی فرد ان
میں سے اس حدیث صحیح کا مخالف نہیں
ہے اور عقل سلیم اور طبع مستقیم
قبول نہیں کرسکتی کہ علامتیں تو اس
شوکت اور شان کے ساتھ ظاہر ہوں
اور دجل اور فتنہ انگیزی کمال تک پہنچ
جائے اور اس پر ایک زمانہ بھی گذر
جائے اور مسیح موعود اب تک ظاہر نہ ہو
باوجود اس بات کے کہ صدی کے سر
پر اس کا ظاہر ہونا امور مسلّمہ دین میں سے
ص۱۹ ہے۔ اور صدی بھی خمس کے قریب گذر گئی اور
ص۱۴ انتظار مجدّد کا امر نہایت تک پہنچ گیا+۔ اور

+ یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ مجدد موجودہ فساد کے

ملّت قبیحہ..... اول علامت ظہور مسیح موعود است. واہل سنہ باقرار صریح بر این اتفاق
دارند. و ہیچ نفسے از اوشان خلاف این حدیث صحیح نرفتہ. عقل سلیم باور
نکند کہ نشانہا بایں شان ظاہر بشوند و طریق فتنہ و فریب بسرحد پایان برسد
و زمانے دراز از زمان براں بگذرد و ہنوز مسیح موعود بروز نکند باآنکہ ظہورش بر
سرصد از مسلمات است واکنوں از صد قریب بہ پنجم حصہ آں گذشتہ+۔ و انتظارش

ص۲ + ظاہرًا مجدد از پئے اصلاح مفاسد موجودہ مے آید و روسے بہ بر کندیدن

و حان ان يرحم الله الضعفاء ويجبر ضيق امورهم ۔ و يخرجهم من قبورهم ۔ وقد

وہ وقت آگیا کہ خدا تعالیٰ ضعیفوں پر رحم کرے اور ان کی تنگیوں اور تکالیف کا تدارک کرے اور ان کو قبروں میں سے نکالے۔ اور

حاشیہ در حاشیہ

المفاسد الموجودة ۔ و لايتوجه الّا الیٰ قلع ما كبر من السيئات الشايعة۔ ومن المعلوم ان الفساد العظيم فی هذا الزمان هو فتنة اهل الصلبان۔ وهو الذی اهلك كثيرًا من اهل البوادی والبلدان ۔ فوجب ان يأتی المجدد علی رأس هذه المائة لهذا الاصلاح ۔ ويكسر الصليب ويقتل خنازير الطلاح ۔ ومن يكسر الصليب فهو المسيح الموعود ففكروا ايها الزكی المسعود۔ منه

حاشیہ در حاشیہ

اصلاح کے لئے آتا ہے ۔ اور اس بدی کی بیخ کنی کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو پھیلی ہوئی بدیوں میں سے بڑی بدی ہو اور یہ معلوم ہے کہ اس زمانہ میں فساد عظیم صلیبی کارروائیوں کا فساد ہے ۔ اسی فساد نے بہت سے بیابانی اور شہری لوگوں کو ہلاک کیا ہے پس یہ امر واجب ہے کہ مجدد اس صدی کا اس اصلاح کیلئے آوے اور بموجب منشاء احادیث کے کسر صلیب اور قتل خنازیر کرے ۔ اور جو شخص کسر صلیب کرے ۔ وہی مسیح موعود ہے پس اس امر کو اے سعید آدمی سوچ ۔ منہ

ص۱۶ مردم را نعل در آتش کردہ و وقت آں آمدہ کہ خدائے مہربان ناتواناں را دریابد و تنگی ایشاں لوازمی برگرداند ۔ واز گورہا ایشاں [۱۶] برکشد

حاشیہ در حاشیہ

بیخ آں بدی می آرد کہ بزرگ ترین بدی ہائے آں وقت باشد ۔ پوشیدہ نیست کہ شر بزرگ درایں زمان فتنۂ صلیب است کہ بسیارے را از اہل بیابان و شہرہا بر خاک ہلاک نشاندہ لہٰذا لازم آنکہ برسر ایں صد مجدّدے برائے اصلاح ایں خرابیہا بیاید و صلیب را بشکند و خنزیراں را بکشد و آں کہ کار او شکستن صلیب است ہماں مسیح موعود است ۔ منہ

تحنّى المنتظرون لاجل المسيح النازل و يبسوا تحت النوازل - وارمدت عين المنتظرين - ايها السادات والشرفاء - رحمكم الله و اتاكم منه الضياء - انظروا وكرروا النظر وامعنوا اليس من وعد الله ان ينزل المسيح عند الزلازل الصليبية - فيقبل على المسلمين اقبال الرحمة والنصرة - ويجزل لهم الله طوله ويتم قوله بالفضل والمنة - وتعلمون ان القسوس كيف غلبوا على امورهم - وتلبوا الارض بظهورهم - وطال عليهم الامد - فاين ذهب ما وعد الصدوق الصمد -

مسیح کی انتظار کرتے کرتے لوگوں نے بہت رنج اٹھایا ہے اور حوادث کے نیچے کچلے گئے ہیں اور انتظار کرتے کرتے لوگوں کی آنکھیں پک گئیں - اے بزرگو! اور شریفو! خدا تم پر رحم کرے - اور اپنے پاس سے تمہیں روشنی عطا فرماوے - نظر کرو اور دوبارہ دیکھو اور خوب غور کرو - کیا یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ نہیں ہے کہ وہ مسیح موعود کو صلیبی زلزلوں کے وقت میں نازل کرے گا - اور پھر وہ مسلمانوں پر رحمت اور مدد کے ساتھ متوجہ ہوگا - اور اپنی عطا اُن پر پوری کریگا اور اپنے قول کی سچائی ظاہر فرمائیگا - اور آپ لوگ جانتے ہیں کہ پادری لوگ کیونکر اپنے مقاصد پر کامیاب ہو گئے ہیں اور زمین کو اپنے ظہور کے ساتھ زیر و زبر کر دیا ہے اور اُنکی کارروائی پر بڑی مدت گذر گئی ہے پس اب سمجھے خدا کا وعدہ کہاں گیا

مردم در انتظار مسیح زحمتہا کشیدہ و در زیر بلاہا پامال گردیدہ و چشمہا در راہش سفید گشتہ اند - بزرگان و کلانان خدا نظرے در شما بکند و نورے بشما بخشد - اندیشہ بفرمائید و سگالشہا در کار بکنید - آیا وعدہ الٰہی نبودہ کہ مسیح را در ہنگام توہ صلیب فرود فرستد و رحم و فضلش یار و یاور مسلمانان بگردد و نعمت خود را بر ایشان اتمام کند و راستی گفتار خود را بظہور بیارد - بر شما پوشیدہ نخواہد بود کہ کشیشان در کار خود کامیاب و شاد کام گردیدہ - و زمین را بظہور خود زیر و زبر نمودہ اند - و مدتے دراز ابقابر کارروائی ہنہا شدہ - اکنون چہ شد وعدۂ آں خدائے صادق -

و ترون ان افواجا من المسلمين ارتدّت وخرجت من هذه الملة۔ ففكّروا اليس هذا رزيئة عظمٰی علی الشريعة المحمدية۔ ثم مع ذالك سبّوا نبيّنا المصطفٰی ۔ وطعنوا فی ديننا وبلغوا الامر الی المنتھٰی۔ امكّنھم الله منا و ما مكّننا من العدا۔ تلك اذًا قسمة ضيزٰی۔ وان كنتم تنتظرون مصائب اخرٰی۔ فانّا لله علٰی ھذا الرأی والنھٰی۔ اتريدون ان ينعدم الاسلام كل الانعدام۔ ولا يبقٰی اسمه ولا اسم نبيّنا خير الانام۔ ثم يظهر المسيح بعد فناء الملّة و اختلال

اور آپ لوگ دیکھتے ہیں کہ ہزارہا مسلمان مرتد ہو کر دین اسلام کو چھوڑ گئے ہیں۔ پس سوچ لو کہ کیا یہ نہایت بڑی مصیبت ہمارے دین محمدی پر نہیں ہے۔ اور پھر انہوں نے اللہ بدمذہبی پھیلانے کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں بھی دیں۔ اور ہمارے دین اسلام پر اعتراض کئے اور ہجو کی اور بات کو انتہا تک پہنچا دیا۔ کیا خدا نے ان کو ہمیں دکھ دینے کیلئے موقعہ دیا۔ اور ہمیں نہ دیا۔ پس یہ تقسیم تو ٹھیک نہ ہوئی۔ اور اگر آپ لوگ اور مصیبتوں کے منتظر ہیں پس بجز انّا للہ کے اور کیا کہیں۔ کیا آپ لوگ چاہتے ہیں کہ اسلام بکلی معدوم ہو جائے اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں نام و نشان نہ رہے پھر مسیح موعود ملّت اسلام کے فنا ہونیکے بعد اور نظام دین کے خلل پذیر ہونے

شما می بینید ہزاراں مسلمانان جامۂ ارتداد در بر کردہ اند۔ انصافاً بگوئید بلائے بزرگتر ازیں بر دین محمدی چہ خواہد بود۔ ازیں گذشتہ نبی کریم ما را (صلی اللہ علیہ وسلم) را دشنام دہند۔ و دین متین ما را ہدف اعتراضات سازند و ذم و ہجا کنند و کار از حد گذرانیدند۔ آیا خدا ایشان را بر ما مسلط گردانیدہ کہ از دست اینہا رنج و آزار یابیم۔ بخدا ایں تقسیم کہ خوب نیست۔ و اگر شما در انتظار مصیبتہائے بزرگتر ازیں نشستہ اید ما بجز از استرجاع چہ گوئیم۔ آیا شما آرزو دارید اسلام بکلی از ہم بپاشد و اثرے از اسلام و از ذات خیر الانام (علیہ الصلوٰۃ والسلام) در دنیا نماند۔ و مسیح بعد از فنائے ملۂ اسلام

النظام - وانتم تقرؤن ان الملة
لا ترى يوم الزوال بالكلية - و
لا تنفك منها آثار القوة والشوكة
- بينما هي كذلك فينزل المسيح
المجدد على رأس المائة - و هو
يأتي حكما و عدلا و يقضي
بين الامة - فيجمع السعداء على
كلمة واحدة - بعد افتراق المسلمين وآراء
مختلفة - واسماء هذا المجدد ثلثة و ذكرها
في الاحاديث الصحيحة صريح - حكم ومهدي
ومسيح - اما الحكم فبما روى انه يخرج في
زمن اختلاف الامة - فيحكم بينهم
بقوله الفصل والادلة القاطعة
و عند زمن ظهوره لا توجد

کے پیچھے ظاہر ہو - اور آپ لوگ کتابوں میں پڑھتے
ہیں کہ ایسے زوال کا دن اسلام پر کبھی نہیں آئیگا -
اور شوکت اور قوت کے علامات کبھی اس سے علیحدہ نہیں
ہونگے - اور اسلام اسی حالت پر ہوگا کہ مسیح موعود
صدی کے سر پر نازل ہو جائیگا - اور وہ حکم عدل
ہو کر آئیگا اور امت کے اختلاف دُور کرے گا
اور سعید لوگوں کو بعد اختلافات کے ایک
کلمہ پر جمع کر دے گا - اور اس مجدد کے
تین نام ہیں جو احادیث صحیحہ میں بتصریح
مذکور ہیں - یعنی حکم اور مہدی اور مسیح -
اور جیسا کہ روایت کیا گیا ہے حکم کے نام کی
یہ وجہ ہے کہ مسیح موعود امت کے اختلاف کے وقت میں
ظاہر ہوگا - اور ان میں اپنے قولِ فیصل کے ساتھ وہ حکم دیگا
جو قریب انصاف ہوگا - اور اس کے زمانہ کے وقت میں کوئی

داشتن شیرازۂ دین جلوہ گر بشود - و شما در کتب می خوانید کہ مثل این روز سیاہ ہرگز بہرۂ اسلام
نخواہد بود - و علامات شوکت و صلابت ابدا از دے منقطع نخواہد گشت - ہم درین اثنا مسیح موعود
بروز کند و او حکم عادل باشد و اختلافات را از میانہ امت رفع سازد و فرخندہ بختان
را بعد از پراگندگیہا بریک کلمہ جمع آرد و آں مجدد را سہ تا نام است کہ در احادیث
صحیحہ بتصریح مذکور است یعنی حکم و مہدی و مسیح - از قرار روایت حکم بحیث آں است کہ مسیح موعود در وقت خلاف
است نازل شود - و با قول فصل در میانۂ اختلافات حکمی کند کہ قرین انصاف باشد - در ایامے کہ او ظہور فرماید جملہ عقائد

عقیدة الّا و فیها اقوال ۔ فیختار
القول الحق منها و یترك ما هو
باطل و ضلال ۔ و اما المهدی فیما
روی انه لا یاخذ العلم من العلماء
و یُهدی من لدن ربّه کما کان
سنة الله بنبیّه محمّد خیر الانبیاء
فانه هدی و علم من حضرة الکبریاء
و ما کان له مُعلّم اٰخر من غیر الله
ذی العزة و العلاء ۔ و اما المسیح
فیما روی انه لا یستعمل للدین

عقیدہ ایسا نہیں ہوگا جس میں کئی قول نہ ہوں۔
پس وہ حق کو اختیار کرے گا اور باطل اور گمراہی
کو چھوڑ دیگا۔ اور مہدی کے نام کی وجہ جیسا
کہ روایت کیا گیا ہے یہ ہے کہ وہ علم کو علماء سے
نہیں لیگا اور خدا تعالیٰ کے پاس سے ہدایت پائیگا
جیسا کہ اللہ جلّ شانہ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو اسی طریق سے ہدایت دی۔ اس نے محض
خدا سے علم اور ہدایت کو پایا۔ اور مسیح کے
نام کی وجہ جیسا کہ روایت کی گئی ہے یہ
ہے کہ وہ دین کی اشاعت کے لئے تلوار

+ المراد من لفظ المسیح کما جاء فی الحدیث الصحیح مسیحان ۔ مسیح قاسط خارج فی اٰخر الزمان ۔ و مسیح مقسط فی ذالك الاوان فالذی یزجی امره بالاسباب الردیة الارضیه و یمسح کل عذرة الارض بالحیل

+ مسیح کے لفظ سے مراد احادیث کے رو سے دو مسیح ہیں۔ ایک مسیح ظالم آخری زمانہ میں آنے والا ۔ اور ایک مسیح عادل اسی زمانہ میں آنے والا ۔ پس وہ شخص جو ردّی طریقوں سے کام چلاتا اور زمین کی ہر ایک ناپاکی کو ذلیل حیلوں کے ساتھ چھوتا اور طرح طرح کی تحریف

دست زدہ اقوال متعددہ خواہند بود ۔ لاجرم او حق را از میانہ اختیار و باطل و اضلال را ترک بکند
و بر حسب روایت مہدی بسبب آن است کہ علم را از علماء نگیرد بل بلا توسط احدے
از خدا ہدایت یابد ہمچنانکہ نبی خود محمد مصطفےٰ را (صلی اللہ علیہ وسلم) ہدایت فرمود ۔ و او از خدا مشرف
بالہام و مکالمہ و تعلیم دادہ شود ۔ و وجہ اسم مسیح بر طبق روایت آنکہ او در اشاعت امر دین

+ از قرار احادیث لفظ مسیح بر دو تن اطلاق یافتہ ۔ مسیح بیداگر کہ در آخر زمان پیدا شود ۔ و دیگر مسیح دادگر کہ ہمدران زمان ظہور فرماید۔ خصوصاً آنکہ ناطرقیہا بد کار بگیرد و ہر گونہ ناپاکی و گندگی زمین را با حیلہ ہائے فرومایہ دست کند و

سیوفا مشهرة و لاسنة مذربة۔
بل یکون مدارہ علیٰ مسّ برکات
السماء ۔ وتکون حربته انواع التضرعات

ص۱۷ اورنیزہ سے کام نہیں لے گا ۔ بلکہ تمام مدار
اس کا آسمانی برکتوں کے چھونے پر ہوگا۔ اور
اس کا حربہ قسم قسم کی تضرع اور دُعا

الدّنیة ۔ ویستعمل انواع
التحریف و المکائد والتلبیس
والخدعة ویؤید الباطل
بسائر اقسام الدجل والدنس
والتمویه والتغطیه ۔ فهو
المسیح الدجال وامرہ التزویر
وتزیین الباطل والاضلال ۔
والذی یفوض کل امرہ الی
حضرة الکبریاء ۔ ویقطع الاسباب
ویبعد منها ویعکف علی الدعاء
ویسعی من الاسباب الی
المسبب حتی یمسح بتوکله
اعنان السماء ۔ فذالک هو المسیح
الصدیق ۔ وامرہ تایید الحق
وکلما ینجو به الغریق ۔ و
المسیح اسمٌ مشترک بینهما

ص۱۷ اور مکر اور تلبیس اور فریب سے
کام لے گا ۔ اور تمام قسم کے
دجل اور فسق سے باطل کی تائید
کرے گا ۔
پس وہ مسیح دجال ہے ۔ اور
کام اس کا تزویر اور گمراہ کرنا ہے
مگر جو شخص اپنا ہر ایک امر خدا تعالےٰ
کے سپرد کریگا اور قطع اسباب کر کے
دُعا پر زور ڈالے گا ۔ اور اسباب
سے مسبب کی طرف دوڑے گا
یہاں تک کہ اپنے توکل کے ساتھ
آسمان کی سطح کو چھو لے گا یہ مسیح صدیق
ہے اور اس کا کام حق کی مدد کرنا اور
غریق کو بچانا ہے ۔ اور مسیح کا
لفظ دو چیزوں میں مشترک ہے۔

کار از سیف و سنان نگیرد بل جملۂ کاروبار او بستہ بر مسح برکات آسمانی باشد و حربہ او دعاہائے گوناگون و

ص۱۷ ہر نوع تحریف و مکر و تلبیس و فریب در کار آورد و ہر رنگ دجل و زور و دروغ و
حقہ بازی از بہر طرح دادن ناراستی صرف نماید ۔ آن مسیح دجال است و کار او فریبیدن
و از راہ بردن و آراستن دروغ است ۔ ولیکن شخصے کہ جملہ امر خویش بخدا بسپارد و از اسباب
بریدہ ہمہ ہمت بر دعا بگمارد و از اسباب رو بہ مسبب ساز بیارد و حتیٰ کہ از کمال توکل بر سطح آسمان

والدعاء۔ فاشکر واللّٰه انه موجود فی زمنکم وفی هذه البلدان۔ وانه هو الذی یکلمکم فی هذا الاوان۔ وهذا یوم تنزل فیه البرکات۔ وتظهر الأیات۔ ویعود الایمان الغریب الیٰ موطنه۔ ویخرج لؤلؤ العلم من معدنه۔ هذا هو الیوم الذی توجست منه قلوب الکفار۔ و انبجست رقةً عیون عیون الابرار۔ وهذا یوم تیقظ الغافلین۔ ورقة المتیقظین۔ و

حاشیہ: مسیح العلیٰ۔ ومسیح تحت الثریٰ۔ وسمّی المسیح الصدیق عیسیٰ۔ لما عیس من بطشة القوم کابن مریم امام الهدیٰ وعیس من جور السلطنت مع الضعف والمسکنة وتهاویل الخزیٰ۔ منہ

ہوگی۔ پس خدا تعالیٰ کا شکر کرو کہ وہ تمہارے زمانہ اور تمہارے ملک میں موجود ہے اور وہی تو ہے جو اس وقت تم سے کلام کر رہا ہے۔ اور یہ وہ دن ہے جس میں برکات نازل ہوتے ہیں اور نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ایمان کا مسافر اپنے وطن کی طرف رجوع کر رہا ہے۔ اور اس کے معدن سے علم کے موتی نکل رہے ہیں۔ یہ وہ دن ہے جس سے کفار کے دلوں میں دھڑکا بیٹھ گیا ہے۔ اور غلبۂ رقت کی وجہ سے ابرار کی آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے ظاہر ہوئے ہیں یہ دن غافلوں کے جاگنے کا دن اور جاگنے والوں کی رقت قلب کا دن ہے۔

حاشیہ: آسمان کا مسیح اور زمین کا مسیح۔ منہ

خواہد بود۔ خدا را شکر بجا آرید کہ او در ملک شما و در میانہ شما موجود و ہماں است کہ با شما تکلّم می کند و ایں روز یست کہ برکات دراں نزول می فرماید و نشانہا آشکار می شود۔ و ایمان غریب بوطن خود باز پس می آید و کان دُرّ علم بیروں می دہد۔ ایں روزے است کہ خفقانے ازاں در دل کفار راہ یافتہ و دیدۂ پاکان از کمالِ رقت چشمہائے سرشک روانہ ساختہ اند۔ امروز روز بیداری غافلان و رقت بیداران۔ و روز قبول

حاشیہ: دست بساید لو مسیح صدیق و کار او تائید حق و رہائیدن غریق است۔ و لفظ مسیح بر مسیح آسمان و مسیح زمین ہر دو اطلاق مے یابد۔ منہ

وھذا یوم القبول و الردّ من رب العٰلمین - اما الذین قبلوا فتریٰ وجوھھم متھلّلۃ مستبشرۃ عارفۃ - واما الذین ردّوا فوجوھھم کالحۃ دمیمۃ مستنکرۃ - وکل یریٰ ما کسب فی ھذہ والاٰخرۃ - فمن جاء الصادق مصدقا فقد صدق الرسول مجددًا - وجمع شملا مبددا - و من اعرض عن الصادق نعصی نبی اللّٰہ و ما بالی التھدّد - و ما اقول من تلقاء نفسی بل ھٰذا ما قال ربی واکد القول وشدد - ابتلیت ببعثتی جموع الزھّاد والعباد - ولا یعرفنی الّا

اور یہ دن قبول اور ردّ کا دن ہے - اس میں قبول کرنے والوں کے مونہہ کشادہ اور خنداں اور پہچاننے والے ہیں - اور ردّ کرنے والوں کے مُنہ ترش اور بدشکل اور ناشناس ہیں -

اور جس نے صادق کے پاس آکر اُس کی تصدیق کی اس نے نئے سرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور اپنے امر متفرق کو جمع کرلیا اور جس نے اعراض اور انکار کرکے صادق کی تکذیب کی وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہوگیا اور کچھ نہ ڈرا - یہ میرا قول نہیں بلکہ یہی خداتعالیٰ نے تاکیدًا فرمایا ہے - میرے مبعوث ہونے کے ساتھ تمام زاہد اور عابد آزمائے گئے - اور مجھے وہی دل جانتے ہیں جو بدلائے

و ردّ است - آنانکہ پذیرفتند روی ہائے شاں درخشاں و خنداں و شناسا استند و روی ہائے سرباز زناں ترش و زشت و ناشناسا استند - ہرکہ در نزد صادق آمد و صدقش را پذیرفت او از نو تصدیق رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کرد و امور پریشان خود را فراہم آورد - و آنکہ از گردن کشی و انکار کمر بر تکذیب صادق بر بست او گردن از فرمان رسول کریم بپیچید و بیمے در دل نیاورد - ایں گفتار ہوائے من نیست بل گفتار تاکیدی پروردگار است ہمہ زاہداں بسبب بعثت من آزمودہ شدند - و مرا نمے شناسد مگر دلہائے

قلوب الابدال والاوتاد۔ و اما علماء ھٰذہ البلاد ۔فماتت قلوب اکثرھم وبعدوا من السداد۔ و ذھب اللّٰہ بنور ھدایتھم ۔وضیاء درایتھم ۔وترکھم کالمخذولین۔ یکفّرون ولا یعرفون من یکفرونه ویعمھون ۔ ویعرضون عن الحق و لا یقبلون ۔ و یرون اٰیات اللّٰہ ثم لا یھتدون ۔یسبّوننی ویشتموننی ویسعون لاجاحتی ویمکرون۔ ویسخرون منی و من جماعتی وبسوء الالقاب ینبزون ۔و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔

گئے ۔اور مستقیم کئے گئے ۔ مگر اس ملک کے اکثر علماء کا دل مرگیا اور خدا نے اُن کا نورِ ہدایت اور زیرکی چھین لی ۔

مجھے اکثر کافر کہتے ہیں اور نہیں جانتے کہ کس کو کہہ رہے ہیں ۔ اور حق سے مُنہ پھیرتے ہیں اور قبول نہیں کرتے ۔اور خدا تعالیٰ کے نشان دیکھتے ہیں اور پھر ہدایت نہیں پاتے اور مجھے گالیاں دیتے ہیں اور میری بیخکنی کیلئے کوشش کرتے اور منصوبے بناتے ہیں ۔ اور مجھ سے اور میری جماعت سے ٹھٹھا کرتے اور بُرے بُرے نام رکھتے ہیں ۔اور عنقریب ظالم لوگ جان لیں گے کہ کہاں پھیرے جاتے ہیں ۔

کہ تبدیل و استقامت در انہا جا گرفتہ ۔بسیارے از علمائے این بلاد دل شان مردہ و از راستی دُور افتادہ ۔ و خدا نور ہدایت و زیرکی را از انہا باز گرفتہ و از یاری و یاوری انہا دست باز کشیدہ ۔ کافر می گویند و نمی دانند کرا کافر می گویند ۔ و سر گردانیہا می کنند واز قبول حق گردن می کشند و نمی پذیرند ۔ خدا را نشانہا می بینند و دیدہ وا نمی کنند دربارۂ من بدے گویند و از پئے از پا درآوردنم تکاپو ہا کنند و برمن و گروہ من خندہ ہا زنند و بنامہای بد یاد آرند ۔ دور نیست کہ ستمگران بدانند کہ سرانجام کار ایشان چہ خواہد بود ۔

ثم اعلموا یا جموع کرام - انی الھمتُ مذ اعوام - و امرتُ من ربّ علام - ان اُظھر علی خواص و عوام - ان المسیح الصدیق الذی وعد نزولہ لھذہ الامۃ - عند شیوع فتن حماۃ الصلیب والکفارۃ - **ھو ھٰذا** العبد الذی بعث علی رأس المائۃ - وامر ان یتم حجۃ اللہ علی اھل الصلبان والفدیۃ - ویکسر غلوھم بالادلۃ القاطعۃ - ویقوی بالاٰیات امر الملّۃ - ویقطع معاذیر الکفرۃ - ویاتی بمتاع جدید للمقوین - و یبشر للطالبین - الذین یطلبون مرضاۃ ربّھم ویحبّون خاتم النبیّین -

پھر اے بزرگوں کے گروہ - آپ لوگوں کو معلوم ہو کہ مجھے کئی سال سے الہام ہو رہا ہے - اور مَیں اس بات کو عام و خاص پر ظاہر کرنے کے لئے حکم کیا گیا ہوں کہ وہ مسیح صدیق جس کے اُترنے کیلئے اس امت کو وعدہ دیا گیا ہے کہ وہ صلیبی فتنوں کے شائع ہونے کے وقت اُترے گا **وہ یہی بندہ ہے** جو صدی کے سر پر مبعوث کیا گیا - اور حکم کیا گیا ہے کہ تا خدا تعالیٰ کی حجت اہل صلیب پر پوری کرے اور دلائل قاطعہ کے ساتھ ان کے غلو کو توڑے - اور تمام کفار کا قطع عذر کرے اور جو لوگ بے توشہ ہو رہے ہیں ان کو متاع جدید عطا فرماوے اور خدا کے ڈھونڈنے والوں کو خوشخبری دے یعنی ان لوگوں کو جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی راہوں کو ڈھونڈتے ہیں اور جناب خاتم الانبیاء

جماعت بزرگاں بدانید کہ چندیں سال است من تشریف الہام یافتہ ام و ماٗمورم باینکہ برخاص و عام اظہار آں بکنم کہ آں مسیح صدیق کہ نزولش برائے ایں امت در وقت فتنہ ہائے حامیان صلیب موعود است من بندہ ہستم کہ بر سر صد مبعوث شدہ ام و ماٗمورم باین کہ حجت خدا را بر پرستاران صلیب اتمام بکنم و بنیاد غلو انہا را با دلائل قاطعہ از پا در آرم - و امر ملت را بانشانہا استوار نمایم و ہرگونہ بہانہ ہائے کافران را از سر ببرم و بے نوایان را برگ و ساز نو بہم رسانم و جویندگانے را مژدہ رسانم کہ راہ رضائے پروردگار را جویند - و خاتم النبیین را دوست دارند

عليه صلوٰت الله والملائكة واخيار الناس اجمعين - وقد سبق البيان مني ان هـذا الوقت وقت ظهور المسيح الموعود - و قـد تمت كلمة ربنا صدقا وحقا واوفىٰ بالعهود - وكيف لم يعرف وقد طال امـد الانتظار - وظهر كما ورد من
الآثار - وقـد مضت مـدة على ۱۸
صواصر الفتن الصليبية - وارتـد فوج من الامم المحمدية - و مابقي بيت الا دخلت فيه نصرانية -
وقلّت على الارض انوار ايمانية - فارسلني ۱۸
الربّ الرحيم في هٰذه الايام - و زاد معرفتي بتوالي الوحي والالهام.

(صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتے ہیں اور اُس نبی پر خدا اور اُس کے فرشتوں اور تمام نیک بندوں کی طرف سے درود ہو - اور مَیں پہلے لکھ چکا ہوں کہ یہ وقت مسیح موعود کے ظہور کا وقت ہے، اور ہمارے رب کی بات صدق اور سچائی سے پوری ہو گئی - اور اُس نے اپنے عہدوں کو پورا کیا - اور کس طرح پورا نہ کرتا اور اُس کے وعدے کی مدت بہت گذر گئی تھی - اور تمام نشانیاں پوری ہو چکی تھیں - اور صلیبی فتنوں کی آندھیاں بھی بہت مدت سے چل رہی ہیں اور ایک فوج امت محمدیہ میں سے مرتد ہو چکی ہے اور کوئی گھر خالی نہیں رہا جس میں نصرانیت داخل نہیں ہوئی - اور ایمانی انوار زمین پر کم ہو گئے ہیں - پس خدائے رحیم نے مجھے ان دنوں میں بھیجا - اور وحی اور الہام کو متواتر نازل کر کے میری معرفت کو زیادہ کیا -

(بروے از خدا و فرشتگان و کافہ مردم صلوات و تسلیم باد) قبلا نگارش یافتہ کہ ایں وقت وقت ظہور مسیح موعود است و گفتار پروردگار ما براستی و درستی سرانجام نیکو حاصل کردہ و وعدۂ خود را ایفا فرمودہ و چگونہ ایفا نفرمودے در حالیکہ مدتے دیر باز بر وعدہ اش سپری شد و ہمہ نشانہا پدیدار گشتہ و تندبادہائے فتن صلیبیہ از زمانے دراز وزیدن گرفتہ و گروہے بسیار
از امت محمدیہ سر از دائرہ اسلام بیرون کشیدہ بود و خانۂ نماندہ کہ نصرانیت دراں سرزدہ داخل نشد - و انوار ایمان ۱۸
بر زمین کم گردید لہذا خدائے رحیم مرا درہمچو روزہا فرستاد و از پیاپے دادن وحی والہام نور معرفت مرا بیفزود

وقوّانی بخوارق وکشف کالبــدر
التام ۔ ووھب لی علم دقائق
القرآن ۔ وعلم احادیث رسوله
وما بلّغ من احکام الرحمٰن ۔ و
فھّمنی انه ما قدم وما اخر وعدہ
من الأوان ۔ بل انزل امرہ علی رأس الوقت
والزمان ۔ ومع ذالك كنت ما یسرنی
قلیل من الآیات والعلامات ۔ بل کنت
استقل الکثیر لفرط اللھج والرغبت فی
البیّنات من الشھادات ۔ وکنت ما
ارضی من الاستیفاء باللفاء ۔ وما اقنع
من شمس الضحٰی باقل الضیاء ۔ بل کنت
اجتنب منهلا کدر ماءہ ۔ وما کمل صفاؤہ ۔
فتوالت اٰیات ربّی لتسلیتی حتی اطمأنت

اور خوارق اور کشف روشن کے ساتھ مجھے
قوی کیا اور مجھے دقائق قرآن شریف کا علم
عطا فرمایا ۔ اور ایسا ہی علم احادیث کا
عطا کیا ۔ اور مجھے سمجھایا کہ اُس نے اپنے
وعدہ کو مقدم یا مؤخر نہیں کیا ۔ بلکہ
اپنے امر کو عین وقت پر نازل فرمایا ۔
اور باوجود اس کے میں اس بات پر راضی نہیں
ہوتا تھا کہ تھوڑے سے نشانوں اور علامتوں پر صبر کروں ۔
بلکہ بباعث رغبت شہادتوں اور ثبوتوں کے بہت کو
تھوڑا جانتا تھا ۔ اور تھوڑی چیز اور تھوڑی روشنی
پر قناعت نہیں کرتا تھا ۔ بلکہ میں
ایسے چشمے سے دُور رہتا تھا جس کا پانی مکدّر
ہو اور صاف نہ ہو ۔ پس میری تسلی کیلئے
خدا تعالے کے نشان متواتر نازل ہوئے یہاں تک کہ

واز خوارق روشن وکشف تقویت من بنمود ۔ وعلم دقائق قرآن برمن ارزانی بفرمود ۔ وہمچنیں در
علم احادیث بروئے من بکشود ۔ وبرمن آشکار کرد کہ تقدیم وتاخیر دروعدہ اش ہرگز راہ نیافتہ
بل امر خود را درعین وقت نازل کردہ وبا این ہمہ نخواستم کہ قناعت برنشانہائے قلیل و
علاماتے چند بکنم بل از شدۂ رغبت درشہادات وثبوتہا بسیار را اندک شمردم وبرچیز اندک
وروشنی قلیل سرفرود نیاوردم ۔ بلکہ من ازاں چشمہ دوری می جستم کہ آبش مکدر باشد ۔
پس برائے تسلیت من نشانہائے الٰہی پیاپے نازل شدند تا اینکہ روان من اطمینان کلّی بیافت

حجتی ولمعت محجتی ۔ واعطیتُ بصائر من اللّٰہ المنان ۔ وغذیت بلبان السکینۃ والاطمینان ۔ و درءَ عن نفسی کل شبھۃ ونُوّرتُ من ایدی الحضرۃ باشعۃ مومضۃ ۔ و وضح لی بصدق العلامات۔ وتلالؤ الاٰیات ۔ وشھادۃ صحف رب السمٰوٰت۔ وخبر سید الکائنات۔ اننی انا المسیح الموعود۔ وانہ تمت بی المواعید والعھود۔ وان اللّٰہ فعل ماشاء۔ ولہ التخیر فی کلما احسن فی زعمکم اواساء۔ یلقی الروح علیٰ من یشاء۔ ولا یسئل عما یفعل وھو مالک السمٰوٰت و الارضین ۔

میری جان مطمئن ہوگئی ۔ اور میری راہ روشن ہوگئی اور کئی قسم کے روشن نشان مجھ کو دیئے گئے ۔ اور اطمینان اور سکینت کا دودھ مجھے پلایا گیا ۔ اور میرے نفس سے ہر ایک قسم کا شبہ دُور کیا گیا ۔ اور مَیں خدا تعالیٰ کے ہاتھوں سے روشن شعاعوں کے ساتھ منور کیا گیا اور علامات صادقہ اور روشن نشانوں اور کتاب اللہ اور احادیث سے میرے پر کھل گیا کہ مَیں مسیح موعود ہوں ۔ اور یہ کہ میرے ظہور کے ساتھ عہد اور وعدے پورے ہوگئے ۔ اور خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ ہر ایک امر میں اس کا اختیار ہے ۔ جس پر چاہتا ہے رُوح ڈالتا ہے ۔ اور وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا ۔ اور زمین و آسمان کا وہی مالک ہے ۔

وراہم آشکار گردید ۔ وچندیں نشانہائے روشن برمن ارزانی شدند ۔ و شیر سکینت مرا نوشانیدہ شد و ہرگونہ شبہتے از روانم دور کردہ شد وخود دست خدا باشعاعہائے روشن مرا منور فرمود۔ واز علامات صادقہ ونشانہائے درخشاں وکتاب اللہ و حدیث برمن کشودند کہ من بلاشبہ مسیح موعودمی ہستم ۔ وظہور من موجب اتمام ہمہ عہد ہا و وعدہ ہا گشت ۔ خدا ہرچہ خواہد کند داور در ہر امر اختیار کلی دارد گو آں امر بگمان شما بد باشد یا نیک ۔ بر ہر کہ خواہد القائے رُوح کند ہیچ کس را نمی رسد کہ او را بر کارہائے او سبحانہ بازپرس کند کہ مالک زمین و آسمان ہماں است ۔

وكنت اعلم ان العلماء يكذبونى
ويجعلوننى غرضا للسهام - ويقولون
انه شق العصا وخرج من اجماع
ائمة الاسلام - فوالله ما
خشيتهم ما سترت امرًا اوحى
الىّ من الله العلام - واىّ ذنب
اكبر من ان يكتم الحق من خوف
الانام - وما وردت هذا المورد
من غير الامر والاعلام - وما
كان لى ان استقيل من هذا
المقام - وما جئت كطارق اذا عرنى -
بل جئت كبدر طلع فى ام القرىٰ -
وعندى شهادات لمن يرىٰ -
وآيات لقلب وعىٰ - وقد

اور میں جانتا تھا کہ علماء میری تکذیب کرینگے
اور مجھے اپنے تیروں کا نشانہ بنائیں گے اور کہیں گے
کہ اس نے اجماع کو توڑا اور عقیدہ اجماعی سے
خارج ہوگیا پس بخدا میں اُن سے نہیں ڈرا اور
کسی امر کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے الہام ہوا
پوشیدہ نہیں رکھا اور اس سے بڑھ کر اور کونسا
گناہ ہوگا جو خلقت سے ڈر کر حق کو چھپایا جائے
اور میں نے اس جگہ بغیر اعلام الٰہی کے قدم
نہیں رکھا - اور میرا یہ بھی اختیار نہ تھا
کہ میں اس مقام سے معافی چاہتا - اور
میں ایسا نہیں آیا جیسا کہ یونہی ایک ناخواندہ
مہمان رات کو آجاتا ہے بلکہ میں اس چاند کی طرح
نکلا جس نے مکہ معظمہ میں طلوع کیا - اور میرے پاس دیکھنے والوں
کیلئے گواہیاں ہیں اور اس دل کیلئے جو یاد رکھنے والا ہو نشان ہیں

من نیکمے دانستم کہ علما در دنبال تکذیب من بودہ - مرا ہدف تیرہائے خود خواہند ساخت و خواہند
گفت کہ ایں کس خلاف اجماع کرد و از عقیدہ اجماعی خروج نمود - بخدا از اناں نترسیدم و امرے را از امور الہامات
نپوشیدم و خود گناہے بزرگتر ازیں چہ باشد کہ از بیم خلائق پردہ بر حق انداختہ شود - و من در اینجا بے اجازہ خدا
پا ننہادہ ام - و مرا زیبا نبود کہ ازیں مقام پوزش میکردم - من نہ ہمچوں مہمان ناخواندہ در ہنگام
شب نیامدہ ام - من چوں بدرے آمدہ ام کہ در مکہ مکرمہ طلوع فرمود - جہت کسے کہ ببیند
گواہی ہا دارم و برائے دلے کہ حق را ضائع نمے کند نشانہا در دست من است - زمانہ

شهد الزمان انّ الاوان هو هٰذا الأوان ـ بما ظهرت الصلبان ـ و زادت الغواية والطغيان ـ و ترى القسوس کیف هولوا النفوس

اور زمانہ نے اپنی حالت موجودہ کے ساتھ گواہی دے دی ہے کہ وقت یہی وقت ہے، کیونکہ صلیب غالب ہوگیا اور گمراہی زیادہ ہوگئی ـ اور تو پادریوں کو دیکھتا ہے کہ کیونکر اُن کی سخت کوشش

+ انا ذکرنا غیر مرة کید القسوس وما نعلم کیف یکون اثرہ علی النفوس ـ فاعلموا انا لا نرید بهٰذہ الکلمات ـ ان ید فع سیئاتهم بالسیئات ـ بل الواجب علی المؤمنین ان یصبروا علی ایذائهم ویدفعوا بالحسنة سیئاتهم الذی نشأت من اهوائهم ـ ولا ینظروا الی سبّهم وازدرائهم ـ فان الله تبارك وتعالٰی اوصٰی لنا بالصبر فی القرآن ـ وقال تسمعون اذی کثیرا منهم والصبر خیر فی ذالك الأوان ـ فمن لم یصبر فلیس له حظ من الایمان ـ فاصبروا علی ایذاء القسوس واتقوا ـ واذا شتموا فلا تشتموا ـ

+ ہم نے بارہا پادریوں کے مکر کا ذکر کیا ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ دلوں پر اس کا کیا اثر ہوگا ـ پس یاد رکھو کہ ہمارا ان کلمات سے یہ مطلب نہیں کہ بدی کا بدلہ بدی کیسا تھ لیا جاوے ـ بلکہ مسلمانوں پر واجب ہے، کہ ان کے ایذا پر صبر کریں ـ اور بدی کا نیکی کے ساتھ معاوضہ دیں ـ

کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہمیں صبر کیلئے حکم فرمایا ہے ـ اور فرمایا کہ جب تم اہل کتاب سے دُکھ دیئے جاؤ تو صبر کرنا ـ پس جو شخص صبر نہ کرے اس کو ایمان سے بہرہ نہیں ہے سو تم صبر کرو ـ اور مقابلہ سے بچو ـ جب گالیاں سنو تو گالی مت دو اور

+ از حالت موجودہ گواہی دہد کہ وقت ہمیں وقت است چہ صلیب چیرہ گردید و گمرہی بر جہاد سو افزا گرفت و می بینی کشیشاں را

+ مکرّرا در بارہ مکر کشیشاں ذکرے در میان آوردیم و نمی دانیم کہ دلہا از ایں چہ اثر بپذیرند ـ بے آگاہ باشید کہ ما ہرگز ارادہ نداریم کہ پاداش بدی با بدی کردہ شود ـ بلکہ مومناں را لازم است کہ بر ایذا ایشاں صبر ورزند و بدی را کہ نتیجہ ہوائے ایشاں است با نیکی دفع بکنند و دشنام و استہزاء آناں را بچشم اغماض ببینند زیرا کہ خداوند بزرگ ما را در قرآن کریم برائے صبر امر فرمودہ و گفتہ کہ از ایشاں گفتارہائے بد بسیار خواہید شنید و شکیبائی دراں روزگار بہتر خواہد بود ـ لہٰذا ہر کہ شکیب نگزیند او از اہل ایمان نیست ـ پس باید کہ بر ایذائے کشیشاں صبر ورزید و از ہجو مقابلہ بترسید ـ و چوں دشنام دہند دشنام مدہید

وذعر الناس نسلهم والرملات - و
قذفوا خير الرسل ورفع الامان.
فمن كان بعد ذالك لا يرى ضرورة
عبد يكسر الصليب - ويرى الأيات
ويؤيّد الدين الغريب - وكان يحار
في امري فهمه - ويفرط وهمه -
حتى لا يدرك هذا السر غور عقله
ولا يجب بهذا الثمر لعاع حقله -
بل يرتاب بعزوتي. ويابى تصديق
دعوتي - ويضطر الى طلب الأيات.
او النصوص والبيّنات - لازالة ما

بقیہ حاشیہ — وادعوا لاعدائكم واسترشدوا - و اذكروا طول الدولة البرطانية و اشكروا ولا تكفروا - وارحموا ترحموا - منه

اور مدبرانہ روش نے لوگوں کو ڈرا دیا۔ اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے گالیاں دیں اور امان اٹھ گئی۔
پھر اس کے بعد جو شخص ایسے بندے کی ضرورت نہ دیکھے
جو کسر صلیب کرے اور نشان دکھلاوے اور
دین غریب کی تائید کرے اور میرے مقابلہ میں اُس کا فہم
حیرت میں ہو اور اس کا وہم بڑھ جائے یہانتک کہ
اس بھید کو اس کی عقل شناخت نہ کر سکے اور
اس کے سبز کھیت میں یہ دانہ پیدا نہ ہو سکے بلکہ
میری نسبت اس لقب کو خیال کر کے شک میں پڑے
اور میرے دعوے کی تصدیق سے انکار کرے اور نشانوں کی طلب کیلئے ص ۱۹
یا نصوص اور حجج بیّنہ کے پانی کا محتاج ہو تا اپنے شبہات ص ۱۹

بقیہ حاشیہ — ان کے لئے دُعا کرو۔ اور سلطنت برطانیہ کا احسان یاد کرو۔ اور رحم کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ منہ

کہ مردم از حیلہ ہا در رفتار پر فریب اینہا در ہراس اند رسول کریم را (صلی اللہ علیہ وسلم) ناگفتنیہا گفتند
و امان برخاست. با این ہمہ از کسے ہنوز ضرورت ہیچو شخصے را نہ بیند کہ صلیب را بشکند و
نشان نماید و تائید دین غریب بکند - و در امر من سراسیمہ و حیران باشد و فردش از دریافت این راز
فرو ماند - و کشت عقل وے این دانہ ندہد - و در نسبت من انگشت شک گزارد
و بر تصدیق دعویم انکار دارد - و برائے رفع شک و شبہت روی بہ نشان و نصوص آرد ص ۱۹

بقیہ حاشیہ - و برائے دشمنان دست دعائے برفرازید و برائے اینہا رشد بخواہید و احسان ہائے سلطنت برطانیہ یاد کنید - ناسپاسی مکنید و رحم کنید تا بر شما رحم کردہ شود - منہ

عراه من الشبهات۔ فها انا قائم لمواساته كالاخوان۔ والبي دعوته تلبية خائف على فجيج العطشان۔ وسارْوِي غلته بزلال البرهان۔ واصفى البيان۔ واما النصيحة التي هي منّي بمقتضى المحبة واخلاص الطويّة۔ فهي ان لا ينهض احد على غلائي الّا بصحة النية۔ والذي يباريني طالبًا النصوص والحجج والادلة اومعوّا على طلب الأي والخوارق السماويّة۔ فعليه ان يرفق عند المسئلة۔ ويراعي دقائق التقوى والهون والتؤدة۔ ولا يخرج من الادب وحسن المخاطبة۔ فانه من عارض اهل الحق

دُور کرے۔ سو مَیں اُس کی غمخواری کیلئے بھائیوں کی طرح کھڑا ہوں۔ اور مَیں اس کی دعوت کو اِس طرح قبول کرتا ہوں جیسا کہ ایک شخص پیاسے کی فریاد سے ڈر کر جلد تر اس کو جواب دیتا ہے۔ اور مَیں عنقریب دلیل کے آبِ زلال سے اس کی پیاس کو بجھاؤنگا اور بیان کے مصفا پانی کے ساتھ اُس کو سیراب کرونگا۔ مگر میری طرف سے اخلاص دل کے ساتھ نصیحت ہے کہ کوئی شخص بجز صحت نیّت کے اس کام کے لئے کھڑا نہ ہو۔ اور جو شخص میرے مقابلہ پر اس غرض سے آئے کہ تا مجھ سے نصوص اور دلائل طلب کرے یا آسمانی نشانوں کا مطالبہ کرے۔ پس اُس پر لازم ہے کہ نرمی کے ساتھ سوال کرے اور تقویٰ اور آہستگی کے دقائق کی رعایت رکھے اور ادب اور حسن مخاطبت سے باہر نہ جائے کیونکہ وہ شخص جو ان لوگوں کا مقابلہ کرتا ہے

اینک جہت غمگساریش چوں برادران ایستادہ ام۔ و بانگ ویرا چوں شخصے بگوش قبول می شنوم کہ تشنہ جاں بلب را دیدہ و فریادش شنیدہ بتمامتر زودی جانبش می رود، ہمچنیں من نیز ہم تشنہ طلب حق را زلال راستی میدہم و بآب صافی بیان سیرابش می کنم ولیکن از روئے اخلاص نصیحت می کنم کہ ہیچ نفس رانمی باید کہ بغیر درستی نیّت اقدام ایں امر نماید و برابر من بایستد تا درباره نصوص و دلائل مسئلت بکند یا نشان آسمانی را باز بہ بیند بلکہ لازم کہ برفق و لطف و صحت نیّت بپرسد و آداب تقویٰ و تانی رانگہدارد و از حد ادب و گفتار نیکو بیروں نرود۔

واهل القدوس القدير۔ وخالف عبدًا أُيّد من الربّ النصير۔ فمثله كمثل رجل دلج غابة ليصطاد قسورة۔ وما اعدّ له عدّة وانّ صيد الاسود ولو بالجنود امرٌ عسير۔ فكيف اصطياد آساد الله فانّ لهم شان كبير۔ لا يباريهم الّا شقي او ضرير۔ ولا يفترى على الله الّا اشقى الناس۔ ولا يكذب الصديق الّا اخ الخنّاس۔ وقد ظهرت منّى الآيات۔ وقامت الشهادات۔ ولكني ارى اكثر علماء هٰذه الديار۔ قد كبر عليهم الاقرار بعد الانكار۔ وقد جرت سنّتهم۔ اذا احدًا منهم اذا غلط فى الافتاء

جو حق پر اور اہل اللہ ہیں اور اس بندہ کی مخالفت اختیار کرتا ہے جو خدا سے تائید یافتہ ہے۔ پس اُس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص ایک بیشہ میں اس غرض سے داخل ہو تا ایک شیر کو شکار کرے حالانکہ شکار کرنے کیلئے کوئی تیاری اُس نے نہیں کی اور نہ کوئی ایسا ساز و سامان اسکے پاس ہے اور شیروں کا شکار کرنا مشکل ہے اگرچہ لشکروں کے ساتھ ہو اور خدا کے شیر کیونکر شکار کئے جائیں اُن کی تو بڑی شان ہے اور کوئی اُنکے مقابل پر بجز بدبخت یا اندھے کے نہیں آتا اور خدا پر وہ افترا باندھتا ہے جو بدبخت ترین خلائق ہو اور راستبازوں کی وہ تکذیب کرتا ہے جو شیطان کا بھائی ہو اور بہ تحقیق مجھ سے نشان ظاہر ہو گئے ہیں اور گواہیاں قائم ہوئی ہیں مگر میں اس ملک کے اکثر مولویوں کو دیکھتا ہوں کہ انکار کے بعد اقرار کرنا اُن پر بھاری ہو گیا ہے۔ اور یہ اُن کا طریق ہے کہ جب کوئی اُن میں سے ایک مرتبہ غلطی کر بیٹھتا ہے

چہ آنکہ با اہل حق و مردان خدا پنجہ کند و با یاوری یافتہ پروردگار پیکار ورزد چون شخصے می باشد کہ برائے نخچیر زدن شیر در بیشہ رود حال آنکہ ہیچ ساز و برگے برائے مقابلہ شیران مہیا نکردہ و نہ اسلحہ جنگ با خود داشتہ و ہرگاہ کہ استعداد آن ہم جہت صید شیر مہیا نکردہ است۔ پس چگونہ جرأت میکند و صید شیران بیشہ با سپاہ و لشکر ہم کارے دشوار است پس شیران خدا را کہ شانے شگرف میدارند چگونہ افگندن شان آسان باشد۔ و ہیچ کس بجز سیاہ بختے نمی پسندد کہ بمقابل این چنین شیران بایستد و دروغ بر خدا بستن را جز بدترین مردم ہیچ کس روا نمی دارد و غیر از برادر اہرمن تکذیب راستان نمی کند۔ ہر آئینہ از من نشانہا صادر شدہ و گواہیہا برائے کار آمدہ اما بسیارے از مولویان این بلاد اند کہ اقرار بعد از انکار بر اینہا خیلے گران است۔ و شیوہ شان آنکہ

وهوی فی وهدة الاخطاء - فشق علیه الی اٰخر عمرہ ان یرجع الی الصواب ۔ ویتبع مهجة اولی الالباب - او یغنی عنه الندم - بعد مازلت القدم - فیاحسرة علیهم انهم لا یتقون الله ویعلمون انهم بمرآه - وترمقهم عیناه - ویرون اٰیٰت الله ثم لا ینظرون - و یبلون کل عام ثم لا یتوبون - وقد تمّت حجّة الله علیهم ثم لا یخافون - وانی اری ان اکتب فی رسالتی هذه بعض الاٰیات - التی اظهرها الله لازالة الشبهات لعل الله ینفع بها بعض الصالحین والصالحات من المؤمنین۔

اور خطا کے گڑھے میں گر جاتا ہے تو یہ اس کو ایک مشقت دکھائی دیتی ہے کہ پھر راہ راست کی طرف رجوع کرے اور عقلمندوں کی راہ اختیار کرلے یا اپنی لغزش پر کچھ ندامت پیدا ہو - پس اُن پر افسوس کہ نہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور جانتے ہیں کہ کہ اس کی نظر کے نیچے ہیں - اور خدا تعالیٰ کی آنکھ اس کی دیدبانی کر رہی ہے خدا تعالیٰ کے نشان دیکھ کر پھر ایسے ہوتے ہیں کہ گویا کچھ نہیں دیکھا - اور ہر ایک برس آزمائے جاتے ہیں اور پھر توبہ نہیں کرتے - اور خدا تعالیٰ کی حجت اُن پر پوری ہو گئی اور وہ نہیں ڈرتے - اور میں مناسب دیکھتا ہوں کہ اپنے اس رسالہ میں بعض وہ نشان لکھوں جن کو خدا تعالیٰ نے شبہات کے دُور کرنے کیلئے ظاہر فرمایا ہے تا شاید اس سے اہل ایمان نفع اٹھاویں -

ہرگاہ از اناں یکے را خطائے سر بر زند و در مغاک خطا بسر در افتد و باز براہ بخت دشوار می گردد کہ میل براہ راست بیارد یا پئے خردمندان را بگیرد یا اقلاً بر لغزش خود کف پشیمانی بمالد - وائے برانہا کہ باک از خدا ندارند و نیک میدانند کہ او می بیند و دیدہ اش دیدبانی انہا می کند - نشانہائے خدا را می بینند و باز چناں وا نمایند کہ چیزے ندیدہ اند - و ہر سال ابتلائے بر سر انہا دارد آید و باز نمی آیند حجت خدا برانہا تمام شد - ولے نمی ترسند - و من اکنوں قرین مصلحت می بینم کہ دریں رسالہ بعض نشانہائے خود را ترقیم بکنم - شاید بعض طالبان حق را نفع بخشد -

فمنها ان الله تعالیٰ بعثنی علی رأس المائة - وارسلنی عند غلبة اهل الصلبان وشیوخ سمر الکفارة - وامرنی عند ما استعرت جمرهم وعلا امرهم - وتقفّت قسوسهم علی العامة - و فتحوا ابواب الارتداد علی وجوه الفجرة - وحرکوا اصفاقها باهویة الاباحة - وترائت فتن مهلکة - وظهر هول القیامة - ووهب لی لکسر الصلیب معرفة لایوجد نظیرها فی احد من اهل الملّة - وان کتبی شهادة قاطعة علیٰ هٰذه الخصوصیة - وقد افحمت بها حماة النصرانیة۔

سو اُن نشانوں میں سے ایک نشان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے اور صلیبی مذہب کے غلبہ کے وقت مجھے بھیجا ہے اور مجھے اس وقت مامور کیا ہے جبکہ عیسائی مذہب کے حامیوں کو شعلے بشدت بھڑک گئے اور اُنکا کام اونچا ہو گیا اور اُنکے پادری عامۃ الناس پر ٹوٹ پڑے - اور بدفعل لوگوں پر مرتد ہونے کے دروازے کھول دیئے اور ارتداد کے تختوں کو اباحت کی ہواؤں کے ساتھ ہلا دیا - اور ہلاک کرنے والے فتنے ظاہر ہو گئے - اور ہول قیامت برپا ہُوا - اور خدا تعالیٰ نے مجھے کسر صلیب کیلئے وہ معرفت عطا فرمائی کہ اُس کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں پائی نہیں جاتی - اور میری کتابیں اِس خصوصیت پر شہادت قاطعہ ہیں اور اُن سے مَیں نے نصرانیت کے حامیوں کا مُنہ بند کر دیا ہے

ازاں جملہ نشانے است کہ خداوند بزرگ مرا بر سر صد بپا فرمود - و در وقت غلبۂ صلیب مرا فرستاد و مرا درچنیں وقتے مامور کرد کہ زغال حامیان صلیب نیک برافروخت و کار شاں بلندی گرفت و کشیشاں اینہا بر عامیان دین تاختند - و بر روئے فسق عشاں درہائے ارتداد باز کشودند و بہ بے قیدی و اباحت را خیلے دراز نمودند و فتنہ ہائے بہر جا نمودار شدند و ہنگامہ رستخیز پدیدار شد و خداوند عالمیان جہت شکستن صلیب مرا معرفتے کرامت فرمودہ کہ نظیرش در غیر من محال است - و در مخصوص ایں باب کتب من شہادت قاطعہ می باشند - بواسطہ آں کتب بانی دہان نصرانیان

فما استطاعوا ان ياتوا بالمعاذير المعقولة ۔ او ينقضوا احدا من الادلة ۔ وكان وقتي هذا وقت كانت العيون فيها مدّت الى السموٰت من شدة الكربة ۔ بما اضل الناس اهل الدجل بكل ما امكن لهم من الاطماع والاختداع والخديعة ۔ ثم مع ذالك كثر التشاجر في هذا الزمان بين الامة۔ و ما بقي عقيدة الّا وفيه اختلاف ونزاع في الفرق الاسلامية ۔ واقتضت الطبائع حكما ليحكم بالعدل والنصفة ۔ فحكّمني ربّي و اراد ان يرفع التشاجرات

پس وہ لوگ کوئی عذر معقول پیش نہیں کر سکتے اور نہ کسی دلیل کو توڑ سکتے ہیں ۔ اور میرا وقت ایک ایسا وقت تھا کہ نہایت بیقراری سے آنکھیں آسمان کی طرف لگی ہوئی تھیں ۔ کیونکہ اہل دجل نے جہاں تک اُن کے لئے ممکن تھا طمع اور دھوکا دینے سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ پھر باوجود اس کے اس زمانہ میں مسلمانوں میں نہایت درجہ کا اختلاف واقع ہے ۔ اور کوئی ایسا عقیدہ باقی نہیں رہا جس میں مسلمانوں کے فرقوں میں اختلاف اور نزاع نہ ہو ۔ اور لوگوں کی طبیعتوں نے ایک حکم چاہا جو عدل اور انصاف سے فیصلہ کرے سو خدا تعالیٰ نے مجھے حکم مقرر فرمادیا تاکہ اُن کے اختلافات کے

را یکسر بر بستہ ام ۔ و در قدرت ایشاں نماندہ کہ عذرے معقول در پیش آرند یا حجتے را از حجتہائے من بر شکنند ۔ و ایں وقت وقتے بود کہ دیدہ ہا از بس بے تابی منتظر آں بودند ..... زیرا کہ اہل دجل و فریب ہر قدر ممکن بود از راہ فریب و آز فزائی مردم را از راہ بردند ۔ علاوہ ازاں در ایں زمان خود درمیانۂ فرقہ ہائے اہل اسلام جنگ و جدل و دار و گیر و پیکار از پایاں درگذشتہ عقیدۂ نماندہ کہ در نزد فرقہ از فرق اسلام اختلاف و نزاع دراں نباشد ۔ لاجرم طبیعتہا بصد جان حکمے را آرزو کردند کہ بعدل و نصفت درمیانۂ ایں ہمہ اختلافات نوبدا از ظلمت ممتاز سازد لہذا خداوند بزرگ مرا حکم مقرر فرمود تا مرافعہ ہمہ قضیہ ہائے اختلافات

واقضی بینهم بالحق والمعدلة.
انّ فی هٰذا لاٰیة لقوم متفکرین.
بل هی من اعظم آی الله
عند حزب متدبّرین۔

ومن اٰیاتی انه تعالیٰ وهب
لی ملکة خارقة للعادة فی اللسان
العربیة۔ لیکون اٰیة عند اهل
الفکر والفطنة۔ والسبب فی
فی ذالک انی کنتُ لا اعلم العربیة.
الا طفیفا لا تسمّی العلمیة۔ فطفق
العلماء یقحضون ویکسرون عود
نحبوی ومخبرتی۔ ویتزرون علی
علمی ومعرفتی۔ لیُبرّؤن العامة
منی ومن سلسلتی۔ وشهروا

مقدمات میری طرف رجوع کئے جائیں اور میں اُن کا فیصلہ
کروں ۔ اور اس میں فکر کرنے والوں کیلئے
نشان ہے بلکہ تدبّر کرنے والوں کے نزدیک
یہ سب نشانوں سے بڑا نشان ہے۔

اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے
کہ خدا تعالےٰ نے عربی زبان میں ایک
ص۲۰ ملکہ خارق عادت مجھے عطا فرمایا ہے تا کہ فکر
کرنے والوں کیلئے وہ نشان ہو ۔ اور اس کا
ص۲۰ سبب یہ ہے کہ میں بجز اندک اور حقیر شدبود کے
جس کو علمیّت نہیں کہہ سکتے عربی نہیں جانتا تھا پس
علماء نے میرے علم کی لکڑی کو خم دینا اور توڑنا
چاہا ۔ اور میرے علم کی عیب گیری اور نکتہ چینی
شروع کی تا کہ عوام کو مجھ سے اور میرے
سلسلہ سے بیزار کر دیں ۔ اور اپنی طرف سے یہ

شان در پیش من بشود و من قول فیصل درباره آناں امضا بکنم۔ و دریں نشانے است جہت آنانکہ
اندیشہ کنند بلکہ نزد کسانے کہ فکرے کنند نشانے بزرگتر ازیں نیست۔
وازجملہ نشانہا این است کہ خداوند کریم مرا مہارتے فوق العادہ در زبان عربی کرامت فرمودہ تا اہل فکر
ص۲۰ و نیرکی را نشانے بزرگ باشد۔ اصل راز آنکہ من از لسان عرب جز از مایۂ اندکے کہ بداں لفظ علم راست نمی آید
در دست نداشتم۔ و علمائے ایں بلاد در دنبال آں برآمدند کہ چوب علم مرا بخمانند و بشکنند و علم مرا عرضۂ خردہ گیری
ساختن گرفتند بقصد آنکہ در دلہائے عامہ مردم از من و از طریق من بیزاری پیدا کنند و بآواز دہل نعرہ ہا زدند

من عندهم ان هٰذا الرجل لا
يعلم صيغة من هٰذه اللسان۔
ولا يملك قراضة من هٰذا العقيان۔
فسألت الله ان يكملني في هٰذه اللهجة۔
ويجعلني واحد الدهر في مناهج البلاغة۔
والححت عليه بالابتهال والضراعة۔
وكثر اطراحي بين يدي حضرة
العزة۔ وتوالى سؤالي بجهد
العزيمة وصدق الهمة۔ واخلاص
المهجة۔ فاجيب الدعاء۔ و
اوتيت ما كنت اشاء+۔ وفتحت لي

+ قد جاء في الآثار۔ وتواتر في الاخبار۔ ان المسيح الموعود والمهدي المعهود۔ قد رُكّبت نسمته من الحقيقة العيسوية والهوية المحمدية۔ شطر

شہرت دے دی کہ یہ شخص عربی کا ایک صیغہ بھی
نہیں جانتا۔ اور اس سونے میں سے ایک
ریزہ کا بھی مالک نہیں۔ پس میں نے
جناب الٰہی میں دُعا کی کہ وہ مجھے اس زبان میں
کامل کرے۔ اور اس کی بلاغت و فصاحت میں مجھے
بے نظیر بنا دے اور میں نے نہایت عاجزی اور تضرع سے
اس دُعا میں الحاح کیا اور جناب الٰہی میں گرا۔ اور گڑگڑایا
اور صدق ہمت اور اخلاص جان اور کوشش
بلیغ کے ساتھ اس سوال کو بار بار جناب الٰہی میں
کیا۔ پس دُعا قبول کی گئی۔ اور جو
میں نے چاہا تھا وہ مجھے دیا گیا+۔ اور عربیت کے

+ آثار اور اخبار میں تواتر سے یہ بات آ چکی ہے کہ مسیح موعود اور مہدی معہود کا وجود حقیقت عیسویہ اور ماہیت محمدیہ سے مرکب ہے۔ کوئی جز اسکا

کہ ایں کس از لسان عرب نابلد محض مے باشد۔ و ازیں زر ریزۂ راہم در دست ندارد۔ ناچار
از جناب الٰہی درخواستم کہ مرا مہارتے دریں لسان کرامت بفرماید۔ و در فصاحت
و بلاغت مرا یگانۂ زمانہ بسازد۔ و دریں دعا سوز و گداز و درد و نیاز را از حد درگذرانیدم
و برخاک آستانہ اش بروفتادم۔ و از صدق ہمت و عزم صمیم ایں مسئلت را پیاپے
عرض کردم تا آنکہ دُعائے من بموقع قبول جا گرفت۔ و آنچہ خواستم مرا دادند+۔ و دُرہائے

+ در آثار و اخبار تواتر آمدہ است کہ وجود مسیح موعود و مہدی معہود از حقیقت عیسویہ و ماہیت محمدیہ ترکیب و تخمیر یافتہ است۔

ابواب نوادر العربیة - واللطائف الادبیة - حتی املیت فیها رسائل مبتکرة - وکتبا محبّرة - ثم

نوادر اور لطائف ادب کے دروازے میرے پر کھولے گئے - یہاں تک کہ میں نے عربی میں کئی نوطرز رسالے اور بلاغت سے آراستہ کتابیں تالیف کیں پھر

من ذالک وشطر من ھذا - وابعض لبعض اٰخر حاذا - و روحانیتھما ساریة فی وجودہ - بل انما ھی نار وقودہ - ظھرتا فیه علٰی طور البروز - وھما بوجودہ کالسر المرموز - وکان من الشیون المحمدیة بلاغة الکلام - کما اشار الیه اعجاز کلام اللہ العلام - فاعطی منه حظ للمسیح الموعود - لیدل علٰی الظلیة واتحاد الوجود - لئلا یکون طبیعته فاقدة لھذا الکمال - فان الحرمان لا یلیق بشان الظلال - فوجد غضا طریا من ھذہ الشجرة الطیبة - وغمرہ ماء ظلیة النبوة کما

اور کوئی جزو اس کا اس میں موجود ہے - اور بعض بعض کے مقابل پر واقع ہیں - اور دونوں کی روحانیت اس کے وجود میں سرایت کرنے والی ہے بلکہ وہ روحانیت اس کے ہیزم کی آگ ہے اور دونوں اس میں بطور بروز ظاہر ہوئی ہیں اور اس کے وجود کا وہ بھید ہیں - اور محمدی نشانوں میں سے ایک بلاغت تھی جیسا کہ قرآن شریف اس کی طرف اشارہ فرما رہا ہے - پس مسیح موعود کو ظلی طور پر وہ نشان عطا کئے گئے تاکہ اس کی طبیعت اس کمال سے خالی نہ ہو کیونکہ محروم ہونا ظل کی شان سے بعید ہے پس مسیح موعود نے اس پاک درخت سے تازہ وتر میوہ پایا اور نبوت کی ظلیت نے اس کو اپنے پانی میں ڈھانک لیا جیسا کہ امت کے کاملوں کی شان ہے - اور اسی طرح اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کمالات بطور ورثہ

لطائف عربیت ونوادرش بروئے من باز کردند - چنانچہ رسالہ ہائے چند بطرز نو وپُر از فصاحت در لسان تازی تالیف دادم

پارہ ازیں وبہرہ ازاں دروے موجود - پارہ با پارۂ در برابر ایستادہ - و روحانیت ہر دو بوجودش درگرفتہ بلکہ آں روحانیت ہیزم آتش اوست - وآں ہر دو بروزاً دروے ظاہر وراز نہاں وجود اومی باشند - واز نشانہائے محمدی شان بلاغت ہم بودہ - چنانچہ اعجاز قرآن کریم اشارہ بہ آں کردہ است - پس

عرضتها على العلماء - وقلت يا حزب الفضلاء والادباء - انكم حسبتمونى اُمّيًا ومن الجهلاء -

مَیں نے اِس ملک کے علماء پر وہ کتابیں پیش کیں۔ اور کہا کہ اے فاضلو اور ادیبو : تمہارا میری نسبت یہ گمان تھا کہ مَیں اُمّی اور جاہل ہوں۔

ودر پیش علماء ایں بلاد عرض نمودم - وگفتم اے فضلاء وادباء شما نسبت بمن گمان داشتید کہ من مرد جاہل واُمّی ہستم -

---

حاشیہ در حاشیہ

هوشان اكمل من الامة - وكذالك وجد ارثا من كمالات ابن مريم - عليه سلام الله وعلى نبيّنا الذى جعله الله اشرف واكرم - ولما كانت حقيقة المسيح الموعود مغمورة فى الحقيقتين المذكورتين - ومضمحلة متلاشية فيهما ومنعدم العين - ومستتبعة لصفاتهما فى الدارين - غلب عليها اسمهما ولم يبق منها اسم ورسم فى الكونين - وانعدم المغلوب وبقى فيه اسم الغالب وتقرّرله فى السماء اسم هذين المباركين - هذا ما ارتقعه الله فى بالى - وتلقاه حدسى وفراستى من لدن ربى لاكمالى - واما

حاشیہ در حاشیہ

پائے - ان پر اور ہمارے نبی پر سلام ہو - اور جبکہ مسیح موعود کی حقیقت ان دونوں مذکورہ حقیقتوں میں غرق تھی - اور ان میں مضمحل اور متلاشی تھے - اور ان کی صفتوں کے پیرو تھے اس لئے ان دونوں برگزیدوں کا نام اس پر غالب ہوا اور اس کا اپنا نام و نشان کچھ نہ رہا - اور مغلوب معدوم ہو گیا اور غالب کا نام رہ گیا - اور اس کے لئے آسمانوں پر ان دونوں مبارکوں کے نام رہ گئے - یہ وہ ستر ہے جس کو خدا تعالےٰ نے میرے دل میں ڈالا - اور خدا تعالیٰ کی طرف سے میری فراست نے اس کو قبول کیا - مگر وہ امر جو مسلمانوں

حاشیہ در حاشیہ

مسیح موعود را ظلاً تشریف آں شان عطا فرمودند تا او . . . . از یں حلیہ طبیعت عاری ماندہ ازیں کمال محروم نماند - زیرا کہ حرمان شایاں شان اظلال نمی باشد آخر مسیح موعود ازاں درخت . . . . میوۂ تازہ در یافت - وظلیت نبوت درآب خودش غوطہ بداد چنانچہ شان کاملان امت بودہ است - منہ

و الامر كان كذالك لولا التائيد من حضرة الكبرياء۔ فالآن ايّدت من الحضرة۔ وعلّمنى ربّى من لدنه بالفضل والرحمة۔ فاصبحت اديبًا ومن المتفردين۔ والفت رسائل فى حلل البلاغة والفصاحة۔ وهذه اٰية من ربّى لاولى الالباب والنصفة۔ وعليكم حجّة الله ذى الجلال والعزة۔ فان كنتم من المرتابين فى صدقى وكمال لسانى۔ والمتشككين فى حسن بيانى وتبيانى۔ ولا تومنون باٰيتى

اور درحقیقت مَیں ایسا ہی تھا اگر خدا تعالیٰ کی تائید میرے شامل حال نہ ہوتی پس اب اللہ جلّ شانہ نے میری تائید کی سو خاص فضل اور رحمت سے اپنے پاس سے میری تعلیم فرمائی اور اب مَیں ایک ادیب اور متفرد انسان ہوگیا۔ اور مَیں نے کئی رسالے بلاغت اور فصاحت کا لباس پہنا کر تالیف کئے پس دانشمندوں اور منصفوں کیلئے میری طرف سے یہ ایک نشان ہے، اور خدا تعالیٰ کی تم پر یہ حجّت ہے۔ پس اگر تم میری سچائی اور میری کمال زبان دانی میں شک رکھتے ہو اور میرے بیان اور عمدہ طور پر اظہار مطالب میں تمہیں کچھ شبہ ہے اور میری اس شان پر

بقیہ حاشیہ: العقيدة التى هى مشهورة بين المسلمين۔ وسمعتموها ذات المرار من المحدثين۔ فانما هى كلم كشفية خرجت من فم خير المرسلين۔ و اخطأ فيهما بعض المؤولين۔ و حملوها على ظواهرها وكانوا فيه خاطئين والاٰن حصحص الحق وتراءى الصراط لقوم طالبين۔ منه

بقیہ حاشیہ: میں مشہور اور حدیثوں میں کئی مرتبہ اس کا ذکر آیا ہے " درحقیقت کشفی کلمے ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے تھے۔ ان کی تاویل میں بعض لوگوں نے غلطی کھائی ہے اور اُن کو ان کے ظاہر پر حمل کر بیٹھے اور اس میں خطا کی اور اب حق ظاہر ہوگیا اور طالبوں کے لئے راہ راست نمودار ہوگیا۔ منہ

ودرحقیقت ہم چنیں بودم اگر فضل و رحمت خدا دست مرا نمی گرفت۔ اینک اکنون تائید ایزدی پشت مرا بگرفت و از محض فضل و کرم از خود مرا بیاموخت چنانچہ اکنون ادیبے یگانہ گردیدم و کتبے چند کہ از فصاحت و بلاغت مشحون اند تالیف و چاپ کردم۔ و این نشانے است سترگ از برائے خردوراں و دانشمندان و ہم از خدا حجّتے بر شما است۔ و اگر نسبت بکمال ادب و راستی من ہنوز در پندار و گمان استید

هٰذه وتحسبونها هذياني - وتزعمون
اني في قولي هٰذا من الكاذبين. فأتوا
بكتاب من مثلها ان كنتم صادقين.
وان كان الحق عندكم كما انكم تزعمون.
فسيبدي الله عزتكم ولا تغلبون -
ولا تصدون كالخاسرين - فلا يعاتبكم
بعده معاتب - ولا يزدريكم
مخاطب - ويستيقن الناس انكم ٢٧
من الامناء ومن الصالحين - وان
كنتم لا تقدرون عليه لقلة العلم
والدهاء - فانهضوا وادعوا مشهورين
منكم بالتكلم والاملاء - والمعروفين
من الادباء - واني عرضت عليكم
امرا فيه عزة الصادق وذلة الكاذب

ایمان نہیں اور گمان کرتے ہو کہ میں کاذب
ہوں - پس تم بھی کوئی ایسی کتاب بنا کر
لاؤ اگر تم سچے ہو - اور اگر تم حق پہ
ہوگے جیسا کہ تمہارا گمان ہے - پس
خداتعالیٰ ضرور تمہاری عزت ظاہر کریگا اور غالب ہوگے
اور تمہیں کچھ نقصان نہیں ہوگا - پھر بعد اس کے کوئی
عتاب کرنے والا تمہیں عتاب نہیں کریگا - اور کوئی
مخاطب عیب گیری پر قادر نہیں ہوگا اور لوگ یقین
کرینگے کہ تم امین اور صالح ہو - اور اگر تم
بباعث قلت علم اور عقل کے مقابلہ کی قدرت
نہیں رکھتے - پس اٹھو اور ان لوگوں کو بلالو جو
تحریر اور تقریر میں تم میں مشہور ہیں اور ادیب
ہونے میں شہرت رکھتے ہیں - اور میں نے ایسا امر تم پر
پیش کیا ہے جس میں سچے کی عزت اور جھوٹے کی ذلت ہے،

وبیان وتبیان مرا چشم انکار می بینید وبایں نشان من ایمان نمی آرید - وایں را ہرزہ درائی ودروغ بافی برمی شمارید
لازم کہ کتابے مثل آں بیارید اگر لبوئے ازراستی دارید - واگر شمار است استید بروفق آنچہ می پندارید البتہ خدا دست شما
را بالا کند وبزرگی شما پدید گردد وزیانے بشما نہ رسد ولس ازاں ہیچ نکوہندہ شمارا نفریں نکند ومخاطبے درپئے خردہ گیری
٢٧ شما نشود - ومردم خواہند دانست کہ شما درحقیقت امانت گزار وراست کار ہستید واگر شما بسبب قلت علم
وعقل مرد میدان مقابلہ نیستید برخیزید وآں مردان را جمع آرید کہ در تحریر وتقریر از میانہ شما سر برآوردہ ونامی می باشند
وبر ادب نازہا دارند ومن امرے درپیش شما اظہار کردم کہ باعث بر عزت صادق وذلت کاذب خواہد بود

وسینال الکاذبین خزی ونصب من العذاب الازب۔ فاتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین۔ فما کان لھم ان یاتوا بمثل کلامی۔ او یتوبوا بعد افحامی۔ وظھرت علی وجوھھم سواد وتحول۔ وضمر وذبول۔ وغشیھم شین واحجام۔ وجھدوا کلما صلفوا ولم یبق لھم کلام۔ وجاءنی حزب منھم تائبین۔ وکثیر حق علیھم ماقال خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والتحیات من رب العلمین۔ ثم اعلموا یا حزب السامعین ان ھٰذہ اٰیۃ استفدتہ من روحانیۃ خیر المرسلین۔ باذن اللہ رب العالمین وقال السفھاء من الناس انہ دعوی

اور جو جھوٹے ہیں انکو ذلت اور لازمی عذاب پہنچ رہے گا۔ پس اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ مگر ان لوگوں نے نہ تو میری کلام کی نظیر پیش کی اور نہ اپنے انکار سے باز آئے اور انکے منہ پر سیاہی اور خشکی اور لاغری اور گدازش ظاہر ہوگئی۔ اور نامرادی اور پیچھے ہٹنا انکے لاحق حال ہوگیا اور تمام لاف وگزاف کو بھول گئے اور کلام کرنیکی جگہ نہ رہی۔ اور بہتوں نے توبہ کی اور اور بہتوں پر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صادق آیا۔

پھر اے سننے والو یہ بھی یاد رکھو کہ میں نے اس نشان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت سے لیا ہے۔ اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہوا ہے اور بعض نادانوں نے کہا کہ یہ دعویٰ قرآن کے

بکاذب زود رسوائی ورنج لازم خواہد دید۔ اگر شمہٗ از ایمان دارید از خدا بترسید۔ ولے با این ہمہ نہ نظیرے برابر کلام من آوردند۔ ونہ از انکار واصرار دست باز داشتند۔ وسیاہی ولاغری وگدازش بر روئے شان آشکار شد وبددلی وپس نشستن لاحق حال شان گشت وہمہ لاف وگزاف از یاد رفت وجائے سخن نماند آخر بسیارے باز آمدند وبر بسیارے قول حضرت سید الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) صادق آمد۔ بر سامعین پوشیدہ نماند کہ من این نشان را از روحانیت حضرت رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) بدست آوردہ ام۔ واین ہمہ باذن اللہ بروئے کار آمدہ بعضے از نادانان گفتند این چنین دعویٰ مشابہت با دعوئے قرآن دارد۔ لہذا از حسن ادب

يضاهي دعوى القرآن ۔ فهو بعيد من حسن الادب والايمان ۔ وما هو الا قول الذين ما عرفوا حقيقة الولايت. واعتراهم ظلام العمايت والغوايت وقد سبق البيان منا ان الكرامات ظلال باقية للمعجزات ۔ وموجبة لزيادة البركات ۔ وتجد السنّة والكتاب مُبَيِّنَيْن لهذه المسئلة ۔ وشاهدين على هذه الواقعة۔ ولا تجد من يخالفها الا غويّا من العامة ۔ فان ابصار العامة لاتبلغ الحقائق ويعماً عليهم دقائق الشريعة ۔ فيحسبون في كمالات الولاية كسر شان النبوة مع ان الامر

دعویٰ سے مشابہ ہے اس لئے یہ حسن ادب اور ایمان سے دُور ہے ۔ مگر یہ ان لوگوں کا قول ہے جن کو ولایت کی حقیقت پر اطلاع نہیں اور نابینائی کا اندھیرا ان کے طاری حال ہو رہا ہے اور ہم پہلے اس سے ذکر کر چکے ہیں کہ کرامات معجزات کا دائمی سایہ ہیں اور برکات نبوت کے زیادہ ہونیکا موجب ہیں ۔ اور تُو سنت اور قرآن کو اس مسئلہ کے بیان کرنے والے پائے گا۔ اور اس واقعہ پر گواہ دیکھے گا ۔ اور بجز ایک گمراہ اور عامی آدمی کے اور کوئی شخص اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ عام لوگوں کی آنکھیں حقیقتوں تک نہیں پہنچتیں اور دقائق شریعت اُن پر چُھپے رہتے ہیں اس لئے وہ لوگ ولایت کے کمالات میں نبوت کی کسر شان دیکھتے ہیں۔ باوجودیکہ اہل معرفت

وطریق ایمان دور است ۔ اما ایں گفتار نابلدان کوچۂ معرفت و شپران تاریک نہاد است قبلا مذکور گردیده است که کرامات سایۂ دائم غیر منفک معجزات و موجب ازدیاد برکات نبوت بوده اند ۔ وسنت وقرآن بیان شافی ایں مسئلہ را می کنند وگواه عادل ایں واقعه می باشند ۔ وغیر از مرد عامی وگمراه ہیچ کس را مجال انکار بر آں نه چه عوام بہره از ادراک حقائق نیافته اند ودقائق شریعت بر اوشاں مستور می مانند ۔ از اینجا است که اینہا در کمالات ولایت کسر شان نبوت گمان مے برند حال آنکه اصحاب معرفت

بخلافه عند اهل التحقيق والمعرفة۔

ومن اٰيتى الخسوف والكسوف فى رمضان۔ وقد فصّلت فے رسالتى **نور الحق** هٰذا البرهان۔ وكنت لم ازل يتأتى نصرالله الكريم۔ الى ان ظهرت هٰذه الاٰية من ذالك المولى الرحيم۔ و كان مكتوبا فى الاحاديث النبويّة۔ ان هٰذه للمهدى و ظهوره من الدلائل القطعية۔ فالحمد لله الذى اجزل لنا طوله۔ و انجز وعده واتمّ قوله۔ وارى آيات السماء۔ ويسّر للطالبين طرق الاهتداء۔ واظهر سناه۔ لمن ام مسالك هداه۔ وكشف الامر لاولى النهٰى۔ وارى الحق لمن يرىٰ۔

اور تحقیق کے نزدیک اصل امر اس کے برخلاف ہے۔

اور میرے نشانوں میں سے وہ خسوف اور کسوف ہے جو رمضان میں ہُوا تھا۔ چنانچہ مَیں اپنے رسالہ "نور الحق" میں اس کا مفصّل بیان کر چکا ہوں اور مجھے ہمیشہ مسلسل طور پر خدا تعالیٰ کی مدد پہنچتی تھی یہاں تک کہ یہ نشان ظاہر ہُوا۔ اور احادیث نبویہ میں لکھا ہُوا تھا کہ یہ نشان مہدی اور اس کے ظہور کے لئے قطعی دلائل میں سے ہے۔ پس خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے اپنی بخشش کو ہم پر کمال تک پہنچایا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کیا۔ اور اپنے نشان دکھلائے اور طالبوں کے لئے ہدایت پانے کی راہ کھول دی۔ اور اپنی روشنی کو راہ چلنے والوں کے لئے ظاہر کیا۔ اور عقلمندوں کے لئے حقیقت امر کو کھولا اور دیکھنے والوں کو حق دکھلایا۔

اہل تحقیق اصل امر را برخلاف آں می بینند

واز جملہ نشانہائے من خسوف وکسوف است کہ در شہر رمضان واقع شد۔ و در رسالہ نور الحق مفصلاً انراں ذکر کردیم۔ و متصلاً مرا از پروردگار یاری می رسیدہ است تا اینکہ ایں نشان از خدا بظہور آمد۔ و در احادیث آمدہ کہ ایں نشان از دلائل قطعیہ ظہور مہدی و ...... وجود او باشد۔ خدا را شکر است کہ نعمتہائے خود را برما باتمام و اکمال رسانید۔ و وعدہ را ایفا و نشان ہا را ظاہر کرد و راہ جویان را طریق ہدایت باز فرمود و قاصدان راہ خود را چراغے فرا راہ بداشت و جہت خردمندان پردہ از روئے کار بکشود و بینندہ ہا را

وہجزد آیہ کالعضب الجراز۔ لیفحم کل من نہض للبراز۔ ولیتم حجتہ علی المنکرین۔ فان ظن ظان ان ظہوری عند سطوۃ النصرانیۃ۔ وعند سیل الصلیب وعلی رأس المائۃ۔ لیس بدلیل قاطع علی انی من الحضرۃ۔ و کذالک ان زعم زاعم ان املائی فی اللسان العربیۃ۔ وما حوت معرفتی من اللطائف الادبیۃ۔ وکلما ارضعتُ ثدی الادب فی ہذہ اللہجۃ۔ لیس بثابت انہ من آی اللّٰہ ذی الجلال والعزۃ۔ بل یجوزان یکون ثمرۃ للمساعی المستورۃ المستترۃ۔ وان الارض لا تخلو من کید الکائدین۔

اور اپنے نشانوں کو شمشیر تیز کی طرح ننگا کیا۔ تا ہر ایک شخص جو مقابلہ کیلئے کھڑا ہو اس کو لاجواب کرے۔ اور منکروں پر اپنی حجت پوری کرے۔ اور اگر کوئی یہ گمان کرے کہ غلبہ نصرانیت کے وقت میں میرا ظاہر ہونا اور صلیب کی طغیانی کے وقت میں اور نیز صدی کے سر پر میرا آنا اس بات پر قطعی دلیل نہیں کہ میں جناب الہٰی کی طرف سے ہوں۔ اور اسی طرح اگر کوئی یہ گمان کرے کہ میرا عربی کتابوں کا لکھنا اور لطائف ادبیہ کا بیان کرنا۔ یہ خدا کا نشان نہیں ہو سکتا۔ اور جائز ہے کہ یہ اپنی پوشیدہ کوششوں کا ثمرہ ہو۔ سو ایسا ظن کرنے والا خسوف وکسوف میں کیا گمان کریگا کیا یہ بھی انسانی مکر ہے یا خدائے

راستی وانمود و نشانہائے خود را چوں شمشیر تیز برہنہ کرد۔ تا ہر کہ پا در مقابلہ اش بفشرد زبانش را از کار بیند ازد و بر منکرین اتمام حجت بنماید۔ اگر کسے گمان کند کہ ظہور من در ہنگام استیلائے صلیب وغلبۂ نصرانیت وہم بروز من بر رأس صد دلیل قطعی بجہت آں نیست کہ من از قبل خداوند تعالےٰ شانہ می باشم وہم چنیں اگر کسے بر زبان آرد کہ تالیف کتب عربیہ وبیان لطائف ادبیہ کہ از دست من سرانجام پذیرفتہ نشانئے از طرف خدا نمی باشد بلکہ احتمال دارد کہ ایں ہمہ

فما رأى هٰذا الظان الخسوف - فى
آية الخسوف والكسوف - اتلك كيد
الانسان اوشهادة من الله الولى الرئوف -
و اما تفصيل هٰذه الأية كما ورد
فى كتب الحديث من آل خير المرسلين -
فاعلموا يا حزب المؤمنين المتقين -
انّ الدارقطنى قد روى عن محمد الباقر
من ابن زين العابدين - وهو من بيت التطهير
والعصمة ومن قوم مطهرين - قال قال
رضى الله عنه وهو من الاسلاف الصادقين -
ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق
السمٰوٰت والارض ينخسف القمر
لاول ليلة من رمضان - يعنى فى اول
ليلة من ليالى خسوفه ولا يجاوز ذالك

کی طرف سے ایک گواہی ہے -

مگر اس نشان کی تفصیل جیسا کہ کتب حدیث
میں آل خیر المرسلینؐ سے مذکور ہے -
یہ ہے کہ دار قطنی نے امام محمد باقر
سے روایت کی ہے کہ

ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں کہ جب سے کہ
زمین و آسمان پیدا کئے گئے کبھی ظہور میں نہیں آئے ص ۲۲
یعنی یہ کہ قمر کی پہلی رات میں اس کی تین راتوں میں سے جو
خسوف کیلئے مقرر ہیں خسوف ہوگا - اور

ثمرہ مساعی مخفیہ بودہ باشد - در پاسخ این بدگمان مشکک می گوئیم کہ دربارہ خسوف و کسوف
چہ گمان می داری - آیا آں ہم از تدابیر مخفیۂ انسانی است یا از قبل خدا گواہ آسمانی - اما تفصیل
این نشان از روئے کتب احادیث آنکہ دارقطنی از امام محمد باقر رضی اللہ عنہ روایت کند
کہ برائے مہدیؑ ما دو نشان است کہ از آغاز آفرینش زمین و زمان ہرگز پدیدار نشدہ
و آں این ست کہ قمر در شب اول از شب ہائے خسوف او کہ سہ شب می باشند
منخسف گردد - و این خسوف در رمضان واقع بشود نیز آفتاب در روز وسط

الاوان ۔ ویقع فی الشھر الذی انزل اللّٰہ فیہ القرآن ۔ وتنکسف الشمس فی النصف منہ یعنی فی نصف من ایام کسوفھا المعلومۃ عند اھل العرفان ۔ فی ذالک الشھر المزان ۔ و اخرج

۲۳ مثلہ البیھقی وغیرہ من المحدثین ۔ وقال صاحب الرسالۃ الحشریۃ ۔ و ھو فی ھذہ الدیار من مشاھیر علماء ھذہ الملّۃ ۔ ان القمر والشمس ینکسفان فی رمضان ۔ واذا انکسفا فیعرف المھدی بعدہ اھل مکّۃ بفراسۃ یزید العرفان ۔ وفی روایات اخری من بعض الصلحاء ۔ ان المھدی لا یعرف الا بعد اٰیات کثیرۃ تنزل من السماء ۔ واما فی اوّل الامر

سورج کے تین دنوں میں سے جو اس کے کسوف کے لئے مقرر ہیں بیچ کے دن میں کسوف ہوگا ۔ اور یہ بھی اُسی رمضان میں ہوگا ۔

ایسا ہی بیہقی اور دوسرے محدثوں نے لکھا ہے اور صاحب رسالہ حشریہ نے بھی یہ بیان کیا ہے کہ یہ کسوف و خسوف رمضان میں ہوگا ۔ اور اس کے بعد مہدی مکہ میں شناخت کیا جائے گا ۔ اور بعض صالحین سے ایک یہ بھی روایت ہے کہ مہدی اس وقت پہچانا جائے گا کہ جب بہت سے نشان آسمان سے ظاہر ہونگے ۔ مگر اوائل امر میں اُس کی تکفیر اور

۲۳ از روزہائے کسوف او کہ سہ روز اند تیرہ گردد و ایں ہم در رمضان اتفاق افتد ۔ ہم چنیں بیہقی و محدثین دیگر آوردہ اند ۔ و صاحب رسالہ حشریہ کہ از مشاہیر علمائے ایں دیار است گوید ایں خسوف و کسوف در رمضان بشود ۔ و بعد ازاں اہل مکہ مہدی را خواہند شناخت ۔ و بعضے از صلحاء بر آنند کہ مہدی بعد از ظہور کثرت نشانہا از آسمان شناختہ شود ۔ ولے اولا چارہ ازیں نہ کہ نسبت بادے فتوی تکفیر دہند و دجل و تلبیس بہ او منسوب کردہ شود ۔ و در بارۂ او آں ہمہ گفتہ شود آنچہ کفار پیشین نسبت بہ انبیا گفتہ اند

والابتداء - فيكفر ويكذب ويعزى الى الدجل والتلبيس والافتراء - وتكتب عليه فتاوى الكفر والخروج من الشريعة الغراء - ويقال فيه كما قال الكافرون فى الانبياء - ثم توضع له القبولية فى الارض من حضرة الكبرياء - فلا يوجد اثنان من المومنين الا ويذكرونه بالمدح والثناء - ثم اعلم ان آية الخسوف و الكسوف قد ذكرها القرآن فى انباء قرب القيامة - وان شئت فاقرء هٰذه الاٰية - وكفىٰها لادراك هٰذه الحقيقة - فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر ثم تدبر بالخشوع والخشية - ولا يذهب فكرك الى انه من وقائع القيامة -

تکذیب ہوگی - اور دجل اور تلبیس اور افترا کی طرف منسوب کیا جائیگا - اور اس پر کفر اور مرتد ہونے کے فتوے لکھے جائیں گے اور وہ سب کچھ اس کے حق میں کہا جائیگا جو کافروں نے نبیوں کے حق میں کہا - پھر اس کی قبولیت زمین پر پھیلائی جائیگی پس مومنوں میں سے دو آدمی ایسے نہ پائے جائیںگے کہ اس کو مدح اور ثناء کے ساتھ یاد نہ کرتے ہوں اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ قرآن شریف نے کسوف خسوف کے نشان کو قرب قیامت کے نشانوں میں سے لکھا ہے اور اگر تو چاہے تو اس آیت کو پڑھ کر برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر - اور یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ یہ نشان قیامت کے واقعات میں سے ہے کیونکہ جس خسوف اور کسوف کا اسجگہ ذکر

و بعد زاں برائے وے قبولیت در زمین نہادہ شود حتیٰ کہ دو تن لگر در جائے فراہم آیند مدح و ثنائے او بر زباں برانند -

مخفی نماند کہ قرآن کریم خسوف و کسوف را از نشانہائے قرب قیامت قرار دادہ چنانچہ گوید فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر - و معنے اش آں نہ کہ ایں نشان از واقعات قیامت بودہ است - زیرا کہ خسوف و کسوف کہ ایں جا مذکور است بستہ بہ وجود ایں عالم است - چہ آں ناشی از

وایاک وھٰذہ الخطأ الذی یبعدک من المحجۃ۔ فان الخسوف الذی ذُکر ھٰھنا ھو موقوف علیٰ وجود ھٰذہ النشأۃ الدنیویۃ۔ فانہ ینشأ من اشکال نظامیۃ ۔ واوضاع مقررۃ منتظمۃ۔ویکون فی الاوقات المعینۃ والایام المعلومۃ المشتھرۃ۔ و لابد فیہ من رجوع النیرین الیٰ ھیئتھما السابقۃ۔بعد خروجھما من ھٰذہ الحالۃ۔ واما الاٰیات التی تظھر عند وقوع واقعۃ الساعۃ۔ فھی تقتضی فساد ھٰذا الکون بالکلیۃ۔ فانھا حالات لا تبقی الدنیا بعدھا ولا اھل ھٰذہ الدار الدنیۃ۔

ہے۔ وہ اس دنیوی پیدائش پر موقوف ہے۔

وجہ یہ کہ خسوف کسوف اوضاع مقررہ منتظمہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اوقات معینہ اور ایام معلومہ میں اس کا ظہور ہوتا ہے۔ اور خسوف کسوف میں یہ امر ضروری ہے کہ آفتاب اور قمر بعد اس کے کہ اس حالت سے باہر آدیں اپنی پہلی حالت کی طرف رجوع کریں۔مگر وہ نشان جو قیامت قائم ہونے کے وقت ظہور میں آئیں گے وہ اس وقت ظاہر ہونگے جبکہ دنیا کا سلسلہ بکلی درہم برہم ہو جائیگا کیونکہ وہ ایسی حالتیں ہیں کہ ان کے بعد دنیا نہیں رہیگی اور نہ اہل دنیا رہیں گے

اوضاع مقررۂ منتظمہ ودر ایام معینہ و اوقات معلومہ ظہورش می باشد۔ و نیز درآں ضروری است کہ آفتاب و ماہتاب بعد از خروج ازاں تیرگی رجوع بحالت سابقہ خود نمایند۔ اما آں نشانہا کہ قرب قیامت پدیدار گردند آں وقتے باشد کہ ایں نظام سلسلہ عالم بالمرّہ ازہم بپاشد۔ زیرا کہ از پس آں حالتہا دنیا و اہل دنیا را نشانے و اثرے نخواہد بود۔ و خسوف

والخسوف والكسوف يتعلقان بنظام
هذه النشأة ويوجد ان فيه من بدو
الفطرة - فثبت ان الخسوف الذى
ذكره القرآن فى صحفه المطهرة - هو
من الآثار المتقدمة على القيامة - و
لقيام القيامة كالعلامة - وانى كتبتُ
هذه المباحث مفصلة فى رسالتى
نور الحق التى الفتها فى العربية -
واودعتها عجائب آية الخسوف و
الكسوف اتمامًا للحجة - وكنت كتبتُ
فى تلك الرسالة التى الفتها لبيان آية
الخسوف والكسوف - انى علمتُ من ربّى
الرحيم الرءوف - ان العذاب يحل على
قوم لايتوبون بعد هذه الآية -

اور کسوف وخسوف اس دنیا کے نظام سے تعلق
رکھتے ہیں اور ابتدا سے اس میں بنائے گئے ہیں
پس ثابت ہوا کہ وہ کسوف خسوف جس کا ذکر
قرآن شریف میں ہے، وہ قیامت کے لئے آثار متقدمہ
ہیں نہ یہ کہ قیامت کے قائم ہو جانے کی علامتیں
ہیں- اور میں نے ان بحثوں کو اپنے رسالہ
نور الحق میں مفصّل طور پر لکھدیا ہے- اور
اس رسالہ میں اس نشان کے متعلق کئی
عجائبات ہیں جو میں نے اتمام حجت کی
غرض سے اُس میں درج کر دیئے ہیں-
اور میں نے رسالہ نور الحق میں یہ لکھا
تھا کہ ان لوگوں پر عذاب نازل ہوگا کہ
جو کسوف خسوف کا نشان دیکھنے کے بعد توبہ
نہیں کریں گے-

وکسوف تعلق به نظام این عالم دارد و از بدو آفرینش موجود است - ازین آشکار شد
که خسوف وکسوف که در قرآن مذکور است از آثار متقدمه قیامت است نه علامه قیام
قیامت - رساله نور الحق متکفل تفصیل این مضمون و عجائبے دیگر هم ازباب این نشان
در آن مذکور است که جهت اتمام حجت ترقیم شده -
و هم در رساله نور الحق نوشته بودم که عقاب خداوندی بر سرآن مردم
فرود آید که بعد از نشان خسوف وکسوف توبه نکنند - و دین را بر دنیا

ولا یقدمون الدین علی الدنیا الدنیّة
وکذالک سلّط الطاعون بعدھا علی
اکثر غافلی ھٰذہ الدیار - واحرق
الوف من الناس بتلک النار - و
ارسل علی کل غافل شواظ منھا
فماتوا بجمرھا واخرجوا من القریٰ
والامصار - وما انطفأ الی ھٰذا الوقت
ھٰذا الضرام - ویرعد علی الرؤس
الحمام - وتری الامر کما تواتر فیه
الالھام - ان فی ذالک لاٰیة لقوم
متقین - وکذالک کنت کتبت فی
تلک الرسالة - ان اللہ سینصر اھل
الحق بعد ھٰذہ الاٰیة - فیزید
جماعتھم ویتقوی امرھم من ۲۳

اور دین کو دنیا پر مقدم نہیں کریں گے۔ سو
ایسا ہی ہوا کہ خسوف کسوف کے بعد اس
ملک کے اکثر غافلوں پر طاعون بھیجی گئی اور
ہزاروں انسان اس وبا سے مر گئے - اور
ہر ایک غافل پر ایک چنگاری پڑی جس سے وہ
مرے اور دیہات اور شہروں سے نکالے
گئے۔ اور یہ آگ اب تک ٹھنڈی نہیں ہوئی
اور موت سروں پر نعرے مار رہی ہے
جیسا کہ اس بارے میں متواتر الہام سے
پہلے ہی سے معلوم ہوا تھا۔ اور اس میں پرہیزگاروں
کے لئے نشان ہیں - اور ایسا ہی میں نے اس
رسالہ میں لکھا تھا کہ خدا تعالیٰ اس نشان کے
بعد اہل حق کو مدد دے گا - پس اُن کی جماعت
زیادہ ہو جائے گی - اور ان کا کام قوت

برنگزینند۔ آخر بر حسب وعید خداوندی طاعون بر سر اکثرے از غافلان این دیار وارد آمد - و ہزاران نفس
طعمۂ این وبائے عالم سوز گردیدند و بسیارے از خفتگان را از آن اخگر خرمن جان پاک
بسوخت - واز دہہا و قریہا اخراج شدند و ہنوز این آتش سرد نشدہ و شیر مرگ ہنوز از
غریدن باز نہ ایستادہ - چنانچہ الہامات متواترہ درین معنی خبر دادہ بودند و درین واقعہ برائے ترسندگان نشانے
واضح است - و ہم چنیں درآں ایمائے رفتہ بود کہ بعد ازاں نشان اہل حق را
نصرت و تائید از خدا برسد - و جماعت ما را افزونی دست بہم دہد - و کار ایشان

عنایات الحضرة ـ والله ینزل اٰیاته
ویشیع فی الناس دقائق المعرفة ـ
فصدق الله هذه الانباء کلها
بالفضل والرحمة ـ واری الاٰیات
ونصر بالتائیدات لقطع الخصومة ـ
وزاد جماعتی کما وعد وجعلها لبیضة
الاسلام کرکن شدید والاسطوانة ـ وانا
سنذکر بعضها اظهاراً لهذه الموهبة ـ
فالحمد لله علی هذه المنة ـ وان فی ذالك
لاٰیة لقوم متفرسین ـ

ومن نوادر اٰیاتی التی ظهرت
بعد وعد الله فی اٰیة الکسوف والخسوف
وانقبعت فی الوقت من القلوب باذن
الله الرؤف ـ هو واقعة هلاك رجل

پکڑا جائیگا ـ اور خدا تعالیٰ نشانوں کو ظاہر کریگا
اور معرفت کو لوگوں میں پھیلائے گا ـ پس
خدا تعالیٰ نے ان تمام پیشگوئیوں کو اپنے فضل اور
کرم سے پورا کیا ـ اور نشان دکھلائے اور
۲۳ص قطع خصومت کے لئے تائید کی ـ اور
اور وعدہ کے موافق میری جماعت کو زیادہ
کیا ـ چنانچہ ہم بعض نشانوں کا اسجگہ ذکر
کرتے ہیں ـ اور اس احسان پر خدا تعالیٰ کا
شکر ہے ـ اور اس میں فراست والوں کے
لئے نشان ہیں ـ

اور عجیب تر نشانوں میں سے جو خسوف
کسوف کے بعد ظہور میں آیا جس نے دلوں
پر بڑا اثر ڈالا ـ وہ لیکھرام کی موت
کا نشان ہے ـ

قوت گیرد و خدا تعالیٰ نشانہا پدیدار نماید و قوۂ معرفت بر مردم ارزانی دارد ـ پس خدا را شکر کہ ہمہ ایں اخبار بالغیب کماہی ہی بوقوع آمدہ ـ و قطع خصومت اعدا کردہ و بجہت تائید حق نصرتہا از خدا ظہور فرمودہ و بر وفق وعدۂ الٰہی جماعت من افزونی یافتہ اکنوں برائے شکر ایں نعمت بعضے از نشانہا را درمعرض بیان می آریم ـ و ایں برائے اہل فراست نشان عظیم است ـ

۲۴ص وازجملہ نشانہائے بزرگ کہ بعد از خسوف و کسوف بروز یافتہ و در دلہا جا کردہ نشان

كان اسمه ليكهرام - وكان من قوم
عبدة الاصنام - وكان شديد الحقد يعترض
على الاسلام - ويسبّ نبيّنا خير الانام -
عليه الف الف سلام - وتفصيل هٰذه
القصة - انه سمع من بعض الاخوة -
ان رجلاً فى القاديان يدعى الالهام و
الكرامات - ويقول ان الاسلام هو الدين
عند الله ربّ السمٰوٰت - ومن خالف
فهو من المبطلين - فما زال يعجبه هٰذا
الخبر حتّٰى قصد القاديان ذات مرة - و
هو يومئذ ابن ثلٰثين سنة - او قليل
منه كما علمنا من وجهه فراسة - فجاءنى
وسئل عن الاٰيات - واظهر انه لا يبرح
الارض او يرى بعض خرق العادات -

اور یہ شخص بڑا کینہ ور تھا - اور اسلام
پر اعتراض کیا کرتا تھا - اور ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو گالیاں دیتا تھا - اس نبی پر
خدا تعالیٰ کے ہزاروں سلام ہوں - اور اس قصہ کی
تفصیل یہ ہے - کہ اس نے بعض اپنے بھائیوں سے
سنا کہ ایک آدمی قادیان میں ہے جو الہام
کا دعویٰ کرتا ہے اور نیز کرامات کا مدعی ہے اور کہتا ہے
کہ سچا دین اسلام ہی ہے - اور جو اس کا مخالف ہے وہ
باطل پر ہے - سو وہ اس خبر سے ہمیشہ تعجب کرتا تھا
یہاں تک کہ ایک مرتبہ اس نے قادیان آنے کا ارادہ
کیا اور وہ ان دنوں میں تیس برس کی عمر میں تھا یا کچھ
کم جیسا کہ اس کے منہ کے دیکھنے سے ہمیں اندازہ معلوم
ہوا - سو وہ میرے پاس آیا اور نشانوں کے بارے میں مجھ سے
سوال کیا اور ظاہر کیا کہ وہ کبھی قادیان سے نہیں جائیگا

مرگ لیکھرام است - این شخصے بود کینہ توز بر اسلام حملہ ہا می کرد و نبی کریمؐ ما را دشنام مے داد
و ناگفتنیہا مے گفت - تفصیل این مقال آنکہ آں عدو اسلام از ابنائے جنس خود شنید
کہ شخصے در قادیان است کہ دعوی الہام و اظہار خرق عادات می دارد - وی گوید کہ دین حق
اسلام است و ماسوا باطل - او از شنیدن این قصہ در شگفت می بود تا عزم آمدن در قادیان
را تصمیم بداد و دراں زمان جوان سی سالہ بود یا بقدر بیش وکم بروفق آنچہ آں وقت از روئے او ہویدا بود
خلاصہ آں برہمن در نزد من آمد و نشانے درخواست ...... وگفت تا نشانے نہ بینم زنہار از

او یاخذ منی اقرار العجز عند هذه
السوالات - وامر علی ان یونس آی
الله امام ارتحاله - وکان جهولا
غیر متأدب فی مقاله - فطفق
یبلطنی لرؤیة الآیة - ویخجانی
من العمایت - فانه کان جسدا
له خوار - وما اعطی له روح فراسة
ولا افتکار - وکان احتکاء فی جنانه -
ان هذا الرجل کاذب فی بیانه - و
کذالک انتقش فی قلبه من خدع
اعوانه - وحدثت بهم بؤر عرفانه -
ووافانی ذات المرار - فالح علی وابلط
بکمال الاصرار - ونظر الیّ شزرا
بالاستکبار - وقال انی لن افارق

جب تک کہ بعض نشان نہ دیکھے اور یا جب تک کہ مجھ سے
اقرار عجز نہ لے لیوے - اور اُس نے اصرار کیا کہ
اپنے جانے سے پہلے نشان دیکھے - اور وہ ایک جاہل
بے ادب تھا - پس اُس نے مجھے نشان کے لئے
دق کرنا شروع کیا - اور نابینائی کی وجہ سے اصرار
کرتا تھا کیونکہ وہ جسم بے جان تھا جس
کو عقل کی رُوح نہیں دی گئی تھی - اور
اس کے دل میں یہ بیٹھ گیا تھا کہ یہ شخص
اپنے بیان میں جھوٹا ہے اور یہ باتیں اُس کے
ہم صحبتوں نے اُس کے دل میں بٹھائی تھیں جن سے
اُس کی شناخت کا کنوآں مکدر ہو گیا تھا -
اور وہ ایک دن میرے پاس آیا اور نشان کے دیکھنے
کیلئے بڑا اصرار کیا - اور میری طرف تکبر سے
دیکھا - اور کہا کہ میں اِس گاؤں سے کبھی

قادیان بیروں نخواہم شد یا داغ اعتراف بعجز بر ناصیۂ شما خواہم گذاشت - و براین اصرار ورزید
کہ لابد است کہ قبل از رفتن ازیں جا نشانے مشاہدہ نماید - وآں شخصے بود از حلیۂ ادب ....
عاری - واز نہایت شوخی و خیرگی دست استبداد بدامن من زد - چہ او حقیقۃً کالبدے بے روان بود
کہ رُوح خرد در وے ندمیدہ بودند و گمان وے آں بود کہ من تار و پود دروغ بر بافتہ استم - وایں اعتقاد
نسبت بمن بعضے از ہم مشربانش خاطر نشان کردند - لہذا چشمۂ شناخت وے مکدر گردید خلاصہ
عاقبتاً روزے پیش من آمد و جہت برویت نشانے اصرار از حد بگذرانید و بمن با دیدۂ استکبار و استحقار

هٰذه القرية - الا وتريني الاٰية -
او تقر بكذبك بما اخترت الفرية.
وساء الحضار ما اختار من غلظ
وشدة - فبردتهم بوصية صبر
وتؤدة - وكانوا من الذين اخذوا
مريع منتجعهم - وداری محضرهم -
وحسبوا الهامی مرتعهم ومخبرهم -
ثم قلت له یاهذا ان الاٰية ليست
كشیء ملقاة تحت الاقدام - لاالقطه
لك واعطيك كالخادم بالاكرام - بل
الاٰيات عند الله يری اذا ما شاء -
ولا ينفع الوثب كثور الوحش فاياك
والمراء - والصبر حقيق لمن طلب
آی الله وجاء يستقری الضياء -

نہیں جاؤنگا جب تک کہ تم نشان نہ دکھلاؤ
اور یا اپنے جھوٹ کا اقرار نہ کرو - اور حاضرین کو
اُس کی سخت بدزبانی بُری معلوم ہوئی - پس
مَیں نے اُن کو صبر کی وصیت کے ساتھ ٹھنڈا کیا -

پھر مَیں نے اُس کو کہا کہ اے شخص : نشان ایسی
چیز تو نہیں جو قدموں کے نیچے پڑی ہو اور نی الفور
دکھلا دی جائے - بلکہ نشان خدا کے پاس ہیں -
جب چاہتا ہے دکھلاتا ہے - اور
گاؤ دشتی کی طرح کودنا مناسب نہیں - پس
لڑائی سے پرہیز کر - اور جو شخص نشانوں کو ڈھونڈتا
ہے اس کے لئے صبر کرنا بہتر ہے - کیونکہ

نگریست - وگفت ابدًا ازیں دہ نروم تا نشانے از شما نہ بینم یا شما سپر عجز بیفگنید -
حاضران از گفتار تلخ و درشتش برنجیدند - من از پند صبر آب بر آتش ایشان زدم
و بآخر اورا گفتم اے فلاں نشان چیزے نیست کہ پیش پا افتادہ باشد - یا حقہ مشعبد نہ کہ
دراں اعجوبہ نمودہ شود بلکہ نشانہا نزد خدا است وقتے کہ می خواہد نشان مے دہد - و چوں
گاؤ دشتی تپیدن روا نیست - از ستیز و آویز پرہیز کن - ہر کہ طالب نشان باشد
او را صبر لازم است - چہ نشان از طرف خدا نازل مے گردد و

فانه امر ينزل من حضرة العزّة.
ويحتاج ظهوره الى تضرعات العبودية
فلحبس نفسك عندنا الى حول -
وهذا خيرلك من سبّ وصول.
لعل الله يريك آية ويهب يقينا
وسكينة - وكذالك نرجوا من
الله المنان - فاصبر معنا الى هذا
الأوان - ان كنت من الطالبين - فما
نجعت نصيحتي في جنانه - وما انتهى
من هذره وهذيانه - فقلت ايها
الرجل ان كنت لاتصبر وتعزم على
الرحيل - ولاتختار ما اريناك من
السبيل - فلك ان تذهب وتنتظر
الالهام - فذهب مغاضبًا وترك

نشان ایک ایسی چیز ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے
نازل ہوتے ہیں اور اُن کا ظاہر ہونا تضرعات عبودیت
پر موقوف ہے پس ایک برس تک میرے پاس توقف
کر اور یہ تیرے لئے بہتر ہے تا کہ خدا تعالیٰ تجھے نشان
دکھائے اور یقین اور سکینت بخشے - اور
اِسی طرح ہم خدا تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں
پس اگر تو طالب ہے تو اس وقت تک صبر
کر - مگر میری نصیحت نے اُس کے
دل میں اثر نہ کیا اور بیہودہ گوئی سے باز
نہ آیا - تب میں نے کہا کہ اے شخص! اگر
تو صبر نہیں کر سکتا اور جانے کا پختہ ارادہ
کر لیا ہے اور ہماری تجویز کو پسند نہیں کرتا
۲۳ء تو تیرا اختیار ہے کہ تو چلا جا اور ہمارے الہام کی
انتظار کرتا رہ - تب وہ غصہ کی حالت میں چلا گیا

ظہور آں موقوف بر تضرعاتِ عبودیت مے باشد - لہذا باید کہ یک سال تمام نزد من مکث بکنی
کہ خدا ترا نشانے بنماید وسکینت و طمانیت بر تو فرود آید - ہم چنیں از خداوند
امید داریم کہ اگر طالب صادق استی تا آں زمان شکیبائی بگزیں مگر اندرز من در وے
نگرفت - و ہرزہ گفتن آغاز کرد - ناچار گفتم کہ اگر نمے توانی کہ شکیبی و آمادہ
بر رفتن استی و تجویز مرا قبول نکنی اختیار داری برو و الہام مرا منتظر باش
۲۴ء وچشم در راہ بنشین - آخر او خشم آگیں از پیش من برخاست - وازاں بعد

الکلام - ثم جعل یذکرنی فی محافل بتوهین وتحقیر - واراد ان یجزامری ویریه قومه کشئ حقیر - ومتاع کقطمیر - فاستعمل الاکاذیب لتکمیل هٰذه الارادة - واشتری الشقاوة و بعد من السعادة - وکم من مفتریات افتری - وکم من بهتان اشاعه من حقد وهوی - ومارشغله سبّ نبیّنا المصطفٰی - وتکذیب کتابنا الذی هو عین الهدٰی - وکم من کتب املٰی المقول فیها وهذی - وطفق یهتك اعراض الحلیة و بدور العلٰی - وتخیب حفوة العزة واحبة ربنا الاعلٰی - وما ختشی

بعد اس کے کوئی کلام نہ کی - پھر اُس نے یہ کام شروع کیا کہ ہر ایک محفل میں مجھے تحقیر اور توہین سے یاد کرتا اور یہ دل میں ٹھانا کہ میرے کاروبار کو پراگندہ کرے اور قوم کی نظر میں مجھے ایک ذلیل انسان کی طرح دکھلاوے - سو اُس نے اس ارادہ کے پورا کرنے کیلئے جھوٹ اور افترا پر کمر باندھی اور بدبختی کو خریدا اور سعادت سے دُور جا پڑا - اور بہت سے افترا بنائے اور بہت سے بہتان گانٹھے - اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینا شروع کیا - اور قرآن شریف کی تکذیب کرنا اپنا پیشہ قرار دیا - اور اپنی کتابوں میں اس نے زبان درازی شروع کی - اور بزرگوں اور آسمانی چاندوں کی ہتک عزت اُس کا شیوہ ہو گئی اور خدا تعالیٰ کے پیاروں کو بُرا کہنا اُس نے اپنا طریق بنا لیا - مگر خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اُس کی

گفتگوئے درمیان نیاورد - بعد چندے ایں وتیرہ پیش گرفت کہ ہر جائے رفت در تذلیل وتحقیر من میکوشید وبدی یاد میکرد وبراں شد کہ کاروبار مرا برہم زند - و در دیدۂ مردم مرا ہیچکارہ وانماید - وجہت حصول ایں کام کمر بر افتراہا و دروغ بافیہا بربست - ونبیؐ کریم مارا (صلے اللہ علیہ وسلم) سقط گفتن ودشنام دادن - واہانت وتکذیب قرآن حکیم پیشہ گرفت - وبرگزیدگان خدا ونجوم سما را در کتب خود نامزا می گفت - خلاصہ ایں گونہ ناہنجاریہا وبے اندامی ہا شعار خود کرد -

نکال الاخرۃ والاولیٰ - وھاجتہ الحمیۃ والنفس الابیۃ علی قذف رسولنا خیر الوریٰ - فکان لایخلوا وقتہ من سب سیدنا المجتبیٰ - وکان فی الشتم کسیل ھامر وماء غامر او اشد فی الطغوی - وکانت ھٰذہ العذرۃ علی عین فی شفتیہ - وجنون الغیظ فی عینیہ - وما خاف وما انتھیٰ فالحاصل انہ کان یرید ان یحقر الاسلام فی اعین الناس وعامۃ الوریٰ - ویشیع بینھم تعلیم الخناس ویصرف عن الھدیٰ - وکان اللہ یرید ان یجفاء قدرہٗ ویری الناس تذرہ ویری الرائین اٰیتہ الکبریٰ فلما تجلی ربنا للمیقات - وجاء وقت الاٰیات - کتب الیّ علی عزم السخریۃ والاستھزاء - وقال این اٰیتک ووعدک الم تظھر حقیقۃ الافتراء - وغلظ علیّ

ہانڈی کو پھوڑے اور اس کی پلیدی لوگوں پر ظاہر کرے اور ایک بڑا نشان دکھاوے

پس جبکہ خدا تعالیٰ کے وعدے اور نشان کا وقت قریب آیا تو اس شخص نے ٹھٹھے سے میری طرف ایک خط لکھا کہ تمہارے نشان کہاں گئے - اور کیا اب تک تمہارا افتراء ظاہر نہ ہوا - اور

اما خدا خواست کہ طبلش از زیر گلیم بیروں آید و طشتش از بام بزیر افتد و نجاستش را بر مردم اظہار دہد و نشانے وا نماید - چوں آں وقت وعدۂ خدا و نشان فراز آمد آں ہندو مرا خطے نوشت پُر از

كما هي عادة السفهاء - واخذني بالعنف كالغرماء - وجزوه مشركو هذه القرية على مطالبة الأية - وكانوا يعللونه بالقصص الباطلة - ليزول منه الرعب ويأخذه نوم الغفلة - وكانوا ينفخون في اذانه ان هذا الرجل كاذب مكار - فلا يأخذك رعبه ولا اسبطهار - فوالله ما اهراق دمه الا هذه الكذابون - فانهم اغروه علىّ وكانوا يحلفون - و ما احسنوا اليه بزورهم بل كانوا يسيئون - فقسى قلبه بكلماتهم - وآمن بمفترياتهم - وتلطّخ برجس الشياطين - و

جیسا کہ کمینوں کی عادت ہوتی ہے اپنی تحریر میں بہت کچھ سختی کی اور مجھے اپنا مدیون قرار دے کر ملامت شروع کی - اور اس گاؤں کے ہندووں نے اس کو نشانوں کے طلب کیلئے دلیر کیا اور باطل کہانیاں پیش کر کے اس کا ڈھارس باندھا تا کہ اس رعب کو دُور کریں جو اُس پر پڑا ہوا تھا - اور یہ قادیان کے لوگ اس کے کانوں میں پھونکتے ہیں کہ یہ شخص تو جھوٹا اور مکار ہے پس ایسا نہ ہو کہ تو اس کے رعب کے نیچے آجائے - اور مجھے خدا کی قسم ہے کہ اُس کے قتل کرنیوالے یہی قادیان کے لوگ ہیں کیونکہ ان لوگوں نے ہی میری دشمنی اور مقابلہ کیلئے اس کو دلیر کیا اور قسمیں کھا کر اُسکو تسلّی دی - مگر ان لوگوں نے ان باتوں کے ساتھ اُس سے نیکی نہیں کی بلکہ بدی کی - آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ان لوگوں کی بہت سی باتیں سننے سے اسکا دل سخت ہو گیا اور وہ ان کے افتراؤں کو مان گیا اور ان کی پلیدی سے آلودہ ہو گیا

استہزاء کہ نشانہائے شما چہ شد وآیا ہنوز پردہ از روئے دروغ و زور شما بر نخاستہ - وچوں پست نژاداں رواں نامہ دقیقۂ از سفاہت و یاوہ گوئی فرونگذاشت - و مرا مدیون خود قرار دادہ از ہیچ گونہ زجر و توبیخ دریغ نفرمود - ہندوزادہ ہائے ایں دہ برائے طلب نشان دلیرش ساختند وافسانہائے ہرزہ در گوشش انداختہ پشت وے را توانا کردند وبکوشیدند کہ آں بیم و ہراس کہ بر وے دست یافتہ بود از درونش بدر رود و در گوشش میدمیدند کہ ایں کس کاذب محض است زنہار از وے خوفے در دلت راہ مبادا - بخدا قاتلانش اہالئ ایں دہ بودہ اند - زیرا کہ ایں مردم او را بر مقاومت من برداشتند وسوگندہا یاد کردہ تقویت وے نمودند - اے دریغ ایں مردم در جائے خیر شرے وضررے باو رسانیدند - آخر دلش

صار اشد خصومة فی الدین - و
کان فی اول امرہ مال الی صحبتی
لعله یری امارات حقیتی۔ فبطّأ
به هولاء غوثا من اثر الصحبة۔
وقالوا ما تطلب منه و انا نحن من
اهل التجربة - وهو تبوّء القادیان
الی شهر تام - واخذ انواع مفتریات
من لئام - حتی اوقدوه کنار
الجحیم - وسوّدوا قلبه ولٰا کسواد
اللیل البهیم۔ ثم رحل بعد
اخذ هذه التعالیم - وطفق
یطالب منی اٰیة من الاٰیات -
وقد اضطرمت فی قلبه نار
المعادات - وکان ینکر فی

اور سخت جھگڑا شروع کر دیا - اور وہ
ابتدا میں میری صحبت کی طرف مائل ہو گیا تھا
اور امید رکھتا تھا کہ میں نشان دیکھوں پس یہ لوگ
اس کے مزاحم ہوئے اور اس ارادہ سے اُس کو ہٹا
دیا تا اثر صحبت سے متاثر نہ ہو جائے۔ اور اُس کو کہا کہ تو
ان کی صحبت میں رہ کر کیا کریگا اور ہم تو اسکی نسبت
اہل تجربہ ہیں - اور وہ قادیان میں قریباً ایک مہینہ تک
ٹھہرا اور بہت سے افترا اُس نے اپنے دل میں بٹھائے اور
جہنم کی آگ کی طرح ان لوگوں نے اس کو افروختہ کیا اور
اس کے دل کو رات کی طرح سیاہ کر دیا۔ اور پھر وہ
ان تعلیموں کو پا کر چلا گیا اور مجھ سے نشانوں کا طلب
کرنا شروع کیا - اور اس کے دل میں دشمنی
کی آگ بھڑک اُٹھی - اور وہ خدا تعالیٰ
کے نشانوں سے اپنے دل میں انکاری

از کثرت گفت و شنید سخت شد و ہمہ دروغ زنیہا و ہرزہ کاریہائے آناں را راست دانست و پیکار درشتی
پیش گرفت۔ امّا اولاً رو مائل بصحبت من بودہ متوقع آں بود کہ نشانے از من ببیند۔ ولے ایں مردم مانع آمدہ انا[1]
ارادہ اش باز داشتند کہ نباید از رفتار و گفتار من متاثر بشود و گفتند نشستنت پیش ایں کس چہ حاصل کہ
ما ساکنان ایں دہ وہمسایگان و نسبت بایں کس صاحب تجربت و خبرت می باشیم۔ او یک ماہ
در قادیان مکث نمود و انبار افتراہا در نزد خود فراہم آورد - وہا لئے ایں دہ چوں دوزخش
بیفروختند و دل وے را چوں شب تار سیاہ گردانیدند۔ آخر او ایں ہمہ آموختہ ازیں جا
رفت و نشانہا از من طلب می کرد۔ و آتش عداوت سراپائے وے را بگرفت۔ و او بر نشانہائے خدا

[1] سلہ : بنقل مطابق اصل۔

نفسه من عجائب رب السموٰت۔ واصر
على الطلب ليكون له وقع في اعين
المشركين والمشركات۔ ولما قصد
الرحيل۔ وختم القال والقيل۔ رأيتُ
اني مقيم في صحن مكان كالشجعان
وفي يدي رُمح ذابل حديد السنان۔
كثير البريق واللمعان۔ واراه امام عيني
ميتا على التراب۔ واطعن رأسه
بنيت الانصاب۔ ويتلألاء سناني
عند كل طعني ويبرق كالشهاب۔
ثم قال قائل ذهب وما يرجع
قط الى هذه الحداب۔ فوالله
ما رجع حتى نعاه الينا بعض
الاصحاب۔ وتفصيل هذه القصة۔

تھا۔ اور مجھ سے اس نے نشان طلب
کرتا تھا کہ تا ہندوؤں کے دلوں میں اس کی
عزت پیدا ہو۔ اور جب وہ قادیان سے چلا
گیا تو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک
میدان میں مَیں کھڑا ہوں۔ اور میرے ہاتھ
میں ایک باریک نیزہ ہے جو بہت چمک
رہا ہے۔ اور مَیں نے اس کو ایک مُردہ پایا
جو میرے آگے پڑا ہے اور مَیں اُس نیزہ سے
اس کے سر کو اِدھر اُدھر کرتا ہوں۔ تب
ایک بولنے والے نے آواز دی کہ یہ
چلا گیا اور پھر قادیاں میں کبھی نہیں آئے گا۔
سو درحقیقت وہ پھر واپس نہ آیا
یہاں تک کہ ہم نے اُس کے مرنے کی خبر سُنی
اور اِس قصہ کی تفصیل یوں ہے کہ

انکار تمام داشت وازمن جہت آں طلب مے کرد کہ وقعے در دل ہنود پیدا کند۔ و
چوں از قادیان برفت درخواب مے بینم در میدانے ایستادہ ام ونیزہ تیز درخشان
در دست من است ومے بینم لیکھرام را مردہ وارے درپیش من افتادہ است بانوک نیزہ
سرش را تقلیب مے کنم۔ ناگہاں گویندۂ آواز بداد کہ ایں رفت است ودیگر بقادیان
باز نخواہد آمد۔ وبحقیقت ہمچنیں پدیدار شد وہرچہ بعد از رفتنش دیگر بقادیان آمد
آں خبر ہلاکش بود۔ تفصیل ایں اجمال وکشف ایں مقال آنکہ چوں ازیں جا ص ٢٥

انه لما فصل من هذه البقعة۔ جعل يصر على تطلب آي الرحمٰن مع السبّ والشتم وكثير من الهذيان۔ فخررت امام الحضرة۔ وتبصبصت لله ذي العزة۔ ودعوت الله في آناء الليل بالتضرع والابتهال۔ و اقبلت على ربّي بذوبان المهجة و تكسر البال۔ فالهمني ربّي انه سيقتل بعذاب شديد بحربة۔ في ست سنة۔ في يوم قرب يوم العيد۔ باذن الله الوحيد۔ واخبرته عن هذا الالهام۔ فما خاف بل زاد في السبّ وتوهين الاسلام۔ وكتب اليّ انّي الهمت انك تموت بالهيضة الى ثلث سنة۔

جب وہ اس جگہ سے چلا گیا۔ تو اُس نے ص۲۵
نشانوں کو طلب کرنا شروع کیا۔ اور نیز گالیاں دیتا اور بدگوئی کرتا تھا۔ تب مَیں حضرت عزت میں گرا اور قہری نشان کے لئے تضرع کیا۔

سو خدا نے مجھے خبر دی کہ وہ ایک عذاب شدید کے ساتھ چھ برس کے اندر قتل کیا جائیگا۔ اور اس کے قتل کا دن عید کے دن سے قریب ہوگا۔ اور اس الہام سے مَیں نے اُس کو خبر دے دی۔ سو وہ اس الہام کو سنکر اَور بھی بدگوئی میں بڑھا۔ اور میری طرف لکھا کہ مجھے بھی الہام ہوا ہے کہ تو تین برس تک ہیضہ سے مر جائیگا۔

رفت و طلب نشان و آغاز دشنام کرد۔ برآستانۂ حضرت عزت برو افتادم و برائے نشان قہری زبان ضراعت و ابتہال کشودم۔

بنا براں خدا مرا خبر داد کہ او در مدت شش سال با عذاب الیم کشتہ شود و یوم قتلش قریب از روز عید باشد۔ ازیں الہام اعلامش کردم۔ وے بعد از شنیدن در بدگوئی بیفزود و پیش من خط فرستاد کہ مرا نیز خبر دادہ اند کہ تو در مدت سہ سال از ہیضہ خواہی مرد۔

وطبع هذا النبأ و شهّره واشاعه
في اقوام مختلفة - وارسل اليّ
اوراقه التي كانت كاضحوكة - و
كتبه في بعض كتبه وذكره في محافل
غير مرّة - فكتبتُ اليه ان الامر
في ايدي الرحمٰن - فان كنت صادقا
فيرى صدقك اهل الزمان - وان كان
الصدق في قولي - فسيظهره بالفضل
والاحسان - انه مع الذين اتقوا والذين
صدقوا في القول والبيان - انه لاينصر
الكاذبين - فمضى زمان على نبأه
الكاذب بخير وعافية - وما تغيّر
منا جزء من شعرة واحدة - ولمّا
قرب ميقات ربي في امر حمامه.

اور اس خبر کو اُس نے لوگوں میں مشہور کر دیا
اور مجھے اس پیشگوئی کے اشتہار بھیجے اور
کئی مجلسوں میں اس کا ذکر کیا۔

تب مَیں نے اُس کی طرف لکھا کہ تمام
بات خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے سو اگر تو اپنی
پیشگوئی میں سچا ہے تو تیری سچائی خدا تعالیٰ ظاہر کردیگا
اور اگر میری بات سچ ہے تو اس کو اپنے فضل اور
احسان سے ظاہر فرمائیگا کیونکہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کے
ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں اور سچ بولتے ہیں اور جھوٹوں
کی وہ مدد نہیں کرتا۔ سو اس کی جھوٹی پیشگوئی کا زمانہ
بخیر و عافیت گذر گیا۔ اور ایک بال بھی ہمارا
بیکا نہ ہوا - اور جب اس کی موت کے
بارے میں میرے رب کا وعدہ نزدیک آیا

و ایں خبر را در اقوام مختلفہ اشاعت کرد و اشتہار مشتمل برآں خبر غیب مرا فرستاد۔ و او را نوشتم کہ
سررشتہ امور در دست رحمٰن است۔ اگر راستی بجانب تست قریب است کہ راستی تو آشکار شود
و اگر من صادقم پس انشاء اللہ فضل و نصرت او دست مرا خواہد گرفت۔ زیرا کہ خدا باآں
مردم مے باشد کہ ازو بترسند و راست بگویند و او گاہے حمایت کاذبان نکردہ و نکند۔
آخر خبر دروغ وے چوں گوز شتر برباد رفت و در مدت مقرر کردہ او وقت ما بسلامت گذشت
و یک موئے ما نے نشد۔ اما چوں دربارۂ مرگ وے میعاد پروردگار من فراز آمد - و

وانت عليه السنة الخامسة من ايامه
وكان يضحك ويقيس الهامي على
زور كلامه ۔ اتفق انه دخل عليه
رجل من المسافرين ۔ واظهر انه كان
من قومه الآريين ۔ ثم ادخله في
الاسلام بعض الخادعين ۔ والآن جاء
متندمًا كالطالبين الخائفين ۔ ويريد
ان يرجع الى دين آباءه ويترك المسلمين
ومدحه وقال انت كذا وكذا وللقوم
كالراس ۔ وايقظت كثيرًا من النعاس
وقد انتشر ذكرك سمع كمالك
في الرد على الاسلام ۔ فجئتك من
اقصى البلاد لاستفيض من فيضك
التام ۔ والناس منعوني فما استقلت

اور پانچواں برس اس پیشگوئی کا گذرنے لگا ۔ تو
یہ اتفاق پیش آیا کہ ایک مسافر اس سے ملنے
کے لئے آیا ۔ اور ظاہر کیا کہ وہ ہندو اس
کی قوم میں سے ہے اور کسی نے دھوکا دیکر
اس کو مسلمان کر دیا تھا ۔ اور اب اُس کو اس
حرکت سے ندامت پیدا ہوئی ہے اور اس
لئے آیا ہے کہ تا پھر اپنے باپ دادا کے دین
میں داخل ہو اور اسلام کو چھوڑ دے ۔ اور
یہ کہکر پھر اس کی تعریف شروع کی کہ تو ایسا اور
ایسا ہے اور بہتوں کو تُو نے خواب غفلت سے جگایا ہے ۔
اور تیرے نام کی بہت شہرت ہوئی ہے اور معلوم ہوا کہ
اسلام کا رد لکھنے میں تجھے کمال ہے اسلئے میں دور سے
تجھ سے فیض پانے کیلئے آیا ہوں ۔ اور لوگوں
نے منع کیا مگر میں نے اپنے ارادے میں

وسال پنجم بر خبر غیب سپری شد ۔ چناں اتفاق افتاد کہ غریبے برائے دیدنش رفت و وانمود کہ او
ہندو نژاد و از اہل ملت وے می باشد ۔ سالے چند است باغوائے بعضے ناکساں مسلمان شدہ بود
حالا بر فعل خود پشیمان و اراں حرکت دست تاسف گزان بخدمت والا حاضر آمدہ کہ بر دست
میمون توبہ کند و دیگر مذہب آباء را بگزیند ولپشت پا بر اسلام بزند ۔ ایں بگفت در مدح
و تمجیدش ترانہ سنجیدن گرفت کہ تو چنانی و چنیں کہ بسیارے را از خواب غفلت بیدار کردی
و نام نامی تو شہرتے عجیب یافتہ ۔ ترا در ردّ اسلام ید طولیٰ است ۔ ازیں جاست کہ بجہت استفاضہ از راہ دور

من الارادة - ووصلت حضرتك
للاستفادة - بيداني اسير في بعض
الشبهات - وارجوا ان تقيل لعثاري
وتكشف عقد المعضلات - ثم
ادخل في دين ابائي واترك الاسلام -
فهذا هو الغرض وما اطول الكلام -
فامعن ليكهرام نظره في توسمه -
وسرّح الطرف في ميسمه - فلبس
عليه امره قدر الرحمن - وظن انه
من الصادقين ومن الاخوان -
فتلقاه مرحبًا وقال رجعت الى
دار الفلاح - وامتزج به كالماء و
الراح - وانزله في كنف الاهتمام -
وتصدى له بالاعزاز والاكرام -

سستی نہیں کی - مگر یہ بات ہے کہ چند شبہے میرے
دل میں ہیں - اور میں امید رکھتا ہوں کہ
تو میری لغزش کو معاف کرے - اور میرے
یہ عقدے حل کر دے - پھر میں اسلام کو
چھوڑ کر اپنے باپ دادے کے دین میں داخل
ہو جاؤں گا -

تب لیکھرام نے اس کو خوب غور سے دیکھا
اور خدا تعالے نے اس مسافر کا دلی ارادہ اُس
پر پوشیدہ کر دیا اور اس نے سمجھا کہ یہ
سچا اور ہمارے بھائیوں میں سے ہے -
سو اُس نے مرحبا کہہ کر اس کو قبول کر لیا اور
اس کے ساتھ یوں ملا جیسا کہ پانی اور شراب
ملتے ہیں اور اپنی غمخواری کی پناہ میں اُس کو لے لیا
اور اعزاز اور اکرام کے ساتھ پیش آیا -

پیش تو آمده ام - هر چند مردم بمنع مرا پیش آمدند - باز نیامدم و آهنگ چست خود راست ننمودم - بلے
شکوکے چند در دلم خلجانے دارد - امید دارم که از خطاء وزلت من درگذری و
گره مرا بگشائی - باز اسلام را ترک گفته کیش پدران را خواهم گزید -
لیکهرام چوں ایں قصه از وے بشنید سراپائے ویرا نیکو بدید - و خدا
نیت آں غریب را بروے مستور کرد و او را صادق گمان نمود - خلاصه بسُرعت
ویرا بپذیرفت و با وے چوں شکر با شیر بیامیخت - و قوم خود را درباره

ثم جعل یخبر قومه کالفرحین المبشرین۔ وینادی انہ ارتدّ من دین المسلمین۔ واکل معہ وتغدی۔ وما دری انہ سیتردی۔ وکان ھو یخفی مولدہ ومنبعہ۔ لکی یجھل مربعہ۔ وکان یسیر فی المصر موارِیًا عن الخلق عیانہ۔ ومخفیًا مقرہ ومکانہ۔ حتی انتھی الامر الی یوم موعود۔ فدخل علیہ علی غرارتہ کمحب وودود۔ وامھلہ ریثما یصفوا الوقت من الحضار ویذھب من جاء من الزوار۔ ثم سطا علیہ کرجل فاتک کمیش الھیجاء۔ وجنّبہ بسکین بلغ الی الاحشاء۔ و

پھر اپنی قوم کو خوش خوش خبر دیتا پھرا اور بتلاتا پھرا کہ یہ شخص مسلمان ہو گیا تھا۔ پھر ہندو دین قبول کرنے کیلئے آیا ہے۔

اور وہ شخص اس سے اپنا مولد چھپاتا رہا تا اس کے گھر کی اطلاع نہ ہو۔ اور وہ شہر میں چھپا چھپا پھرتا تھا۔ اور اس کا قرار گاہ کسی کو معلوم نہ تھا۔ یہاں تک کہ لیکھرام کے اجل مقدر کا دن پہنچ گیا۔ اور یہ شخص اُس دن اُس کی عین غفلت کے وقت دوستوں کی طرح اُس کے پاس گیا اور اس کو اس قدر مہلت دی کہ جس میں حاضر باشوں سے فراغت ہو جائے اور جو ملنے کیلئے آئے ہیں وہ چلے جائیں۔ جب اُس کیلئے فرصت کا وقت نکل آیا اور لیکھرام کو اس نے غفلت میں پایا تب یکدفعہ اُس پر ایک جابکدست انسان کی طرح حملہ کیا اور کارد

او مژدہ ہا بداد کہ ایں دین اسلام پذیرفتہ بود۔ حالیا آمدہ است کہ دیگر کیش ہنود را قبول نماید۔ و آنکس مولد خود را بروے پوشیدہ داشت و در شہر نہان و پوشیدہ میزیست حتی احدے آگاہ از قرار گاہش نبود۔ تا ایں کہ لیکھرام را اجل مقدر فرا رسید۔ آں کس در زی دوستاں او روزے علی الغفلہ در پیش وے برفت و در انتظار آں نشست کہ مجلس از حاضراں بپردازد و سیل از غوغائے کس ما مون گردد۔ چوں وقت فرصت بدست آمد و لیکھرام را غافل یافت بیک ناگہ چوں شیر گرسنہ بروے برجست و با کارد تیز شکمش را

ص۲۵ اشرعه الی الامعاء۔ حتّٰی قطعها وترکها
ص۲۶ فی سیل الدم کالغثاء۔ وکان ھٰذا
یوم بعد یوم العید۔ کما قُرِّر من
الله فی المواعید۔ واذا ظن القاتل
انه اخرج نفسه الخسیسة۔ فهرب
وترك داره الخبیثة۔ ثم غاب
عن اعین الناس کالملٰئکة۔ و
ما رأه احد الی ھذه المدة۔ فما
اعلم اصعد الی السماء۔ او ستره الله
بالرداء۔ واما المقتول فَدُقَّ بجروح۔
ولکن کانت فیه بقیة روح۔
وقال احملونی الی دارالشفاء فحملوه
وما وجدوا فیه احدًا من الاطباء۔
فقال یا اسفی علی قسمتی۔ قد

کے ساتھ اس کی پسلی توڑ کر اُس کارد کو انتڑیوں تک پہنچا دیا اور پھر انتڑیوں کو ایسا ٹکڑے ٹکڑے کیا کہ وہ خون کے اوپر ایسا تیرتی تھیں جیسے سیلاب کے اوپر خس وخاشاک تیرتا ہے۔ اور یہ دن عید دن کے دوسرا دن تھا جیسا کہ خدا تعالیٰ کے وعدہ میں مقرر تھا۔ اور جب قاتل نے دیکھا کہ اُس نے اس کا کام تمام کر دیا۔ سو وہ اُس کے گھر کو چھوڑ کر بھاگا۔ پھر فرشتوں کی طرح آنکھوں سے غائب ہو گیا اور اسوقت تک کسی کو اُس کا نشان نہ ملا۔ نہ معلوم کہ وہ آسمان پر چلا گیا یا خدا نے اس کو اپنی چادر کے نیچے ڈھانک لیا۔ اور مقتول زخموں سے کوفتہ کیا گیا مگر ابھی اُس میں جان باقی تھی۔ تب اُس نے کہا کہ مجھے ہسپتال میں لے چلو۔ سو اس کو لے گئے اور وہاں ڈاکٹر کو نہ پایا۔ تب مقتول نے کہا۔ وائے میری قسمت۔ میری بدبختی سے ڈاکٹر

ص۲۶ چاک زد بمشابہ کہ رودہ ہا را از ہم بُرید۔ وآں روز روز دوم از عید اضحٰی[۱] بود برحسب آنچہ در مواعید الٰہیہ قرار یافتہ بود۔ قاتل چوں از کارش پرداخت آں خانہ را بگذاشت وچوں فرشتہ از دیدۂ مردم پنہاں شد وتا اکنوں از وے اثرے وخبرے در دست نیست خدا داند بہ آسمان بالا شد یا خدایش در زیر چادر خود بپوشید۔ خلاصہ مقتول اگرچہ از ریش وآسیب ازبس کوفتہ وخستہ گردید وے ہنوز رواں در تنش ماندہ بود عزیزاں در رسیدند و در دارالشفاء بردند۔ ڈاکٹر یعنی طبیب آں زماں در اینجا نبود۔ مقتول زار نالید وگفت آہ نگوں بختی من۔ ڈاکٹر ہم ایں جا

+ قتل لیکھرام فی الیوم الثانی من عید الفطر۔ وکان یوم السبت ۶ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء، ۲ شوال سنہ ۱۳۱۴ من الہجرة المقدسة
[۱] نوٹ:۔ نقل مطابق اصل ہے۔ دراصل عید الفطر لفظ لکھنا تھا۔ ترجمہ کرتے ہوئے فطر کی بجائے اضحٰی لکھا گیا۔ مصحح

غاب الاطباء من شقوتی۔ ثم جاءہ الطبیب بعد تمادی الاوقات۔ وما بقی فیہ الّا رمق الحیات۔ فعمل اعمالًا۔ ومازاد الّا نکالًا۔ و قال الموت شھیر۔ والبرء عسیر۔ و انقطع الرجاء۔ و زاد البرحاء۔ حتی اذا جثم لیلۃ ھٰذہ الواقعۃ۔ فجعل الحلیلۃ ثیّبًا وشرب کاس المنیّۃ۔ ووقع فی احواض غُشَیم۔ و رئی جزاء ظلم وضیم۔ وکذالک یجزی اللّٰہ الظالمین۔ فارتفعت الاصوات من البکاء۔ وبلغ الصواخ الی السماء۔ وسمعتُ ان عیناہ استعبرت فی اٰخر حینہ۔ بما رأی آیۃ الحق بعین یقینہ۔ واصبح قومہ قد طارت حواسھم۔ و ضل قیاسھم۔ بما اباد اللّٰہ نجیّھم۔

بھی حاضر نہیں۔ پھر ایک مدت کے بعد ڈاکٹر آیا۔ اور اپنا عمل کیا مگر بے سود تھا اور ڈاکٹر نے اشارہ کر دیا کہ جاں بری مشکل ہے۔ پھر جب آدھی رات گذرگئی تو لیکھرام نے موت کا پیالہ پی لیا۔

اور مَیں نے سُنا ہے کہ مرتے وقت اُس کی آنکھیں پُرآب تھیں کیونکہ خدا کی پیشگوئی کا پورا ہونا اُس کو یاد آیا۔ اور اس کی موت کے بعد اُس کی قوم کے حواس اُڑ گئے کیونکہ موت نے اُن کے ایک منتخب آدمی کو لے لیا۔

موجود نمے باشد۔ بعد از زمانے دراز ڈاکٹر آمد و ہرچہ توانست چارہ کار نمود۔ ولے چوں نیمہ از شب سپری شد لیکھرام جام تلخ مرگ بنوشید۔ شنیدہ ام کہ وقت مرگ سرِ اشک از دیدہ اش رواں شد۔ چہ صدق وقوع خبر غیب بخاطرش خطور کرد۔ قوم بر مرگ وے ازبس سراسیمہ وآشفتہ شدند

واستری الموت سریّهم ۔ وکانوا یتیهمون فی الارض مقترین مستقرین لعلهم یجدوا اثرا من قاتل او یلاقوا بعض المخبرین ۔ ولما استیأسوا فقال بعضهم ان هٰذا الّا سرّ رب العٰلمین ۔ ولم یزل اسفهم یتزائد ۔ والامر علیهم یتکائد ۔ وصاروا کالمجانین ۔ وکانوا لایفرقون بین الدجٰی والضحٰی وزال تدللهم من الشجٰی ۔ بما تمت الحجة علیهم وفدحهم دیون المسلمین ۔ وحسبوا موته نکبة عظیمة ۔ ونائبة عمیمة ۔ وأرجفت المسلمون وقیل ان الأریة سیقتلون احدًا من سراة الاسلام ۔ لیاخذوا

اور وہ تلاش میں دہ بدہ اور شہر بشہر پھرنے لگے تاکہ قاتل کا اُن کو سُراغ ملے یا کسی مخبر کی ملاقات ہو ۔ اور جب نومید ہو گئے تو بعض نے کہا کہ یہ تو خاص خدا کا بھید ہے ۔ اور اُن کا غم بڑھتا گیا ۔ اور کام میں مشکلات بڑھتی گئیں ۔ اور دیوانوں کی طرح ہو گئے ۔ اور مارے غم کے تاریکی اور روشنی میں فرق نہیں کر سکتے تھے اور اُن کا تمام ناز غم سے جاتا رہا ۔ کیونکہ اُن پر حجت پوری ہو گئی اور وہ مسلمانوں کے قرض کے زیر بار ہو گئے اور اس کی موت کو انہوں نے بڑی مصیبت سمجھا اور ایک عام حادثہ خیال کیا ۔ اور لوگوں نے یہ خبریں بھی اڑائیں کہ وہ لوگ کہتے ہیں مسلمانوں کے معززین

زیرا کہ مرگ برگزیدہ ایشاں را از میانۂ ایشاں درربود و درطلب قاتل دہ بدہ و قریہ بقریہ گردیدند ۔ چوں یاس بر ایشاں چیرہ شد ۔ بعضے گمان کردند کہ ایں کارِ خداست ۔ خلاصہ کوہ اندوہ بر سرشاں فرود آمد و دشواریہا و پیچیدگیہا رونمود و چوں دیوانگان گردیدند ۔ حتی کہ از شدۂ غم والم روز را از شب باز نہ می شناختند ۔ وہمہ راحت و ناز شان بسوز وگداز مبدّل شد زیرا کہ حجۃ اللہ بر ایشاں تمام شد ۔ و دوش ایشاں از وام اہالئے اسلام گراں بار گردید ۔ مرگ لیکھرام را واہیہ عظمٰی پنداشتند ۔ و کودک و برنا در سوگواری اش نشستند ہم درآں زمان در افواہ افتاد کہ ہنود می گویند کہ یکے را از اعزّہ اسلام خواہند کشت تا دیدہ را از گرفتن

ثارهم ویشفوا صدورهم بالانتقام۔ فامّن الله المسلمین ممّا کانوا یحذرون ۔ والقی علیهم الرعب فکفّوا الالسن وهم یخافون۔ وجعل قلوبهم شتّی فطفقوا یتخاصمون۔ والله غالب علیٰ امره ولو کانوا لایعلمون۔ولم تستقم لهم ما سوّلوا من المکائد۔ ثم استانفوا مکیدة اخری کالصائد۔ واغروا الحکام لیدخلوا داری مفتشین۔ ویطلبوا اثرًا من القاتلین۔ فخذّل الله اولیاء الطاغوت۔ وردّ علیهم ما احکموا من کید المنحوت۔ فرجعوا خائبین کالمجنون المبهوت۔ ولمّا

میں سے کسی کو ہم بھی قتل کرینگے تا لیکھرام کا بدلہ لیں۔ اور دل میں ٹھنڈ پڑے پس خدا نے اُن کے شر سے مسلمانوں کو امن میں رکھا اور اُن پر رُعب ڈال دیا سو انہوں نے زبانیں بند کرلیں اور خدا نے اُن میں آپس میں پھوٹ ڈال دی ۔ اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔

اور اپنے فریبوں میں انہیں کامیابی نہ ہوئی ۔ پھر نے میرے ایک اور مکر سوچا ۔ اور حکام کو میری خانہ تلاشی کیلئے ترغیب دی ۔ مگر خدا نے اس میں بھی انہیں نامراد رکھا اور اُن ہی کو انجام کار شرمندگی اٹھانی پڑی ۔

خون لیکھرام خنک بسازند۔ ولے خدا مسلمانان را از شر شاں مصون بداشت وشکوہ و رعب بر ایشاں مستولی شد۔ تا زبان ہا در کام درکشیدند۔ و خدا ایشاں را در بلائے تشتیت کلمہ مبتلا گردانید و در مکائد و فریبہا چیزے از پیش نبردند ۔

آخر مکیدۂ سگالیدند باین معنی کہ حکام را بر تلاش خانۂ من آوردند۔ ولے ازیں باب ہم زیان و نومیدی بہرۂ آناں شد۔ و غرق خجالت بازگشتند ۔

لم تضطرم نيرانهم۔ ولم تنصرهم اوثانهم۔
استطلعوا اكابرهم ما عندهم من الآراء۔
وشاوروهم فى امر الصلح والمراء۔ فقالوا
لم تبق قوة۔ وما يترقب من جهته
نصرة۔ وقال خيارهم الى متى هذه
التنازعات۔ وقد اختل المعاملات۔ ومع ذالك
خوّفهم هول الطاعون۔ وفجأة المنون۔
فاختاروا السلم فى هذه الايام۔ فالحاصل
انّ هذه الآية اٰية عظيمة من الله العلام۔
هو الله الذى يجيب المضطر اذا دعاه۔ و
لا يخيّب من رجاه۔ ولا يضيع من
استرعاه۔ له الحمد والجلال والعظمة۔ ص۲۷
ولقد ملكتنا فى اٰيه الحيرة۔ و
اغرورقت العين بالدموع۔

پھر جبکہ اُن کی آگ بھڑک نہ سکی۔ اور اُن کے بُتوں نے اُن کی مدد نہ کی۔ تو پھر وہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ صلح کرنے کے لئے باہم مشورے کرنے لگے۔ اور اُن میں سے اچھے آدمیوں نے کہا کہ اب صلح بہتر ہے کیونکہ معاملات میں ابتری واقع ہو گئی ہے۔ اور علاوہ اس کے طاعون نے بھی انکو ڈرایا۔ سو اُن دنوں میں انہوں نے صلح کر لی۔ اور یہ ایک خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان ہے۔ وہ وہی قادر خدا ہے جو بے قراروں کی دُعا سُنتا ہے اور امیدواروں کو نومید نہیں کرتا۔ اور جو شخص اُس کی پناہ چاہتا ہے اسکو ضائع نہیں کرتا اُسی کو حمد اور جلال اور عظمت ہے۔ اور اُسکے نشانوں پر نظر ڈال کر حیرت دامنگیر ہوتی ہے اور آنکھیں چشم پُر آب ہو جاتی ہیں

خلاصہ چوں ایشانرا میسر نیامد کہ آتش ایشاں تواند زبانہ بالا کشد و بتہائے اوشاں از دستگیری فرو ماندند درمیانۂ خود ہا مشورہ کردند کہ با مسلمانان از در آشتی درآیند چہ کلانان انہا دیدند کہ خللے.. در معاملات رو دادہ و علاوہ ازاں طاعون ہم تہدید و ترس افزود - آخر مصالحت درمیان دو قوم واقع شد۔ الغرض ایں نشانے بزرگ ست کہ خدا تعالیٰ بتائید بندہ خود بخود آں قادر خدائے کہ دُعائے مضطراں را می شنود و امیدواراں را دست رد بر سینہ نمی زند و پناہ جوئیندہ را ہلاک و تلف نمی سازد۔ حمد و جلال و عظمت مر او را سزاوار است۔ چوں بریں نشانہایش نظر کنیم حیرت و شگفت می آید و دیدہ پُر آب میگردد

فهل من رشيد ينتفع بهذا المسموع۔ وما هذا الّا اعجاز خاتم الانبياء۔ وشهادة طريّة على صدق نبوّته من حضرة الكبرياء۔ فتدبّروها يا معشر السعداء۔ رحمكم الله فى هذه وفى يوم الجزاء۔

ولى اٰيات اخرى قد تركتها اجتنابا من التطويل۔ وكفاك هذه ان كنت خائفا من الرب الجليل۔ واعلم ان الاصول المحكم فى معرفة صدق المامورين۔ ان تنظر الى طرق تثبت بها نبوة النبيّين۔ وما كان نبى الّا مكر فى امره الماكرون۔ وسخر من آيه المستنكرون۔

پس کیا کوئی رشید ہے جو ان باتوں سے نفع حاصل کرے۔ اور یہ نشان درحقیقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے اور آپ کے صدق نبوت پر ایک تازہ گواہی ہے۔ پس اس میں غور کرو۔ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ ص ۲۷

اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے نشان ہیں جن کو میں نے بخوف طوالت بیان نہیں کیا اور اگر تجھے کچھ خدا کا خوف ہو تو تیرے لئے یہی بہت ہے۔ اور ماموریں کے پہچاننے کا یہ اصول ہے کہ انکو اس طریق سے پہچانا جائے جس طریق سے انبیاء کی نبوت پہچانی جاتی ہے۔ اس لئے میری تکذیب کوئی انوکھی بات نہیں۔ کیونکہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا اور استہزاء کیا گیا۔ اور

آیا رشیدے ہست کہ از ایں پندہا نفعے بردارد۔ بحقیقت ایں معجزۂ نبی کریم ما ست ص ۲۷
(صلے اللہ علیہ وسلم) و بر صدق نبوت وے گواہی تازہ مے باشد۔ نیک اندیشہ بفرمائید تا رحم خدا دست شما را بگیرد۔

علاوہ ازیں خیلے نشانہائے دیگر ہم دادم کہ اینجا بنوشتن نیاوردم چراکہ برائے ترسندہ از خدا ہمیں بسیار است۔ و اصل شناختن ماموریں ہماں است کہ باآں نبوت انبیاء علیہم السلام شناختہ می شود۔ و تکذیب من چیزے شگرف نہ۔ چہ کہ احدے از انبیاء نیامدہ کہ

وحقروا شانها بل كانوا بها يستهزءون - وقالوا فليأت باٰية كما ارسل الاولون - مع انهم رؤا اٰيات - و شاهدوا تائيدات - فمن الواجب على الابرار ان يجتنبوا طرق هذه الكفار - و يستقروا سبل المومنين - وان اعرضتم فلن تضرّوا اللّٰه شيئًا واللّٰه غنى عن العٰلمين +

خاتمة الكتاب

اعلموا ان الروايات فى المهدى والمسيح كثيرة - وجميعها متخالفة و متعارضة - وما اطلعنا على مسانيد اكثر تلك الاٰثار - وما علمنا طرق توثيق كثير من الاخبار - والقدر

باوجود اس کے کہ مخالفوں نے نشان اور خدا تعالیٰ کی تائیدیں دیکھیں - پھر بھی کہا کہ نشان دکھاؤ پس نیکوں کو چاہیئے کہ ان کفار کے طریقے سے پرہیز کریں - اور مومنوں کی چال چلیں - اور اگر تم مُنہ پھیرو تو کچھ پرواہ نہیں - اللہ کا تم کچھ بگاڑ نہیں سکتے

خاتمہ

جاننا چاہیئے کہ مہدی اور مسیح میں بہت سی روایتیں ہیں اور وہ سب کی سب متخالف متناقض ہیں - اور اکثر روایات کی اسناد پہ ہمیں اطلاع نہیں ہوئی اور انکے پختہ سمجھنے کا ہمیں علم حاصل نہیں ہوا - اور قدر مشترک یعنی ظاہر ہونا

کہ تکذیب او نشده - و با این همه که مکذبان نشانهائے آسمانی و تائیدات ربّانی می بینند باز از استهزاء طلب نشانها می کنند - لهذا ابرار را باید که از طریقه کفار اجتناب ورزند و راهِ مومنان بپویند - واگر رو بگردانید از جلال خدا چه کاهد چراکه او محتاج شما نیست -

خاتمہ کتاب

پوشیده نخواهد بود که درباره مهدی و مسیح روایات مختلفه آمده و همه اش داغ تخالف و تناقض بر ناصیه حال داشته است -

المشترك اعنی ظهور المسیح الحکم المهدی ثابت بدلائل قطعیة - و لیس فیه من کلمات مشککة - واما غیرہ من الروایات - ففیها اختلافات وتناقضات - حیرت عقول المحدثین - واظلمت درایة المتقین - وجن لیل الاستهامة علی العالمین - وجمعوا تناقضات فی اقوالهم - وما نقحوا قولا باستدلالهم - ووقعوا فی دُوَلول کالهائمین - فقیل ان المهدی من بنی العباس - و قیل هو من بنی الفاطمة التی هی من ازکی الناس - وقیل هو رجل من بنی الحسینؓ وقیل هو من اٰل رسول الثقلین - وقیل هو رجل من امة سید الکونین -

ایک شخص کا جس کا نام مسیح اور حکم اور مہدی ہے دلائل قطعیہ سے ثابت ہے اور اس میں کوئی شک ڈالنے والا نہیں - اور باقی روایتوں میں اختلاف اور تناقض ہے - جس میں محدثین کی عقل حیران ہے اور فقیہوں کی درایت تاریک ہے - اور عالموں کے دلوں پر سرگردانی کی رات محیط ہو رہی ہے - اور انہوں نے بہت سے تناقض اپنے قولوں میں جمع کئے ہیں - اور کسی قول کو دلیل کے ساتھ منقح کر کے بیان نہیں کیا اور گرداب حیرت میں پڑے ہوئے ہیں - چنانچہ بعض کہتے ہیں کہ مہدی بنی عباسؓ سے ہوگا - اور بعض خیال کرتے ہیں کہ وہ بنی فاطمہ سے ہے اور بعض اس کو بنی حسینؓ میں سے سمجھتے ہیں - اور بعض صرف آل رسول خیال کرتے ہیں اور بعض اس کو امت میں سے ایک انسان قرار دیتے ہیں

و لے قدر مشترک یعنی ظہور مسیح حکم کہ مہدی نیز ہست از دلائل قطعیہ بپایۂ ثبوت رسیدہ دغیر آں سائر روایات بشائبۂ مندیک دیگر افتادہ کہ محدثین از کشودن گرہ سربستگی آنہا دست وپا گم کردہ اند - وہیچ قولے را از عیب تناقض رستگار نہ نمودہ - و ہیچ بیانے را مدلل ومنقح نہ فرمودہ اند - چنانچہ بعضے بر آنند کہ مہدی از بنی عباس باشد - و بعضے از بنی فاطمہ پندارند - و بعضے از ولد بنی حسن گویند - و بعضے از آل رسولؐ اعتقاد دارند وبعضے اورا فردے از افراد امت قرار دہند - و بعضے را عقیدہ آنست کہ

وقیل لا مهدی الّا عیسٰی - وکذالک
اختلف فی نزول عیسٰی - فالقرآن یشهد
انه مات ولحق الموتٰی - وقیل انه ینزل
من السمٰوٰت العلٰی - وانه حی وما مات
وما فنا - وقال قوم انه مات کما
بیّن القرآن المجید - ولا یخالفه الّا العنید -
وقال هٰؤلاء انه لا ینزل الّا علٰی طور
البروز - وذهب الیه کثیر من المعتزلة
وکرام الصوفیة من اهل الرموز - والذین
اعتقدوا بنزوله من السماء - فهم اختلفوا
فی محل النزول وتفرقوا فی الآراء - فقیل
انه ینزل بدمشق عند منارة - ویوافی
اهله علی غرارة - وقیل ینزل ببعض
معسکر الاسلام - وقیل بارض وطأها

اور بعض کہتے ہیں کہ کوئی دوسرا مہدی نہیں عیسیٰ ہی
مہدی ہے اور وہی آئیگا اور کوئی نہیں ہوگا - اسی طرح
اور بھی قول ہیں اور اسی طرح مسیح کے نزول میں اختلاف ہے
پس قرآن گواہی دیتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں -
دوسرا قول یہ ہے کہ وہ آسمان سے نازل ہونگے اور وہ زندہ ہیں
مرے نہیں - اور ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ وہ درحقیقت مر گیا ہے
جیسا کہ قرآن فرماتا ہے اور اس قول کی مخالفت وہی کریگا جو
حق کے مقابل پر ناحق جھگڑتا ہے - اور جو لوگ اُس کی موت کے
قائل ہیں اُن میں سے بعض کہتے ہیں کہ مسیح کا نزول بطور بروز
کے ہوگا اور معتزلہ اور اکابر صوفیہ کا یہی مذہب ہے - اور جو
لوگ نزول آسمان کے قائل ہیں اُن میں سے بعض کہتے ہیں
کہ وہ دمشق کے منارہ کے پاس نازل ہوگا - اور
بعض اُس کی فرودگاہ لشکر اسلام قرار دیتے ہیں -
اور بعض وہ جو دجال کے ظہور کی جگہ ہے -

یعنی مہدی غیر عیسیٰ نخواہد بود - ہماں خواہد آمد و دیگرے غیر وے نیست ہمچنیں درباب نزول عیسیٰ اختلافات
واقع است - قرآن گواہی دہد کہ حضرت عیسیٰ فوت کرد - قول دیگر آنکہ او از آسمان نازل بشود و
ہنوز زندہ است و نمردہ - و قومے بر آنند کہ او بحقیقت مردہ است بدفق آنچہ قول قرآن کریم است
و خلاف ایں قول کسے راہ رود کہ بمقابل حق ہرزہ ستیزہ کاری کند - از قائلین مرگ مسیح اکثر بر آنند کہ نزولش
بطور بروز افتد - و معتزلہ و اکابر صوفیہ بر ایں مسلک رفتار کردہ اند - اما قائلان نزول از آسمان پس بعضے
از ایشاں گویند کہ او در نزد منارہ دمشق فرود آید - و بعضے گویند در لشکر اسلام نزول فرماید - و بعضے بر آنند کہ

الدجال وماث فی العوام - وقیل انه
ینزل بمکة ام القریٰ - وقیل ینزل
بالمسجد الاقصیٰ - وکذالک قیل اقوال
اخریٰ - وزادت الاختلافات بزیادة
الاقوال حتی صار الوصول الی الحق کالامر
المحال - وقد ورد فی اخبار خیر الکائنات -
علیہ افضل الصلوٰة والتحیات - ان
المسیح یرفع الاختلافات - ویجعله
الله حکما فیحکم فیما شجر بین الامة من
اختلاف الآراء والاعتقادات - فالذین
یحکمونه فی تنازعاتهم - ثم لا یجدوا فی
انفسهم حرجاً مما قضیٰ لرفع اختلافاتهم -
بل یقبلونه لصفاء نیّاتهم - فاولٰئک
هم المؤمنون حقا واولٰئک من المفلحین
ویقول الذین اعرضوا حسبنا ما
وجدنا علیه آباءنا ولو کان آباءهم

اور بعض مکہ معظمہ اور بعض بیت المقدس
اور بعض اور اور جگہیں اس کے نزول کی
قرار دیتے ہیں -

اور احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ ان
اختلافات کو خود مسیح آکر دور فرمائے گا -
اور خدا اس کو فیصلہ کے لئے حَکَم مقرر
کردیگا - پس جو لوگ اس کو حَکَم مان
لیں گے اور اس کے فیصلہ سے تنگ دل
نہیں ہونگے اور صفاء نیت سے قبول کرینگے
وہی سچے مومن ہونگے -

اور جو لوگ قبول نہیں کریں گے وہ کہیں گے
کہ جس عقیدہ پر ہم نے اپنے بزرگوں کو پایا وہی

ظہور او مقام ظہور دجال باشد - و بعضے مکہ معظمہ و بعضے بیت المقدس ہمچنیں مقامات متفرق از بہر نزول او
تعیین کنند - و در احادیث آمدہ کہ ایں نوع اختلافات را مسیح موعود خود رفع و فصل
خواہد کرد - آناں کہ او را حَکَم بپذیرند و از قضاء و تحکیم وے تنگی و قبض در دل نیابند
مومن آناں باشند - و منکران گویند کہ ما را ہماں عقیدہ ہا بس است کہ پدراں ما بآنہا

من الغالبين - و عجبوا ان جاءهم
مامور من ربهم و قالوا ان هذا الا
من المفترين - وقد كانوا من قبل
على رأس المأة من المنتظرين - وانه
جاءهم لاعزازهم - وجهزهم بجهازهم -
وآتاهم ما يفحم قوما مفسدين - اما عرفوا
وقته او جاء عندهم في غير حين - وان
ايام الله قد اتت وقرب يوم الفصل
فبشرى للذين يقبلونه شاکرين -
يريدون ان يحطوا ما اراد الله ان يعليه
ويجادلون بغير علم و برهان مبين -
وكتب الله ان يجعل عباده المرسلين
غالبين - فليحاربوا الله ان كانوا
قادرين - وما كان الامر مشتبها

عقیدہ بتلانے کافی ہے - اور ان کو اس بات پر تعجب ہے، کہ
کیونکر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ماموراً گیا اور انہوں نے کہا
یہ تو مفتری آدمی ہے اور پہلے صدی کے سر پر انتظار
کر رہے تھے - اور وہ اُن کو عزت دینے کے
لئے آیا اور اُس نے ان کا تمام سامان طیار کیا اور
وہ وسائل اُن کو دیئے جس سے مخالف لاجواب ہوجائیں
کیا انہوں نے اس مامور کے وقت کو شناخت نہیں کیا۔
یا وہ اُن کے پاس بے وقت آیا ہے - اور بتحقیق خدا
تعالیٰ کے دن آگئے اور فیصلے کا دن قریب ہوگیا - پس نہیں
بشارت ہو کہ جو شکر کے ساتھ قبول کریں - کیا ان کا یہ ارادہ ہے
کہ جس کو خدا بلند کرنا چاہتا ہے اس کو پامال کردیں اور
ناحق بحث مباحثہ کرتے رہیں اور خدا نے تو یہ لکھ چھوڑا ہے
کہ اس کے بھیجے ہوئے بندے غالب ہونگے پس کیا وہ خدا
سے لڑ سکتے ہیں - اور بات مشتبہ نہیں تھی - مگر

گویده اند - وایشان در شگفت بمانند که چگونه از جانب خدا آمد و او را مفتری و دروغ باف گفتند و
بسر صد چشم در راهش بودند - حال آنکه او از بهر همین آمده است که آبروئے شان را بیفزاید و سامانے و موادے
در دست شان بداد که تا بر اعدائے اسلام حجت و برهان چیره و توانا بشوند - آیا ایشان وقت این مامور را
نشناخته اند یا او نزد ایشان در غیر وقت آمده است - همانا ایام الله آمده و یوم فصل قریب است -
مژده آنان را که از کمال منت پذیری او را قبول نمایند - آیا می خواهند کسے را که خدا میخواهد برافرازد پائے بر سرش
بگذارند و پیکارهائے بیهوده و پرخاشهائے لاطائل با وے برپا بکنند - و خدا مکتوب کرده است که البته فرستادهائے من منصور

ولکن قست قلوبھم فصاروا کالعمین - ایھا الناس لم تکفرون بآیات اللّٰہ وقد رأیتموھا بأعینکم الیس فیکم رشید امین - وانکم سخرتم من عبد اللّٰہ المامور - وکدتم تقتلونہ بالسیف المشھور - ولکن اللّٰہ القی علیکم رعب السلطنة ولولا ھذہ لسطوتم علی عباد اللّٰہ المرسلین - وقد تبین الحق فسولت لکم انفسکم معاذیر وما امعنتم کالخاشعین - فنفوض امرنا الی اللّٰہ وھو احکم الحاکمین ٭

اُن کے دل سخت ہو گئے سو وہ اندھوں کی طرح ہو گئے۔ اے لوگو! کیوں خدا تعالیٰ کے نشانوں سے انکار کرتے ہو۔ اور تم نے ان کو بچشم خود دیکھا۔ کیا تم میں کوئی بھی رشید نہیں۔ اور تم نے خدا کے بندۂ مامور سے ٹھٹھا کیا اور قریب تھا کہ تم اس کو تلوار سے قتل کر دیتے۔ مگر خدا نے تم پر سلطنت کا رعب ڈالا اور اگر یہ سلطنت نہ ہوتی تو تم خدا کے رسولوں پر حملہ کرتے۔ اور حق کھل گیا اور تم نے ناحق عذر تراشے اور کچھ غور نہیں کی۔

سو ہم خدا تعالیٰ کی طرف اپنے کام کو سپرد کرتے ہیں اور وہ احکم الحاکمین ہے۔ فقط

راقم میرزا غلام احمد القادیانی ضلع گورداسپور پنجاب

۲۰ نومبر ۱۸۹۸ء

و ظفر خواہند بود۔ آیا ایشان میخواہند کہ پنجہ با پنجۂ خدا بزنند۔ امروا منح و آشکار بود۔ ولے دلہا شان سخت و دیدہ شان کور شد مردمان چرا انکار بر نشانہائے خدا دارید۔ حال آنکہ بچشم سر مشاہدہ کردید چہ نفسے در میانہ شما جامۂ رشد و صلاح در بر ندارد۔ بر مامور خدا خندہا زدہ اید و نزدیک بود کہ بہ تیغش سر از تن جدا میکردید اگر چنانچہ سطوت سلطنت برطانیہ نبودے۔ و بے اگر سایۂ ایں دولت نمی بود تیقے اندکا لوق حملہ کردن بر رسلان الٰہی فرونمی گذاشتید حق آشکار شد و لے عذرہائے باطل برپا نمودید و اندیشہ درکار نکردید۔ پس زمام کارہا در دست خدا می سپاریم و در جمیع امور رجوع باد می آریم وہو احکم الحاکمین۔ تمت